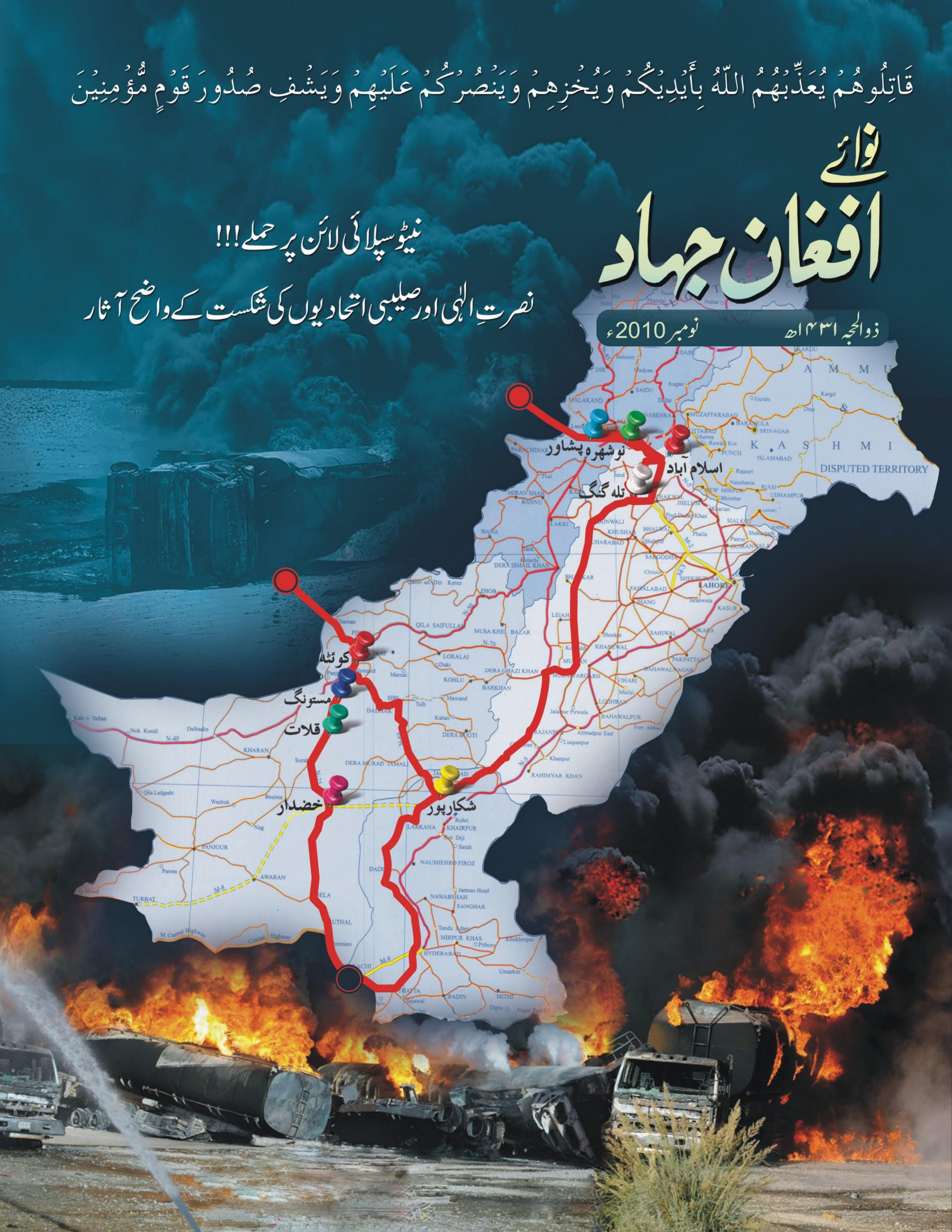


قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ
نوائے
افغان جہاد
ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ
نومبر 2010ء
نیٹو سپلائی لائن پر حملے!!!
نصرتِ الٰہی اور صلیبی اتحادیوں کی شکست کے واضح آثار
نوشہرہ پشاور
اسلام آباد
تلہ گنگ
کوئٹہ
مستونگ
قلات
خضدار
شکارپور
DISPUTED TERRITORY
MUZAFFARABAD
SRINAGAR
ISLAMABAD
MALAKAND
PARACHINAR
MIRAN SHAH
BANNU
WANA
LAKKI
DERA ISMAIL KHAN
ZHOB
QILA SAIFULLAH
MUSA KHEL BAZAR
LORALAI
KOHLU
BARKHAN
DERA GHAZI KHAN
DADHAR
DERA BUGTI
DERA MURAD JAMALI
KHARAN
PANJGUR
AWARAN
TURBAT
BELA
LARKANA
KHAIRPUR
NAUSHEHRO FIROZ
NAWABSHAH
SANGHAR
HYDERABAD
MIRPUR KHAS
BADIN
MITHI
RAHIMYAR KHAN
BAHAWALPUR
BAHAWALNAGAR
VIHARI
MULTAN
KHANEWAL
SAHIWAL
OKARA
PAKPATTAN
LEIAH
JHANG
FAISALABAD
SARGODHA
KHUSHAB
LAHORE
KASUR
SIALKOT
JHELUM

امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کے نام مکتوب

اللہ کے بندے عمر کی طرف سے عاملِ شام ابو عبیدہ کی جانب

سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لاالہ الاھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ و سلم۔

ابو عبیدہ! کاش تمہیں میری اُس حالت کی خبر ہوتی جو تمہارے خط نہ پہنچنے اور سلسلہ خط و کتابت کے منقطع ہونے سے ہو رہی ہے کہ میرا جسم اپنے مسلمان بھائیوں کی خیریت معلوم کرنے کے لیے دم بدم گھلا جاتا ہے اور میرا قلق و اضطراب لحظہ بہ لحظہ اُن کی حالت معلوم کرنے کے واسطے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ کوئی دن اور کوئی رات ایسی نہیں گزرتی جس میں میرا قلب تمہارے پاس نہیں ہوتا اور تمہارے حالات معلوم کرنے کے لیے نہیں تڑپتا۔ جب تمہاری خبر معلوم نہیں ہوتی یا تمہارا قاصد نہیں پہنچتا تو میری پریشانی میں اضافہ ہو جاتا ہے، بے کلی اور بے چینی بڑھ جاتی ہے اور فکر حیران اور سرگشتہ اِدھر اُدھر بہکا پھرتا ہے اور معلوم ہوتا رہتا ہے کہ گویا تم مجھے فتح و غنیمت کی خوش خبری ہی لکھ رہے ہو۔

اے ابو عبیدہ! تم یہ ہمیشہ یاد رکھو کہ میں اگرچہ تم سے دور اور تمہاری نظروں سے غائب ہوں مگر میرا دل تم سب کے پاس رہتا ہے اور میں برابر تمہارے لیے دعا کرتا رہتا ہوں۔ میں تم سب مسلمان بھائیوں کے لیے اتنا بے چین اور بے آرام ہوں جتنی مشفقہ والدہ اپنی اولاد کے لیے ہوتی ہے۔ جس وقت تم میرا یہ خط پڑھو، فوراً اسلام اور مسلمانوں کے لیے (جواب) بھیج کر قوتِ بازو کا کام دو (یعنی جواب لکھو)۔ مسلمانوں سے سلام کہہ دینا۔

والسلام علیک ورحمۃ اللہ و برکاتہ

(فتوح الشام)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

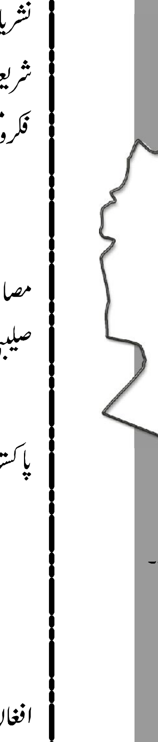
نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۳، شمارہ نمبر ۱۰

ذوالحجہ ۱۴۳۱ھ نومبر 2010ء

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میرے سامنے وہ تین آدمی پیش کیے گئے (شبِ معراج میں) جو سب سے پہلے جنت میں جائیں گے۔ اول شہید فی سبیل اللہ۔ دوسرا وہ متقی پرہیزگار جو کوشش کر کے ہر گناہ سے بچتا ہے۔ تیسرا وہ غلام جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی خوب کی اور اپنے آقاؤں کی خدمت و خیر خواہی میں بھی کوتاہی نہیں کی''۔ (ترمذی)





اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۱۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع 'نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیر تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

ادار یہ

اپنا اپنا اسماعیل پیش کرو!

اسوۂ ابراہیمی کا ہر ایک نقش رب العالمین کو اس قدر پسند آیا کہ اُسے رہتی دنیا کے لیے بطور نمونہ پیش کیا گیا، تمام مناسک حج ابراہیم علیہ السلام ہی کے نقوش ہیں۔ اللہ رب العالمین کی توحید کو تمام باطل ادیان پر غالب کرنے اور اپنے رب کی رضا کو پانے کے لیے ابراہیم علیہ السلام نے گھر چھوڑنے سے لے کر وقت کے طاغوتی حکمران کے ہاتھوں آگ میں جلنے تک اور بیوی بچے کو وادیٔ بے آب وگیاہ میں چھوڑنے سے لے کر تمام آزمائشوں میں سب سے بڑی آزمائش کہ اپنے اسماعیل کو اپنی چھری تلے رکھ دینے تک ایک ایک قدم کو ایسے سرانجام دیا کہ خود اُن کے مالک نے گواہی دی: وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى ''اور ابراہیم جس نے وفا کی'' اور کبھی فرمایا: إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ''جب اُس کے رب نے اُسے کہا کہ سرِتسلیم خم کر دو تو اس نے کہا میں نے رب العالمین کے لیے سر تسلیم خم کر دیا''۔ غرض یہ کہ توحید کے مسئلہ حاکمیت سے لے کر الولاء والبراء کے عملی مسائل تک ہر معاملے میں ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کو ہمارے لیے بطور تقلید رکھا گیا کہ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ ''یقیناً تمہارے لیے ابراہیم اور ان کے اہل ایمان ساتھیوں کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے''۔

ز آج بھی عالمِ کفر اکٹھا ہو کر ایمان والوں کو مٹانا چاہ رہا ہے۔ اُسی آگ اور بارود کی بارش اور ڈرون حملوں کی بھر مار سے بھی پیروانِ نمرود، یہود ونصاریٰ اور ان کے حواریوں کا دل ٹھنڈا نہیں ہوتا تو پھر چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو قطار میں کھڑا کر کے، تمسخر کرتے ہوئے کلمہ پڑھواتے ہیں اور اپنی گولیوں سے اُن کے قرآن کے نور سے منور سینے چھلنی کر ڈالتے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ اہل ایمان کو ایمان کی گواہی دینے سے باز نہیں رکھ سکتا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں کو سچ جانتے ہیں اور ان پر اپنا سب کچھ تج دینے کو سعادت جانتے ہیں۔

سعادتوں کے اسی سفر کے راہی آج ہمیں دنیا بھر میں جانب منزل رواں دواں نظر آتے ہیں۔ یہ اصحاب البروج کے کردار کو بھی زندہ کر رہے ہیں، اصحاب کہف کی سیرتوں میں بھی ڈھل رہے ہیں، کفار کے قلوب میں تیر قضا کی مانند اتر کر سنت یوسفی کی ادائیگی اور شعب ابی طالب کے رودادوں کو بھی دہرا رہے ہیں۔ اسی لیے اہل صلیب ایک ایک ایمان والے سے خائف ہیں، لرزاں وترساں ہیں اور اہل ایمان کو نارِ نمرود میں جلا کر بھسم کر دینے کے خواہاں ہیں...... ڈاکٹر عافیہ صدیقی اور فیصل شہزاد تو محض استعارے ہیں...... استقامت و عزیمت کے استعارے...... یہود ونصاریٰ کی ازلی اسلام دشمنی کے اظہار کے استعارے...... اور عروج امت کی نوید دیتے اور جنتوں کے سفر کے راہیوں کو منزلوں کا پتا دیتے استعارے!!! صلیبیوں کی نظر میں امت کا ہر صاحب ایمان ویقین اور غیرت مند فرد ڈاکٹر عافیہ صدیقی اور فیصل شہزاد ہے اور وہ اپنی تمام تر دجالی ٹیکنالوجی اور ابلیسی مکروفریب کے ساتھ اِن اہل ایمان کو مٹانے کے درپے ہیں

آگ ہے، اولادِ ابراہیم ہے، نمرود ہے
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحان مقصود ہے

اس امتحان میں سرخروئی حاصل کرنے والے خوش بخت اللہ کی نصرت کے واضح آثار ملاحظہ کر رہے ہیں۔ پاکستان میں نیٹو کی رسد سپلائی مجاہدین اسلام کی زد پر ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید غیبی کی کھلی کھلی نشانیاں ظاہر ہو رہی ہیں، گزشتہ چند دنوں کے دوران سیکڑوں نیٹو کنٹینرز کو جلا کر خاکستر کر دیا گیا۔ افغانستان میں بھی اللہ قادرِ مطلق کی اعانت اور مدد کی بدولت یہود ونصاریٰ، اہل ایمان کے مقابل عاجز آچکے ہیں۔ ۲۳ اکتوبر کو ہرات میں اقوام متحدہ کے دفتر پر چار فدائیوں نے اللہ تعالیٰ کی نصرت سے بیسیوں صلیبیوں کو ہلاک کیا اب جنگی میدان میں شکست خوردگی کے بعد مذاکرات کی میز سجانے اور مکروفریب کے ذریعے ہاری ہوئی بازی پلٹنا چاہتے ہیں۔ لیکن مجاہدین نے واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ اہل کفر اور اُن کے کاسہ لیسوں سے مذاکرات کی باتیں محض افواہیں اور بے بنیاد پروپیگنڈہ ہیں۔ مجاہدین تو اللہ کے کلمے کی سربلندی اور کفر کی مکمل مغلوبیت تک اپنے ہتھیار سینوں پر سجائے رکھیں گے اور يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ کے مبارک راستے پر کامل استقامت سے گامزن رہیں گے اور اپنے رب سے کیے ہوئے سودے کو چکاتے رہیں گے......

یہ مجاہدین تمام اہل ایمان کو جنتوں کے اس سفر میں ہمراہی کی دعوت دے رہے ہیں اور اُنہیں یاد دلا رہے ہیں کہ آج کے دور میں لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے والے ہر فرد کو اسوہ ابراہیمی پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں اپنی محبوب ترین چیز کو پیش کر دو تا کہ جنت کی ابدی زندگی میں وہ تمام نعمتیں جن کا وعدہ اللہ رب العزت نے خود فرمایا ہے، اُس کے حق دار بن سکو۔ گویا بزبان حال یہ منادی جاری ہے کہ اپنا اپنا اسماعیل پیش کرو!!!

(قسط اول)

امید اور خوف

امام عبدالرحمٰن ابن جوزیؒ

خوف پیدا کرنے والی باتیں:

خوف دو طریقے سے پیدا ہوتا ہے، ایک یہ کہ نادان بچہ کسی مکان میں ہو اور کوئی درندہ یا سانپ آ جائے تو وہ اس سے بالکل نہیں ڈرتا، بلکہ بعض دفعہ تو کھیلنے کے لیے ہاتھ بڑھا کر اس کو پکڑنا چاہتا ہے، لیکن اگر بچے کا باپ بھی اس کے ساتھ ہو اور وہ ڈر کر بھاگے، تو بچہ بھی ساتھ ہی ڈر جائے گا اور اپنے باپ کی موافقت میں واویلا کرے گا تو بچے کا یہ خوف نقصان پہنچانے والی چیز کی معرفت حاصل ہو جانے کی وجہ سے نہیں، بلکہ باپ کی تقلید میں ہے۔

جاننا چاہیے کہ اللہ کا خوف بھی دو طرح کا ہے۔ ایک اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف ہے اور یہ عام لوگوں کا خوف ہے۔ جب کوئی شخص اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا ہے تو اچھے بُرے کاموں کی مناسبت سے اس کے دل میں جنت اور دوزخ کا خیال پیدا ہوتا ہے اور اس پر خوف یا رجا ئیت غالب آتی ہے۔

دوسرا اللہ تعالیٰ کی جلالت و کبریائی کا خوف ہے اور یہ علما و عارفین کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ (آل عمران: ۳۰) ''اور اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے''۔

اللہ تعالیٰ کی صفات، ہیبت اور خوف کا تقاضا کرتی ہیں اور عارفین بُعد اور حجاب سے ڈرتے ہیں، حضرت ذوالنون مصریؒ نے کہا: ''آگ کا خوف فراق کے خوف کے مقابلے میں ایسا ہے جیسے سمندر کے مقابلے میں قطرہ''۔

عام لوگوں کا یہ حال نہیں ہوتا۔ وہ تو طرق کی لذت سے آشنا ہی نہیں ہوتے۔ البتہ آگ کا خوف انہیں مضطرب کرتا ہے اور وہ بھی تقلیدی طور پر۔ وہ تو بچے کے سانپ سے خوف کے مشابہ ہے، جو باپ کی تقلید میں ہوتا ہے، اسی لیے کمزور ہوتا ہے اور اکثر تقلیدی عقائد کمزور ہوتے ہیں۔

پھر جب بندہ اللہ کی معرفت کی طرف ترقی کرے گا تو لازماً اس سے ڈرے گا اور یہ آدمی ایسے علاج کا محتاج نہیں جو اس کے دل میں خوف پیدا کرے، بلکہ یہ خوف اس کے علم اور عقیدے کی وجہ سے ہوگا۔

جو آدمی اعمالِ حسنہ میں کوتاہی کرتا ہے اس کے علاج کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اخبار و آثار کو سنے اور خوف والوں کے حالات و اقوال کا مطالعہ کرے۔

اگر وہ ان کی عقلوں اور ان کے منصب کی امید رکھنے والوں اور دھوکہ کھانے والوں کے مناصب کے مقابل رکھے گا، تو اُسے کوئی شک و شبہ نہ رہے گا کہ ڈرنے والوں کی اقتدا بہتر ہے، کیوں کہ وہ انبیا اور علما اور اولیا ہیں۔

صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک انصاری بچے کے جنازہ کے لیے بلایا گیا۔ تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ بڑا خوش نصیب ہے، جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے، جس نے نہ گناہ کیا نہ گناہ کی عمر پائی۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے عائشہ! کیا اس کے سوا بھی کوئی بات ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جنت میں رہنے والے پیدا کیے اور ابھی وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے کہ ان کے جنتی ہونے کا فیصلہ ہو چکا اور کچھ دوزخ کے لیے پیدا کیے اور ابھی وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے کہ ان کے دوزخی ہونے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔''

اس ذیل میں سب سے عجیب یہ آیت ہے، جس کا ظاہر تو امید ہے، حالاں کہ وہ بڑی سخت ڈرانے والی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدَى (طٰہٰ: ۸۲)

''اور میں اس آدمی کے لیے بڑا بخشنے والا ہوں جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے عمل کرے، پھر ہدایت پر رہے''۔ تو یہاں مغفرت کو چار شرطوں سے مشروط کیا ہے۔

ڈرانے والی آیات میں سے اللہ تعالیٰ کا یہ قول بھی ہے: وَالْعَصْرِO إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍO (العصر: ۱۔۲)

''زمانے کی شہادت ہے کہ انسان ہمیشہ خسارہ میں رہا ہے۔''

اس کے بعد چار شرطیں ذکر کی ہیں جن سے انسان خسارے سے بچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَوْ شِئْنَا لَآتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدَاهَا وَلَكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (السجدہ: ۱۳)

''اور اگر ہم چاہیں تو ہر جان کو اس کی ہدایت دے دیں، لیکن میری یہ بات حق ہو چکی کہ میں جہنّم کو سب جنوں اور انسانوں سے بھر دوں گا۔''

یہ تو معلوم ہے کہ اگر معاملہ نیا ہوتا، تو چارہ سازی کی بہت زیادہ امید ہوتی، لیکن جو چیز پہلے ہی طے ہو چکی، اس کا تدارک ممکن نہیں، اسے تسلیم ہی کرنا پڑے گا۔ اگر متقین پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ ہوتی اور امید سے ان کے دلوں کو راحت نہ ملتی تو وہ خوف کی آگ سے جل جاتے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جو آدمی موت کے وقت ایمان چھن جانے سے بے خوف ہو، اس کا ایمان چھین ہی لیا جاتا ہے۔''

حضرت سفیان ثوریؒ کی وفات کا وقت آیا تو رونے لگے۔ ایک آدمی نے کہا: اے ابوعبداللہ! میرا خیال ہے آپ کے گناہ بہت زیادہ ہیں۔ تو آپ نے زمین سے کچھ مٹی اٹھائی اور کہنے لگے۔'' خدا کی قسم! مجھے اپنے گناہوں کی اتنی بھی پروا نہیں، لیکن میں ڈرتا ہوں کہ موت سے پہلے میرا ایمان نہ چھین لیا جائے۔''

حضرت سہل رحمہ اللہ کہا کرتے تھے: ''عام آدمی کو گناہ میں مبتلا ہونے کا ڈر ہوتا ہے اور عالم و عارف ڈرتا ہے کہ کفر میں مبتلا نہ ہو جائے؟''

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک نبی نے اللہ کی بارگاہ میں بھوکا اور ننگا ہونے کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی فرمائی:

''اے میرے بندے! کیا تو اس پر راضی نہیں کہ میں نے تیرے دل کو کفر سے محفوظ رکھا ہے کہ تو مجھ سے دنیا کا سوال کرتا ہے؟'' تو انہوں نے مٹی اٹھا کر اپنے سر پر ڈالی اور کہا'' کیوں نہیں۔ میں راضی ہوں، مجھے کفر سے محفوظ رکھ۔'' جب کہ علما و اتقیا کا باوجود راسخ قدم ہونے کے یہ حال ہے کہ وہ خاتمے کی خرابی سے ڈرتے ہیں تو پھر کمزور لوگ کیسے نہ ڈریں!!

موت سے پہلے ایمان چھن جانے کے کچھ اسباب ہوتے ہیں، مثلاً بدعت، نفاق اور تکبر وغیرہ بری صفات، یہی وجہ ہے کہ سلف نفاق سے بہت ڈرا کرتے تھے۔

بعض نے کہا: اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میں نفاق سے پاک ہوں تو یہ مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہو۔ اس سے ان کی مراد عقیدے کا نفاق نہیں تھا، بلکہ اعمال کا نفاق مراد لیتے تھے، جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ'' منافق کی تین نشانیاں ہیں، جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے۔''

خاتمے کی خرابی دو طرح کی ہے۔ ان میں سے ایک بہت بڑی ہے اور وہ یہ ہے کہ معاذ اللہ اس کے دل میں شک غالب آ جائے یا سکرات موت اور اس کی ہولناکیوں میں اللہ کا انکار کر دے تو اس سے دائمی عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے۔

دوسری صورت اس سے کم ہے اور وہ یہ ہے کہ تقدیر الٰہی پر ناراض ہو، یا اس پر اعتراض کرے، یا وصیّت میں ظلم کر جائے، یا کسی گناہ پر اصرار کرتے ہوئے اس کی موت ہو جائے۔

بیان کیا گیا ہے کہ موت کی حالت میں شیطان کا حملہ سب سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ وہ اپنے مددگاروں سے کہتا ہے اس کو پکڑ لو، اگر یہ آج تمہارے قابو میں نہ آیا تو پھر تم اسے کبھی نہ پکڑ سکو گے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ شیطان موت کے وقت میرے حواس خراب کر دے۔''

خطابی نے کہا: ''یہ اس طرح ہوتا ہے کہ شیطان اس وقت انسان پر غالب آ جاتا ہے۔ اس کو گمراہ کر دیتا ہے اور توبہ کرنے سے روک دیتا ہے، یا اسے مظالم سے عہدہ برآ نہیں ہونے دیتا، یا اسے اللہ کی رحمت سے مایوس کر دیتا ہے، یا موت کو اس کی نگاہ میں ناپسندیدہ بناتا ہے تو وہ اللہ کی تقدیر پر راضی نہیں رہتا۔''

وہ اسباب جن کی وجہ سے خاتمہ بالخیر نہیں ہوتا بہت سے ہیں۔ تفصیلی طور پر ان کو بیان کرنا ناممکن ہے، لیکن ان سب کی طرف اشارہ کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً:

اگر خاتمہ شک اور انکار پر ہو، تو اس کا سبب بدعت ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات یا افعال کے متعلّق خلاف عقیدہ رکھے۔ خواہ تقلید کی وجہ سے ہو یا اپنی رائے فاسد سے، تو جب موت کے وقت پردہ اٹھتا ہے تو اسے اپنے اس عقیدے کا باطل ہونا معلوم ہو جاتا ہے حالاں کہ وہ سمجھتا تھا کہ اس کے علاوہ جتنے بھی اسلامی عقیدے ہیں وہ سب اسی طرح ہیں ان کی کوئی اصل نہیں۔

جو آدمی اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کے متعلّق سلف کے طریق پر بغیر کسی بحث و تمحیص کے مجمل عقیدہ رکھے وہ ان شاء اللہ ان خطرات سے محفوظ رہے گا۔

گناہوں پر خاتمہ ہونے کا اصلی سبب ایمان کی کمزوری ہوتا ہے، اسی سے گناہوں میں انہماک پیدا ہوتا ہے۔ گناہ نور ایمانی کو بجھا دیتے ہیں اور جب ایمان کمزور ہو جاتا ہے، تو اللہ کی محبت بھی کمزور ہوتی ہے۔ پھر جب موت کے آثار شروع ہوتے ہیں، تو یہ کمزوری اور زیادہ ہو جاتی ہے، کیوں کہ وہ سمجھتا ہے کہ دنیا سے جدا ہونے کا وقت آ گیا ہے، تو وہ سبب جو خاتمہ کو اس مقام تک پہنچاتا ہے وہ دنیا کی محبت اور اس کی طرف میلان ہے۔ دوسری طرف ایمان کی کمزوری اللہ کی محبت کو کمزور کرتی ہے، لیکن جس کے دل میں اللہ کی محبت دنیا کی محبت پر غالب ہو وہ ان خطرات سے محفوظ رہتا ہے اور دنیا سے اس طرح رخصت ہوتا ہے جیسے نیکوکار غلام اپنے مالک کے حضور پیش ہوتا ہے۔ اس کے دل میں مالک کے پاس آنے کی جو خوشی اور سرور ہوتا ہے وہ مخفی نہیں۔ پھر عزت افزائی اس کے علاوہ ہے۔

دوسری طرف جس کی روح اس حال میں نکلے کہ اللہ تعالیٰ کے افعال کا انکار دل میں آ رہا ہو یا وہ اللہ کی نافرمانی پر مصر ہو تو وہ اللہ کے پاس اس طرح آتا ہے جیسے کوئی زبردستی اس کو لائے تو پھر جس سزا کا وہ مستحق ہو گا وہ بھی مخفی نہیں ہے۔

جو آدمی سلامتی کی راہ چاہے اسے چاہیے کہ ہلاکت کے اسباب سے دور رہے۔ خائفین کے دلوں کو یہی چیز بے قرار رکھتی ہے کہ وہ جانتے ہیں کہ دل پھرتے رہتے ہیں اور احوال بدلتے رہتے ہیں۔

صحیحین میں حضرت سہل بن سعدؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''بعض دفعہ آدمی دوزخیوں کے سے کام کرتا ہے، حالاں کہ وہ جنتی ہوتا ہے اور کبھی آدمی جنت والوں کے سے عمل کرتا ہے، حالاں کہ وہ دوزخی ہوتا ہے۔''

بیان کیا گیا ہے کہ جب بندے کی روح کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے، تو فرشتے کہتے ہیں۔ ''سبحان اللہ! یہ بندہ شیطان سے بچ کر آ گیا، تعجب ہے کہ کیسے بچا؟!''

جب تم نے برے خاتمے کے معنی سمجھ لیے تو اُس کے اسباب سے بچو اور اصلاح کی تیاری کرو، اس تیاری کو آئندہ پر ڈالنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے کہ عمر بہت تھوڑی ہے اور ہر سانس خاتمے کی طرح ہے، کیوں کہ ممکن ہے کہ تمہاری روح اسی حال میں قبض ہو جائے۔

انسان اسی پر مرتا ہے جس پر زندہ رہتا ہے اور جس پر مرے گا اسی پر اُٹھے گا۔

معلوم ہونا چاہیے اصلاح کی کوشش صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ تم بقدر

کفایت پر قناعت کرو اور زاید چیزوں کی طلب چھوڑ دو۔ ہم ڈرنے والوں کی کچھ باتیں سناتے ہیں۔ امید ہے کہ ان سے دل کی سختی دور ہو جائے گی۔

یہ تو تم مانتے ہو کہ انبیا اور اولیا تم سے زیادہ عقل مند تھے تو ان کے خوف کی شدت میں غور کرو، شاید تم اپنے نفس کو تیار کر سکو۔

ملائکہ علیہم السلام کا خوف:

اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلّق فرمایا ہے:

يَخَافُونَ رَبَّهُم مِّن فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (النحل:۵۰)

''وہ اپنے اوپر سے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور جو انہیں حکم ہوتا ہے اس کی تعمیل کرتے ہیں۔''

ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں کہ جن کے کندھے اللہ کے ڈر سے کانپتے رہتے ہیں۔'' اور پھر پوری حدیث بیان کی۔

ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ عرش اٹھانے والے فرشتوں کی آنکھوں سے نہروں کی طرح آنسو بہتے ہیں اور جب وہ سر اوپر اٹھاتے ہیں تو کہتے ہیں: ''تو پاک ہے، جیسے تجھ سے ڈرنے کا حق ہے ایسا ڈرا نہیں جاتا۔'' تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''جو میرے نام سے جھوٹی قسمیں اٹھاتے ہیں وہ یہ بات نہیں جانتے۔''

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے معراج کی رات جبریل علیہ السلام کو دیکھا وہ اللہ کے ڈر کی وجہ سے پرانی مشک کی طرح تھے۔''

ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جبریل علیہ السلام، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو رو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''کیوں روتے ہو؟'' تو کہا: ''جب سے اللہ نے جہنّم کو پیدا کیا ہے اس ڈر سے میری آنکھیں خشک نہیں ہوئیں کہ میں اللہ کی نافرمانی کروں اور وہ مجھے اس میں ڈال دے۔''

یزید رقاشی نے کہا: ''عرش کے گرد اللہ کے کچھ فرشتے ہیں، جن کے آنسو قیامت تک نہروں کی طرح چلیں گے، وہ اس طرح اللہ کے ڈر سے لرزتے ہیں کہ جیسے ہوا اُن کو اڑا کر لے جائے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ''اے میرے فرشتو! تم کیوں خوف کرتے ہو جب کہ تم میرے پاس ہو؟'' تو وہ کہتے ہیں: ''اے رب! جتنا ہم آپ کی عزت اور عظمت کو جانتے ہیں اگر زمین والے جان لیں تو کھانا پینا چھوڑ دیں اور بستروں پر نہ لیٹیں، جنگلوں کی طرف نکل جائیں اور بیلوں کی طرح ڈکراتے رہیں۔''

محمدؒ بن منکدر نے کہا: ''جب جہنّم پیدا ہوئی، تو فرشتوں کے دل لرزنے لگے۔ پھر جب آدم علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کے دلوں کو سکون ہوا۔''

بیان کیا گیا ہے کہ جب ابلیس کی کارستانی ظاہر ہوئی تو جبریل اور میکائیل رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی فرمائی کہ یہ رونا کیسا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ''اے رب! ہم آپ کی پکڑ سے بے خوف نہیں ہیں۔'' فرمایا: ''اسی حالت پر رہو۔''

انبیا علیہم السلام کا خوف:

وہبؒ نے کہا: ''آدم علیہ السلام جنت سے نکلنے کے بعد تین سو سال تک روئے اور غلطی ہو جانے کے بعد کبھی آسمان کی طرف اپنا سر نہ اٹھایا۔''

وہبؒ بن وردنے کہا: ''جب اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام پر بیٹے کے متعلّق عتاب فرمایا اور کہا: إِنِّيۤ أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ (ہود:۴۶)

''میں تجھے نصیحت کرتا ہو کہ جاہلوں میں سے نہ ہو۔''

تو آپ تین سو سال تک روتے رہے۔ یہاں تک کہ رونے کی وجہ سے آنکھوں کے نیچے نالیاں سی بن گئیں۔''

ابوالدرداءؓ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ابراہیم علیہ السلام جب، نماز میں کھڑے ہوتے تو اللہ کے خوف کی وجہ سے ان کے سینے سے ہنڈیا کے ابلنے کی سی آواز آتی۔''

مجاہدؒ نے کہا: ''جب داؤد علیہ السلام سے خطا ہوئی تو آپ چالیس روز تک سجدے میں پڑے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کے آنسوؤں سے سبزی اُگ آئی، جس نے سر کو چھپا لیا۔ پھر پکارا: ''اے رب! پیشانی زخمی ہوگئی اور آنکھیں خشک ہوگئیں اور داؤد کو اپنی غلطی کے بارے میں کوئی جواب نہیں ملا۔'' تو ان کو آواز آئی ''کیا تو بھوکا ہے کہ تجھے کھانا دیا جائے؟ یا بیمار ہے کہ شفا دی جائے؟ یا مظلوم ہے کہ تیری مدد کی جائے؟'' تو آپ کے منہ سے ایسی آہیں نکلیں کہ ساری سبزی میں ہیجان پیدا ہو گیا۔ اس وقت اللہ نے اُن کو معاف کر دیا۔

کہا گیا ہے کہ داؤد علیہ السلام کو بیمار سمجھ کر لوگ بیمار پُرسی کے لیے آتے، حالاں کہ ان کو صرف اللہ کا ڈر ہوتا تھا، کوئی بیماری نہ ہوتی تھی۔

عیسیٰ علیہ السلام جب موت کو یاد کرتے تو آپ کے جسم سے خون پھوٹ آتا۔

حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام اتنا روئے کہ اُن کی ڈاڑھیں ننگی ہوگئیں، تو ان کی والدہ نے نمدے کی دو تہیں ان کے رخساروں پر باندھ دیں۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خوف:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی قہقہہ لگا کر ہنستے نہیں دیکھا کہ میں آپ کے کوے کو دیکھ لوں۔ آپ صرف تبسم فرماتے اور جب بادل یا آندھی دیکھتے تو آپ کے چہرے سے خوف ظاہر ہوتا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! لوگ جب بادل دیکھتے ہیں تو بارش کی امید کی وجہ سے خوش ہوتے ہیں اور میں آپ کو دیکھتی ہوں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بادلوں کو دیکھتے ہیں تو آپ کے چہرے سے خوف ظاہر ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اے عائشہ! میں اس سے مطمئن نہیں کہ اس میں عذاب ہو اور ایک قوم کو آندھی سے عذاب ہوا اور ایک قوم نے عذاب دیکھا تو کہنے لگی۔ یہ بادل ہے جو ہم پر بارش برسائے گا۔'' (صحیحین)۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

اپنے پاکستانی بھائیوں کی مدد کیجیے

پاکستان میں حالیہ سیلاب کے حوالے سے شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ کے بیانات

[ان بیانات کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ امتِ مسلمہ کی حقیقی قیادت امت کے اجتماعی معاملات کو کس قدر گہرائی سے دیکھتی ہے جب کہ وہ خود بھی ایک عظیم آزمائش سے گزر رہی ہے]

سیلاب سے متاثرہ پاکستان کے مسلمانوں کی امداد کیسے کی جائے؟

رمضان ۱۴۳۱ھ

ان الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا وسيأت اعمالنا ومن يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له واشهدان لااله الا لله وحده لا شريک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله

امابعد:

اے میری محبوب امت مسلمہ!......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں آپ کو رمضان کے مبارک مہینے کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ رمضان ماہِ قرآن ہے، یہ قیام اللیل کو طول دینے کا مہینہ ہے، یہ صدقات کا اور جہاد کا مہینہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم خوب شوق وشغف سے عبادت کریں اور چاہیے کہ ہر اس چیز سے بچیں جو ہمیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ذکر سے غافل کردے۔

میرے مسلمان بھائیو! مسلمان ممالک کے بہت سے علاقے آج کرۂ ارض میں زبردست موسمی تبدیلیوں اور ان کے تباہ کن اثرات سے متاثرہ ہیں۔ اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی صورت حال یہ بتا رہی ہے کہ امدادی سرگرمیوں کے روایتی انداز ان تباہیوں کا مداوا کرنے کے لیے کافی نہیں ہیں۔ خیموں، اشیائے خوردونوش اور دواؤں کی مناسب ترسیل تو ضروری ہے ہی مگر توجہ طلب بات یہ ہے کہ انتہائی قلیل پیمانے پر کی جانے والی امدادی سرگرمیاں ان عظیم مصائب میں ہرگز کافی نہیں۔ اس لحاظ سے بھی کہ کتنی مقدار میں اور کس قسم کے سامان کی فراہمی درکار ہے اور اس لحاظ سے بھی کہ یہ سامان متاثرہ علاقوں میں بروقت کیسے پہنچایا جائے۔

حالیہ موسمی تبدیلیوں نے بہت بڑی تعداد میں لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لیا ہے اور اعداد وشمار بتا رہے ہیں کہ ابھی مزید بڑی تباہی آنے کو ہے۔ اس لیے ہمیں امدادی سرگرمیوں کے مروجہ طریقوں میں زبردست بہتری لانی ہوگی......کیونکہ متاثرین کی تعداد جنگوں سے متاثرہ افراد کی تعدد سے کہیں زیادہ ہے جن کے لیے مختلف ممالک اپنی افواج میں سخت جان افراد کو بھرتی کرتے ہیں، انہیں بہترین پیشہ وارانہ تربیت دیتے ہیں اور اس کے لیے اپنے بجٹ کا بہت بڑا حصہ مختص کرتے ہیں۔

مشرق وسطیٰ کے ممالک اپنی افواج پر سالانہ ایک کھرب یورو سے زیادہ خرچ کرتے ہیں جس سے مظلوم فلسطینی عوام کے زخموں کا کوئی مداوا نہیں ہوتا۔ اس کی نسبت امدادی سرگرمیوں کو ہمیشہ بالکل ثانوی حیثیت دی جاتی ہے۔ دونوں مقاصد کے لیے خرچ کی جانے والی رقوم کا قطعاً کوئی موازنہ ہی نہیں کیا جاسکتا۔ صرف گزشتہ دہائی کے دوران میں اگر ان کے بجٹ میں سے محض ایک فی صد بھی امانت داری اور مہارت کے ساتھ امدادی سرگرمیوں پر خرچ کیا جاتا تو غربت کی شکار اس زمین کا نقشہ ہی بدل جاتا اور آج حالات بہت بہتر ہوتے۔

افریقہ میں تیزی سے پھیلتی ہوئی خشک سالی اور دوسرے علاقوں میں آنے والے تباہ کن سیلاب......جس میں حالیہ مثال پاکستان کی ہے......جس نے محض چند دنوں کے اندر کئی ہزار افراد کو لقمۂ اجل بنا دیا ہے اور لاکھوں کو گھر بار سے محروم کر کے مفلوک الحال کر دیا ہے...... یہ حالات رحم دل انسانوں اور پرعزم مردانِ کار سے تقاضا کرتے ہیں کہ وہ پاکستان میں اپنے مسلمان بھائیوں کی امداد کے لیے سنجیدگی اور تیزی سے اقدام کریں۔ یقیناً یہ مصیبت اتنی بڑی ہے کہ زبان اس کے بیان سے قاصر ہے اور اس سے نبرد آزما ہونے کے لیے زبردست وسائل کی ضرورت ہے اور ان حالات کی شدت کو جاننے کے لیے آپ میں سے کچھ افراد کو متاثرہ علاقوں کا بچشمِ خود جائزہ لینا چاہیے۔

میں نے ایک ایسے مسلمان پاکستان بھائی کو دیکھا جس کو سیلاب نے سینے تک ڈبو رکھا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے دو پانچ چھ سالہ بچوں کو اٹھایا ہوا تھا۔ کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ اس کے باقی بچوں پر کیا بیتی ہوگی؟ اور پھر کیا آپ نے ان عورتوں کی فریاد کو نہیں سنا جو آپ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کر رہی ہیں۔ مسلمانانِ پاکستان کی امداد پر قدرت رکھنے والے ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ مسلمانوں کی جانوں کی عظمت کا احساس اپنے اندر اجاگر کرے۔ لاکھوں بچے پینے کے صاف پانی اور زندگی کے لیے دیگر ناگزیر ضروریات سے محروم کھلے آسمان تلے پڑے ہیں اور انہیں خطرناک بیماریوں کا سامنا ہے۔ اور جسم میں پانی کی قلت کے سبب بچوں میں ہلاکت کی شرح اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ان کی مصیبت ان پر آسان کر دے اور ان کی کمزوری و ناتوانی پر رحم فرمائے۔ آمین

موسمی تبدیلیوں سے پیدا شدہ سانحے یکے بعد دیگرے تیزی سے واقع ہو رہے ہیں اس لیے تمام تر کاوشیں محض وقتی امداد دینے پر صرف کرنا کافی نہیں۔ بلکہ ایسا ممتاز امدادی ادارہ قائم کرنا چاہیے جو کہ امدادی کام کے بارے میں معلومات، تجربہ اور اتنی صلاحیت رکھتا ہو جو اسے ان ہولناک نقصانات کے مداوے کا اہل بنائے۔ اس ادارے کو بھاری ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے اہم ترین کام ادا کرنے ہوں گے۔ جس کے لیے کچھ مخلص افراد کی یکجا کاوش کی ضرورت ہے۔ مثلاً......آئندہ جملوں میں مَیں مجوزہ ادارے کی چند ذمہ داریاں بیان کرتا ہوں:

اول:

عالم اسلام میں نہروں کی اطراف میں اور نشیبی علاقوں میں آباد بستیوں کے بارے میں تحقیقات کرنا اور دیکھنا کہ موسمی تبدیلیوں سے وہاں کن کن مشکلات کا سامنا کرنا

پڑ سکتا ہے۔ پچھلے عرصے میں جدہ میں سیلاب سے جو تباہی پھیلی تھی وہ عین متوقع تھی، کیوں کہ اس کی وجہ نہایت واضح اور سادہ تھی۔ وجہ یہ تھی کہ جدہ کا شہر بہت سے دیگر شہروں کی طرح نہ صرف دریا کے خشک ہو جانے والے کناروں پر آباد کیا گیا بلکہ بہت سی رہائشی اور دیگر عمارتیں وادیوں کے نشیبی علاقوں میں قائم کی گئی ہیں جہاں سے پانی کا گزر ہوتا ہے۔ یہاں میرا مقصود اس سانحے کے ذمہ داران کا تعین نہیں، یہ بیان کسی اور موقع پر کیا جائے گا، میں یہاں حقیقی صورتِ حال بیان کر رہا ہوں تا کہ سیلابوں سے پیدا ہونے والے سانحوں سے بچا جا سکے اور انسانی زندگی کو درپیش خطرات کے حال مستقل بنیادوں پر نکالے جا سکیں۔ اس طرح تمام پل اور بند محفوظ بنانے کے لیے وضع شدہ ضابطوں پر دوبارہ غور و خوض کرنا ہوگا۔

دوم:

جنگوں یا موسمی تبدیلیوں سے پیدا شدہ قحط سالی کی لپیٹ میں آنے والے ممالک کی امداد کے لیے لازمی اقدامات کیے جائیں۔ چونکہ قحط سالی واقع ہونے سے عموماً پہلے...... ایک سال یا اس سے بھی پہلے......اس کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور ضروری امداد فراہم کرنے میں تاخیر سے خاص طور پر بچوں میں بہت زیادہ ہلاکتیں واقع ہوتی ہیں۔ اور ان بچوں میں سے جو موت سے بچ بھی جائے وہ غذائی قلت کی وجہ سے جسمانی اور ذہنی کمزوری سے نہیں بچ پاتا۔

سوم:

متاثرہ اور غربت زدہ علاقوں میں ترقیاتی منصوبے بنائے جائیں۔ ایسے ترقیاتی منصوبے قائم کرنے کی بہت زیادہ گنجائش ہے جن کی لاگت مجموعی طور پر کم ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ایسے ممالک میں نہروں اور ندیوں کا جال بچھانا جہاں موسمی دریا زیادہ بہتے ہیں جیسے کہ سوڈان، شاد (چاڈ)، صومالیہ اور یمن۔

ایک سابقہ سروے کے مطابق سوڈان میں صرف ایک ندی دسیوں ہزار ایکڑ کو سیراب کر سکتی ہے جس کا مطلب دسیوں ہزار لوگوں کو مدد فراہم کرنا ہے۔ جبکہ چھوٹی بڑی ندیوں کے اس جال کی لاگت دو لاکھ پچاس ہزار یورو ہے اور اگر یہ تعمیراتی سامان قریب سے بہم پہنچے تو یہ لاگت گھٹ بھی سکتی ہے۔

چہارم:

خوراک کی حفاظت کو یقینی بنانا......تحقیقات بتا رہی ہیں کہ اگر دنیا میں گندم برآمد کرنے والے بڑے ممالک میں سے مزید کوئی ایک اور ملک ایسی مشکلات میں مبتلا ہو جائے جس سے اس کی برآمدات رک جائیں تو دنیا کی بہت سی اقوام، خاص طور پر ہمارے علاقے، جان لیوا قحط سالی کی لپیٹ میں آ جائیں گے۔ جان لیوا سے مراد واقعی جان لیوا ہے، جب ان کی بنیادی غذا ''روٹی'' ہی نایاب ہو تو اُس وقت پیسہ بھی لوگوں کی قاتل بھوک کو ختم نہیں کر سکے گا۔ سوڈان میں بارانی زرعی علاقہ اندازاً بیس کروڑ ایکڑ ہے، جس میں سے نہایت ہی کم علاقے پر کاشت کاری ہوتی ہے۔ لوگوں کو ان خطرات سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ تاجر برادری اور اہلِ ثروت خاندانوں کو اس پر آمادہ کرنا چاہیے کہ وہ اپنی اولاد میں سے چند کو امدادی سرگرمیوں اور زراعت کے لیے وقف کریں۔ کیونکہ امت پر آنے والی متوقع ہولناک قحط سالیوں سے بچنے کے لیے تاجر حضرات ہی نمایاں کام سرانجام دے سکتے ہیں۔ لہٰذا توجہ اس جانب مرکوز ہونی چاہیے اور دولت ایسی جگہوں پر لگانے سے بچنا چاہیے جو امت کے لیے بے سود ہو۔

ان حالات میں اس بات سے ماورا ہو کر دیکھنے کی ضرورت ہے کہ دیگر جگہوں کی نسبت زراعت میں دولت لگانے میں محنت زیادہ اور منافع کم ہے۔ آج مسئلہ منافع اور خسارہ کا نہیں بلکہ زندگی اور موت کا ہے۔ اس بات کا خیال رکھتے ہوئے کہ میدان زراعت کو بطور کاروبار اختیار کرنے کے لیے بصیرت کی ضرورت ہے۔ ایسے باہمی معاہدوں کی ضرورت ہے جس میں دولت لگانے والے کے حقوق کی ضمانت ہو اور جو اس کے کام میں رکاوٹ نہ بنیں۔ ہم جانتے ہیں کہ نفع بخش کاروبار کے اہم ترین اصولوں میں سے ایک اس کا آزاد ہونا ہے۔ یعنی جس ملک میں نفع بخش کاروبار کے مواقع ہوں اس کی حکومت کا کاروباری حضرات کے انتظام میں کوئی عمل دخل نہ ہو۔

افریقہ میں کاروبار کے کئی تجربات حوصلہ افزا بھی رہے اور کئی اس کے برخلاف بھی۔ یہ معاملہ اس بات پر منحصر ہے کہ جن ممالک میں کاروبار کے غرض سے رقم لگائی کی جا رہی ہو ان کی عوام کے مزاج کو سمجھا جائے۔ ان میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کئی وجوہات کی بنا پر اپنے ممالک سے باہر کاروبار میں نمایاں ہیں۔ ان وجوہات میں سے ان کا بیرونی عناصر کے ساتھ مل کر کام کرنے کی صلاحیت بھی ہے۔ اور اگر اہم تنظیمی و کاروباری امور کے فیصلے ان کے اپنے ہاتھ میں ہوں تو وہ مختلف شراکتوں میں شامل ہو کر اندرونِ ملک بھی نمایاں کام سرانجام دے سکتے ہیں۔

پنجم:

مسلمانوں کو زیرزمین محدود پانی کے ذخائر کو زرعی مقاصد کے لیے استعمال کرنے کے خطرات سے آگاہ کیا جائے۔ زرعی مقاصد کے لیے استعمال ہونے والے پانی کے ذرائع کو پینے کے پانی کے کنوؤں سے ملانے کا انتظام ہونا چاہیے تا کہ بوقتِ ضرورت پینے کا پانی مہیا کیا جا سکے۔

آخر میں مَیں اپنے مسلمان بھائیوں کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ خیر کے کاموں میں حصّہ لیں اور کمزور اور لاچار افراد کی امداد اور ان کی مشکلات کو کم کرنے کے لیے مقدور بھر کوشش کریں۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مصداق......جو کسی مومن کی دنیوی مشکلات میں سے کسی مشکل کو آسان کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مشکلات میں سے کسی مشکل کو آسان کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اس دن کے لیے کچھ آگے بھیجیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اس آیت پر غور و فکر کریں:

وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْراً وَأَعْظَمَ أَجْراً وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (المزمل: ۲۰)

"اور جو نیک عمل تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اس کو اللہ کے ہاں بہتر اور صلے میں بزرگ تر پاؤ گے اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے رہو۔ بے شک اللہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے"۔

میں اللہ، صاحبِ عظمت، عرش کریم کے رب سے مسلمانوں کے تمام شہداء کی مغفرت کا سوال کرتا ہوں جو معرکوں کے دوران اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے یا سیلاب کی طغیانی میں ڈوب کر مرے ہوں۔ اللہ ان کی قبروں کو کشادہ کرے اور انہیں اپنی جنت میں داخل کرے۔ وہی ان کے بعد ان کے خاندانوں کا رکھوالا ہو اور ان کے پسماندگان کو اس مصیبت کے بدلے بھلائی سے نوازے۔ یہ معاملہ اللہ ہی کے سپرد ہے اور وہی اس پر قادر ہے۔

اللهم انی أعوذ بک من زوال نعمتک وتحول عافیتک وفجأة نقمتک وجمیع سخطک۔

اے اللہ! میں تیرے انعامات کے ختم ہوجانے سے، تیری عافیت کے پھر جانے سے، تیری اچانک پڑسے اور تیرے تمام تر غضب سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں۔

اللهم ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار

اے اللہ! ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

وصلی اللهم علی نبینا محمد وعلی آله وصحبه وسلم

سیلاب سے متاثرہ اپنے پاکستانی بھائیوں کی مدد کیجیے!

شوال ۱۴۳۱ھ

الحمد لله والصلاة والسلام علی نبینا محمد وعلیٰ آله وصحبه ومن والاه

اے میری امتِ مسلمہ!

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته۔ وبعد

میری گفتگو کا موضوع پاکستان میں سیلاب کا سانحہ ہے۔ جس پر توجہ دینے سے ہزاروں پاکستانی بچوں کی زندگی کو بچایا جاسکتا ہے اور اللہ کی توفیق سے جہاں تک ممکن ہے اس کے نقصانات کو کم کیا جاسکتا ہے۔ پاکستان میں سیلاب کا حجم بہت ہی بڑا ہے اور اس کے بعد پیدا ہونے والی مشکلات لگاتار بڑھتی ہی جارہی ہیں۔ لاکھوں مسلمان سخت ترین آزمائش سے گزر رہے ہیں۔ اور دسیوں ہزار کے مرجانے کا خدشہ ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس سانحے کے حجم کے مطابق ابتدا میں ہی بڑے پیمانے پر کوششیں شروع ہوجاتیں۔ خاص طور پر ترکی، خلیجی ریاستیں اور ملائشیا جیسے صاحب ثروت ممالک کی جانب سے۔ مگر افسوس ناک حقیقت یہ ہے کہ سانحے کے حجم اور اس کے لیے کی جانے والی امدادی سرگرمیوں کے درمیان کوئی تناسب ہی نہیں۔

اس معاملے میں ذرائع ابلاغ کی جانب سے بھی واضح تقصیر دکھائی دیتی ہے۔ سیلاب کی حقیقی صورتِ حال پیش کرنے کی کوئی کوشش سانحے کی شدت کے مطابق نہیں ہے۔ ہم اس مسئلے میں ان چینلز پر ملامت نہیں کر رہے جن کی تمام تر کوششیں حکمرانوں کی تقدیس اور ان کے لیے اشتہار بازی کے گرد گھومتی ہیں، ان کا تو کام ہی یہی ہے۔ ایسے عظیم سانحوں میں جانوں کے بچانے میں ان کا حصہ اشتہار بازی کے علاوہ کچھ نہیں۔ مگر وہ ابلاغی ادارے جو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کے حریص ہیں، کم از کم ان کو تو چاہیے تھا کہ وہ اس ضمن میں اپنی کوششوں کو حادثہ کی شدت کے بقدر بڑھاتے۔ دو کروڑ مسلمانوں پر یکا یک مصیبت ٹوٹ پڑی، کروڑ کے لگ بھگ کو بالواسطہ نقصان پہنچا، کیونکہ پاکستان کی سرزمین کا جو پانچواں حصہ زیرِ آب آیا وہ زرخیز ترین زرعی علاقہ تھا اور اس کے سبب مستقبل میں غذائی اجناس میں شدید قلت اور قحط پیدا ہوگا۔

چونکہ یہ سانحہ اس صدی میں پیدا ہونے والے سانحوں میں بہت اہم سانحہ ہے، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اقوام عالم کے بڑے بڑے راہ نما اور ذرائع ابلاغ کے بڑے بڑے ادارے براہ راست اس کے نقصانات کا مداوا کرتے مگر یہ نہ ہوا۔ کیا اقوامِ عالم کے راہ نماؤں کو یہ زیب دیتا ہے کہ سانحے کے ایک ماہ بعد بھی پاکستان کا دورہ کرنے میں مغربِ بعید سے اٹھ کر آنے والا جنرل سیکرٹری ان سے سبقت لے جائے؟ حالانکہ اس جنرل سیکرٹری کی تنظیم ہماری امت کے ساتھ دشمنانہ موقف رکھنے میں مشہور ہے۔ ایسا شخص جس کا مسلمانانِ پاکستان سے نہ دین کا واسطہ ہے نہ نسب کا۔ وہ تو بعض متاثرہ علاقوں کا ہوائی دورہ کر کے اپنی ڈیوٹی کا حق ادا کرنے آیا تھا۔ اتنی آفت دیکھ کر ہی دہشت زدہ ہوگیا اور بیان دیا کہ اس نے اپنی زندگی بھر میں ایسی مصیبت نہیں دیکھی۔ مگر اس کے مقابلے عرب راہ نماؤں میں سے کوئی بھی نہیں آیا۔ حالانکہ مسافت بھی کم ہے، بھائی چارے کا دعویٰ بھی ہے اور ان میں بعض کے تو پرامن حالات میں پاکستان کے بکثرت چکر لگتے ہی رہتے ہیں۔

اے میری امت مسلمہ!

ایک مسلمان جان کا...... وہ مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا...... اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت بلند مقام ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم اس بلند مرتبہ کا خیال رکھیں۔ متعلقہ اداروں کی رپورٹیں تو دسیوں ہزار بچوں کی ہلاکت کا اندیشہ بتا رہی ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر امت کو سانحہ کے حجم کا ادراک نہ ہوا اور اس بات کا ادراک نہ ہوا کہ نقصانات کا مداوا کرنے میں کتنی بڑی غفلت برتی جارہی ہے تو ایک کثیر تعداد میں مسلمان جانیں حکومتِ پاکستان اور عالم اسلام کی مال دار حکومتوں کی موجودگی میں ضائع ہوجائیں گی۔ سنے اور دیکھے بغیر کیسے یہ ادراک ہوسکتا ہے؟ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ روزانہ زمینی تصویریں اور جہازوں کے ذریعے سے ہوائی تصویریں کھینچی جاتیں، دریاؤں میں طغیانی کا اندازہ کیا جاتا اور اس وقت تصویریں کھینچی جاتیں جب پانی ان کے کناروں پر آباد بستیوں اور عمارتوں کو غرق کررہا تھا...... پاکستان کے شمال سے لے کر جنوب تک...... جہاں دریا سمندر میں مل جاتا ہے۔ تاکہ سیلاب کا حقیقی حجم ہر زاویے سے اور اپنے تمام تر اثرات سمیت امت کے سامنے آتا۔ تب ہی ممکن تھا کہ زندگی کے تمام بنیادی شعبوں کو درپیش مسائل کی شدت لوگوں پر واضح ہوسکے۔ اور تب ہی ان شعبوں سے متعلقین کی مدد ممکن تھی کہ ان میں سے ہر کوئی اپنی ذمہ داری جان کر اسے کما حقہٗ

ادا کر سکے......جیسے:

☆ فوری امداد کا شعبہ جو سیلاب میں پھنس جانے والوں کو...... یا ان لوگوں کو جن کے پھنس جانے کا اندیشہ تھا...... بچانے کا اہتمام کرتا،

☆ صاف پانی اور غذا کی فراہمی کا شعبہ،

☆ رہائش اور خیمے فراہم کرنے والا شعبہ،

☆ طبی امداد اور نفسیاتی بحالی کا شعبہ،

☆ زرعی امور اور اس کے لوازمات کا شعبہ،

☆ یا اس سانحے سے متعلقہ انجینئرنگ اور تعمیرات کا شعبہ......تاکہ وہ شاہ راہوں، پلوں اور بندوں کی سلامتی اور حفاظت کے لیے وضع کردہ اصول وضوابط کا ازسر نو جائزہ لیتا۔

اسی طرح ممکن تھا کہ ہم آئندہ کے لیے سبق حاصل کرتے اور احتیاطی تدابیر اپناتے اور مستقبل میں اس قسم کے حادثے پیش آنے کی صورت میں بہتر طور پر صورتِ حال سے نمٹنے کی صلاحیت پیدا کرتے۔ان علاقوں کے لیے بھی اور اس کے علاوہ دیگر علاقوں کے لیے بھی جن کے باسی دریاؤں اور نہروں کے کنارے بستے ہیں۔حکمرانوں کو چاہیے تھا کہ وہ آفت زدہ علاقوں کے دورے کرتے تاکہ وہ اپنے اپنے ممالک میں دریاؤں کے کنارے بسنے والے افراد کے بارے میں ابھی سے محتاط ہو جاتے۔انہی تدابیر سے عوام الناس کو معلوم ہوتا کہ آیا دنیا کے ممالک ظالمانہ اور جابرانہ پابندیاں لگائی ہیں جن کا انہیں واشنگٹن سے حکم ملا ہے۔ظاہر ہے کہ اس کا اطلاق واشنگٹن پر نہیں بلکہ مفلوک الحال مسلمانوں پر ہی پڑتا ہے۔

خلاصتاً......پہلی بات یہ کہ دنیا میں ایسے عظیم موسمی تغیّرات واقع ہو رہے ہیں جن میں متاثرین کی تعداد جنگوں سے متاثرین کی تعداد کہیں زیادہ ہوتی ہے۔کئی ابلاغی اداروں کے ہاں جنگ زدہ علاقوں میں خدمات انجام دینے والے مخصوص صحافی ہوتے ہیں۔تو چاہیے تو یہ کہ ہر بڑے چینل کے پاس ہنگامی حالات میں کام کرنے والے افراد پر مشتمل ایک باصلاحیت گروہ ہو......جس میں منتخب ماہرین ہوں......خاص طور پر انتظامی امور، امدادی سرگرمیوں، طبی، زرعی، تعمیراتی اور آبپاشی کے امور کے ماہرین...... یہ گروہ کسی ایسے واقعے کی پہلی گھڑی میں ہی حرکت میں آئے تاکہ لوگوں کے سامنے آفت زدہ علاقے میں تمام شعبہ ہائے زندگی کے بارے میں تمام زاویوں سے ایک جامع تصویر پیش کر سکے۔ان میں سے ہر کوئی اپنے شعبے کے حوالے سے ایک علمی، حقیقی اور تفصیلی تجزیاتی تحریر سامنے لائے اور آئندہ اس قسم کے حادثات سے بچنے کے لیے آرا پیش کرے۔

اسی طرح ایسے حادثات سے بچنے میں ......اللہ کے حکم سے...... یہ بھی مدومعاون ہوگا کہ پاکستان میں شمال سے لے کر جنوب تک دریاؤں کے کناروں پر ریتلی پشتیں تعمیر کی جائیں۔اور اس میں استعمال کیے جانے والے تعمیراتی سامان کے انتخاب کے لیے شاہ راہوں کی تعمیر میں اپنائے گئے انجینئرنگ کے اصولوں کو مدنظر رکھا جائے۔یہ بتاتا چلوں کہ دریا کے اصل دھارے کے دونوں جانب ریتلی پشتوں کی تعمیر پر آنے والی لاگت، سیلاب سے ہونے والے مادی خسارے کی محض دو فی صد ہے (صرف مادی وسائل...... جانوں کے نقصان اور دیگر انسانی تکالیف کا تو کچھ اندازہ کرنا بھی مشکل ہے)۔ان پشتوں کی تعمیر کی ......اور اس سے متعلقہ امور کی تفصیل اس شعبہ کے ماہر انجینئروں سے کچھ مخفی نہیں۔مثلاً یہ بات کہ ان پشتوں کی بلندی اور دریا کے کناروں سے ان کا فاصلہ سیلاب کے بعد نئی زمینی صورتحال کے مطابق ہونا چاہیے۔

ایک اور مسئلہ سے بھی خبردار رہنے کی ضرورت ہے......جو ہمیں لے ڈوبنے میں سب سے زیادہ بڑھ کر ہے اور امدادی کارروائیوں کی قلت اور تاخیر کی وجوہات میں سے اہم تر ہے۔وہ مسئلہ یہ ہے کہ ہم اپنے درمیان وسعت نظری پر مبنی ''امتِ مسلمہ کی محبت'' کے بجائے تنگ نظری پر مبنی ''حب الوطنی'' کو پروان چڑھا رہے ہیں۔جزیرۂ عرب کے مادی وسائل دراصل تمام مسلمانوں کی ملکیت ہیں۔مسلمانوں کا پٹرول مسلمانوں کے لیے ہی ہونا چاہیے۔مگر صورت حال یہ ہے کہ یہ وسائل بغیر کسی حق کے صرف کیے جاتے ہیں، غلط جگہوں پر استعمال ہوتے ہیں اور بے دریغ اور بلا روک ٹوک خوچ کیے جاتے ہیں......ایسے حالات میں جب بہت سے مسلمان سیلابوں، قحط سالی، بیماریوں، بھوک اور جہالت میں مبتلا ہو کر موت کے منہ میں جا پہنچے ہیں۔ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

مطلوبہ طریقے اور مطلوبہ تیز رفتاری سے مسلمانوں کی جانیں بچانے کے لیے کئی بنیادی امور درکار ہیں۔ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

اول:

ایسے ادارے کا قیام جو ایسے حادثات سے بچنے اور نقصانات کا مداوا کرنے کا اہل ہو۔اس ادارے کو مہارت بھی حاصل ہو، امت مسلمہ کے لیے تڑپ بھی اور خونِ مسلم پر غیرت بھی۔یہ اوصاف عام طور پر سرکاری ملازمین کے یہاں تو ناپید ہیں مگر چند اللہ والے مردانِ کار اس کام کے لیے تلاش کیے جا سکتے ہیں۔ان میں خیراتی و امدادی میدان میں کام کرنے والے کچھ حضرات اور چند بڑے ادارے چلانے والے حضرات ہیں......جو اس میدان میں حسنِ تدبیر اور کام کو بروقت انجام دینے میں نمایاں ہیں۔اس معیار کے افراد......اللہ کی مدد سے ایسے ادارے تشکیل دینے اور ان کی نگرانی کرنے کی قدرت رکھتے ہیں جو حادثات کے حجم کے اعتبار سے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ براہونے کی صلاحیت رکھیں۔یہ جانتے ہوئے کہ مسلمان ممالک میں یہ قابلیت موجود ہے اور ان میں سے بعض کو خاص طور پر پاکستان میں کام کرنے کا وسیع تجربہ بھی ہے......اس دور کا......جن دنوں افغان مہاجرین کی امداد کی جاتی تھی۔ان میں سرزمینِ حرمین اور کویت کے ہلال احمر کے ذمہ داران بھی شامل ہیں۔

دوم:

بڑے پیمانے پر مالی ذرائع کی دستیابی۔

سوم:

غیور اور بے لوث کارکنان کی جماعتیں......جنہیں مسلمانوں کی قیمت کا احساس ہو اور ایسی بہت سی جماعتیں پاکستان میں پہلے ہی سے موجود ہیں۔ (بقیہ صفحہ ۲۲ پر)

نصرت دین میں ہمارا کردار

شہید شیخ یوسف العییری (رحمہ اللہ)

ترجمہ: ام ہمام

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو جابروں پر غالب آنے والا اور مومنین کا ناصر و مددگار ہے۔ اللہ کے بھیجے گئے رسول محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے آل و اصحاب پر اللہ کی رحمتیں ہوں جو بہترین مجاہد، رحمۃ للعالمین اور ان لوگوں کے قائد ہیں جن کے اعضائے وضو قیامت کے روز چمک رہے ہوں گے۔

آج کل خصوصاً اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس جدید صلیبی جنگ کے شروع ہونے کے بعد بہت سے مسلمان یہ سوال کر رہے ہیں کہ ان حالات میں ہمارا کیا کردار ہونا چاہیے اور ہم دین کی نصرت کے لیے کیا کچھ کر سکتے ہیں؟

میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کے سوالات کے جواب مسلمانوں کے پاس موجود ہیں کیونکہ ان سوالات کا بار بار تکرار ہوتا ہے۔ اور ان ایام میں تو یہ سوال بہت زیادہ دہرایا جا رہا ہے۔ امت کے ساتھ پیش آنے والے ہر نئے واقعے اور ہر نئے زخم کے ساتھ یہ سوال اٹھتا ہے، اور مجھے نہیں معلوم کہ وہ کون سا سبب ہے جس کی وجہ سے لوگ آج کے اس کفر و اسلام کے معرکے میں اپنی ذمہ داری سمجھنے سے قاصر ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا مطالعہ کرنے والے ہر شخص پر مجرد جہاد کی آیات اور سنت کے نصوص پڑھنے سے ہی اس معرکے کے حوالے سے اپنی ذمہ داریاں واضح ہو جاتی ہیں۔

میں ہر مسلمان پر عاید ہونے والی ذمہ داری واضح کرنے کے لیے کتاب و سنت کے بہت سے نصوص سامنے رکھنے کے بجائے فقط ایک نص حدیثِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرنے پر اکتفا کروں گا۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بصیغہ امر واجبہ کے ہر مسلمان کے لیے ذمہ داری واضح کر دی ہے جس سے کسی بھی مکلف کو کسی بھی حالت میں چھوٹ نہیں ہے۔

امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں، حاکم نے اپنی مستدرک میں اور دارمی وغیرہ نے انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ۔'' ترجمہ: مشرکین سے جہاد کرو اپنے مالوں، جانوں اور زبان کے ساتھ۔ نسائی کی روایت میں **انفسکم** (اپنی جانوں) کی جگہ **ایدیکم** (اپنے ہاتھوں) کا ذکر آیا ہے۔ حاکم کہتے ہیں یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ امام شوکانیؒ نیل الاوطار میں اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں: ''اس (حدیث) میں کفار کے ساتھ مال، ہاتھ اور زبان کے ساتھ جہاد کے واجب ہونے کی دلیل ہے۔ قرآن میں بہت سے مواقع پر مال و جان سے جہاد کا حکم ثابت ہے اور اس کا امرِ واجب ہونا ظاہر ہے۔''

یہاں میں حکم جہاد کی تفصیل میں نہیں جاؤں گا کہ کب یہ فرض عین ہوتا ہے اور کب نہیں بلکہ میں صرف دشمن کے خلاف جہاد میں ہر مسلمان پر عاید ہونے والی ذمہ داری بیان کرنا چاہتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیر نظر حدیث میں اس کا ذکر کیا ہے۔

کافر دشمن کے خلاف جہاد کے بنیادی طریقے:

پہلا طریقہ: اپنی جان اور ہاتھوں کے ذریعے سے جہاد کرنا۔ یہ سب سے اعلیٰ مرتبے اور اکمل درجے کا جہاد ہے۔ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: ''جب بھی کتاب و سنت کی نصوص میں لفظ جہاد کا مطلقاً ذکر ہو اور اس کے ساتھ مال اور جان کی قید یا اضافہ نہ ہو تو سلف کا اتفاق ہے کہ اس سے مراد 'جہاد بالسیف' (تلوار کے ساتھ جہاد) ہی ہے۔''

جان کے ساتھ جہاد سب سے اعلیٰ مرتبے کا جہاد ہے۔ اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس پر کامل اجر کا وعدہ کیا ہے اور مومن سے جنت کا جو معاہدہ طے کیا ہے اس میں بھی سب سے پہلے جان کا ذکر ہے جیسا کہ سورہ توبہ میں آتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُم وَاَمْوَالَهُم بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ '' بے شک اللہ نے مومنین سے ان کی جانیں اور مال جنت کے بدلے خرید لی ہیں۔'' آیاتِ جہاد میں سے یہ وہ واحد آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے نفس کا ذکر مال سے پہلے کیا ہے۔ اس لیے کہ جب سودا مہنگا ہو تو یہ اس بات کا متقاضی ہوگا کہ قیمت بھی اسی طرح بھاری ہو۔

جہاد بالنفس بہت سے شعبوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ اہلِ ایمان پر رباط، مجاہدین کی تربیت اور میدان جنگ میں ان کے لیے مخبری کرنا وغیرہ واجب ہیں اور اسی طرح کی دیگر جسمانی مشقتیں جو ہر قدرت رکھنے والے مسلمان پر آج کے دور میں فرض عین ہیں۔ اس بات پر علما کا اجماع ہے، کیونکہ جب دشمن مسلمانوں کی سرزمین پر حملہ آور ہو جائے تو ہر ذی قدرت مسلمان پر جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔

دوسرا طریقہ: حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے 'اموالکم' (تمہارے مال) کا ذکر کر کے جہاد میں شرکت کے ایک اور بنیادی طریقے کی جانب اشارہ کیا ہے۔ قرآن مجید میں جہاد کی آیات جہاں جہاں آتی ہیں ان میں متعدد مرتبہ جہاد بالمال کا ذکر ہے۔ اس کا ذکر عموماً جہاد بالنفس سے پہلے ہوتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ یہ جہاد بالنفس سے زیادہ افضل ہے۔ بلکہ یہ ترتیب اس لیے ہے کیونکہ جہاد بالمال جہاد کی وہ قسم ہے جس کے لیے پوری امت کو مخاطب کیا گیا ہے۔ کیونکہ امت کے چند مردوں کے اکٹھے ہونے سے اشخاص کی کفایت ہو جاتی ہے لیکن مال کی کفایت اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک ساری کی ساری امت مل کر مجاہدین کے لیے مال نہ نکالے جو کہ جہاد کا سب سے بڑا سہارا ہے۔ اسی لیے قرآن میں جہاد بالمال کے وجوب کا تذکرہ جہاد بالنفس سے زیادہ ہے اور آیات جہاد میں اس کا تذکرہ اس لیے پہلے آتا ہے کیونکہ جہاد بالمال کے لیے ایک کثیر طبقے کو جس میں مرد، عورتیں، جوان،

بوڑھے، چھوٹے، بڑے سب شامل ہیں مخاطب کیا جاتا ہے۔

جہاد بالمال کے لیے ضروری نہیں کہ بندۂ مومن کوئی بہت بڑی رقم دے۔ بلکہ وہ اتنا مال اللہ کی راہ میں دے دے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے بری الذمہ ہو سکے۔ کیونکہ مقصد یہ ہے کہ جہاد بالمال کے فرض ہو جانے کے بعد اس فرض کو پورا کیا جائے۔ آپ اتنا مال دے دیں جس سے آپ کو اطمینان ہو جائے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے بری الذمہ ہو سکیں گے چاہے وہ قلیل مقدار میں ہی کیوں نہ ہو۔

احمد اور نسائی ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک درہم ایک لاکھ سے سبقت لے گیا۔'' صحابہ نے عرض کیا: وہ کیسے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک آدمی کے پاس دو درہم ہوتے ہیں اور وہ ان میں سے ایک صدقہ کر دیتا ہے اور ایک آدمی کے پاس بہت سا مال و دولت ہوتا ہے اور وہ اس میں سے ایک لاکھ درہم صدقہ کر دیتا ہے۔'' (اس ایک درہم خرچ کرنے والے کا مرتبہ ایک لاکھ درہم خرچ کرنے والے سے زیادہ ہے۔)

کیونکہ اللہ تعالیٰ مقدار یا کیفیت کی بنیاد پر صدقہ قبول نہیں کرتا۔ جیسے احمد اور ابی داؤد کی روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب پوچھا گیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '**جهد المقل**' یعنی ایسے شخص کا صدقہ جو خود بھی محتاج ہو اور اس کے پاس بہت تھوڑا مال ہو۔ پس اللہ سے ڈریں اور اس کی راہ میں دل کھول کر خرچ کریں۔ صرف ایک مرتبہ نہیں بلکہ اپنی کمائی کا کچھ حصہ مستقل طور پر مجاہدین کے لیے مقرر کر دیں کیونکہ جنگ زور وشور سے جاری ہے اور مجاہدین کو آپ کے مال کی ضرورت ہے!

اس شخص کے لیے بھی جہاد بالمال کی بہت سی صورتیں ہو سکتی ہیں جس کے پاس کوئی آمدنی اور مال خرچ کرنے کیلئے نہ ہو۔ مثلاً یہ کہ وہ اہل ثروت، عورتوں، بچوں، عوام و خواص سب سے عطیات جمع کرے، اور جو مال جمع بھی نہ کر سکتا ہو وہ لوگوں کو جہاد بالمال کی ترغیب دے اور ان کو اس بات پر قائل کرے کہ جب ان سے مال طلب کیا جائے تو وہ بخیلی سے کام نہ لیں۔ جو لوگ مالیات کے شعبے میں ہوں ان کے لیے جہاد کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ وہ کچھ رقم جمع کریں اور اس کو کسی کام میں لگا کر حاصل ہونے والی آمدنی مجاہدین کے لیے وقف کر دیں۔

اس کے علاوہ بھی جہاد بالمال کی بہت سی صورتیں ہیں۔ ان مثالوں سے ہمارا مقصد واضح ہو گیا کہ مسلمان اس فریضے کو سمجھیں اور کسی نہ کسی طرح اپنا حصہ ضرور ڈالیں۔

تیسرا طریقہ: حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے اہم ترین طریقوں میں سے جو طریقے بتائے ہیں ان میں سے ایک جہاد باللسان یعنی زبان سے جہاد کرنا بھی ہے اور بعض مواقع پر اس کی اہمیّت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ یہ جان سے جہاد کرنے سے بھی زیادہ افضل ہو جاتا ہے۔ لیکن ہر وقت ایسا نہیں ہوتا بلکہ کسی کسی صورت میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ صحیحین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قریش کی ہجو کرو۔ کیونکہ یہ ان کے لیے تیروں کی بارش سے بھی زیادہ سخت ہے۔'' چنانچہ جہاد باللسان کا حکم بہت بڑا ہے۔ یہ جہاد کا پہلا مرحلہ ہے جو جسم و جان اور مال کے جہاد سے پہلے آتا ہے۔ کیونکہ قتال کے لیے تحریض زبان ہی سے ہوتی ہے اور مال سے جہاد پر بھی زبان ہی سے لوگوں کو ابھارا جاتا ہے۔ لہٰذا زبان بہت بنیادی کردار ادا کرتی ہے اور یہ جہاد کا وہ آسان سا طریقہ ہے جس پر تمام مکلفین عمل کر سکتے ہیں۔ پس ہر مکلّف کو چاہیے کہ وہ زبان سے جہاد کو لازم پکڑ لے چاہے وہ کسی بھی طرح سے ہو۔

جہاد باللسان کی ایک صورت یہ ہے کہ اس صلیبی حملے اور استبداد کی حقیقت کھول کر بیان کی جائے جس نے دین اسلام پر حملہ کر کے اپنا اصل چہرہ دکھا دیا ہے۔ مجاہدین کی حمایت و نصرت کی جائے اور ان کی عزتوں کا دفاع کیا جائے۔ اپنے خاص ملنے والوں میں، اہل و عیال اور خاندان میں، عامۃ الناس کے درمیان ان کی مجالس میں، مساجد میں، دفاتر میں، درسگاہوں میں، غرض ہر جگہ اپنی زبان سے مجاہدین کی نصرت کی جائے۔ کیونکہ ہر مسلمان پر اپنی طاقت کے مطابق جہاد باللسان کرنا فرض ہے، اس کے لیے کسی خاص شرط کی قید نہیں۔ بلکہ اگر مکلّف کوئی بھی ایسی بات کر سکتا ہو جس سے صلیبیوں کی اہانت ہوتی ہو اور مجاہدین کا دفاع ہوتا ہو تو اس پر یہ بات کرنا اور لوگوں کے درمیان اس کو بیان کرنا واجب ہو گا۔ واللہ اعلم

جہاد باللسان کی ایک دوسری صورت ایسے مواد کی تالیف اور نشر و اشاعت بھی ہو سکتی ہے جس سے لوگوں کو جہاد کے مختلف راستوں پر ابھارا جا سکے، چاہے یہ مواد کسی کتاب کی صورت میں ہو، ویڈیو ہو یا کتابچے پر مشتمل ہو۔ جو تصنیف و تالیف کا کام نہ کر سکتا ہو وہ تیار شدہ اشیا کو ہاتھ سے، فیکس کے یا ڈاک کے ذریعے زیادہ سے زیادہ پھیلائے۔ جہاد باللسان اخبارات میں مضامین لکھ کر، انٹرنیٹ پر کچھ نہ کچھ لکھ کر یا ای میل کے ذریعے ہزاروں لوگوں تک پیغامات پہنچا کر بھی کیا جا سکتا ہے۔ یوں ہر ہر میدان میں اسلام کا دفاع ہو گا۔ جہاد باللسان کے اور بھی کئی طریقے ہو سکتے ہیں جن کی وضاحت کے لیے یہاں چند مثالیں بیان کی گئی ہیں۔ واللہ اعلم

چوتھا طریقہ: دشمن سے جہاد کا ایک طریقہ جہاد بالقلب یعنی دل کا جہاد بھی ہے۔ یہ سب سے پہلا اور اہم ترین راستہ ہے لیکن میں نے اس کا ذکر چوتھے نمبر پر اس لیے کیا ہے کیونکہ جو حدیث ہم پڑھ رہے ہیں اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا تذکرہ نہیں فرمایا۔ لیکن یہ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے بغیر اسلام قابل قبول نہیں۔

دشمن کے خلاف جہاد بالقلب کے معنی واضح کرنے کے لیے قرآن وسنت میں بہت سے عمدہ نصوص ہیں۔ جہاد بالقلب کا سب سے پہلا معنی یہ ہے کہ کفار سے بغض وعناد رکھا جائے، ان کے معاونین اور ان کے عمل سے عداوت کی جائے اور ان کا اور ان کے معبُودانِ باطل کا انکار کیا جائے۔ کیونکہ جب بھی انسان جہاد بالقلب سے دور ہو جاتا ہے اور دشمن کو عزت دیتا ہے تو اس عظیم رب کے کفر میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم نہیں پاؤ گے اس قوم کو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتی ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والوں سے دوستی کریں۔''

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

مسلمانوں کے مقابلے میں کافروں سے دوستی کرنے والے کا شرعی حکم

شیخ ابوعمرو عبدالحکیم حسان فک اللہ اسرہ

عصر حاضر میں یہ حقیقت اور سچّائی کھل کر سامنے آ گئی ہے اور ہر دور اور نزدیک والے کو یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ سارا عالمِ کفر، یہود و نصاریٰ اور مرتدین سب مل کر اسلام اور اہلِ اسلام کے خلاف ایک جنگ پر اکٹھے اور جمع ہو چکے ہیں۔ یہ کفار مسلمانوں میں کفر و شرک اور فسق و فجور پھیلا رہے ہیں نیز مسلمانوں کی سرزمین اور ان کے علاقوں پر قابض ہو چکے ہیں اور ان کے وسائل اور اموال کی لوٹ کھسوٹ میں مشغول ہیں۔ انہوں نے امت مسلمہ کو حقیر و ذلیل اور بے وقعت بنا رکھا ہے۔ اس سلسلے میں ان کافروں کو مرتد حکمرانوں، ان کی افواج، اپنے ایجنٹوں، آلۂ کاروں اور منافقین کا بھرپور تعاون حاصل ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی شریعت اور اپنے قانون میں یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ جس نے بھی مسلمانوں کے خلاف کافروں کی مدد کی اور مسلمانوں کے خفیہ راز ان تک پہنچائے اور مسلمانوں کے خلاف جنگ میں ان کے ساتھ تعاون کیا تو ایسا شخص بلا شک و شبہ کافر اور مرتد ہے، اس کی جان اور مال کی کوئی حرمت نہیں بلکہ حلال ہے کیونکہ ایسا شخص کافروں سے دوستی اور ان کی مدد کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے لاتعلّق ہو گیا اور اللہ تعالیٰ اس سے لاتعلّق۔

لاَّ يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلاَّ أَن تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ(ال عمران:۲۸)

''اہل ایمان! مومنوں کو چھوڑ کو کافروں کو ہرگز دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلّق نہیں اِلَّا یہ کہ تم ان (کافروں کے شر سے) سے بچنا چاہو اور اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور تمہیں اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے''۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ(المائدة:۵۱)

''اے اہل ایمان! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو انہیں دوست بنائے گا تو یقیناً وہ انہی میں سے ہے''۔

یہ ایک محکم قرآنی نص ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا ہے کہ جو بھی کافروں، یہودیوں اور عیسائیوں سے موالات و دوستی کرے گا اور مومنوں کے خلاف ان کی مدد و نصرت کرے گا تو وہ ان ہی کی طرح کا کافر ہوگا اور دنیا اور آخرت میں جو انجام ان کافروں کا ہے وہی اس کا بھی ہوگا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ آبَاءكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إَنِ اسْتَحَبُّواْ الْكُفْرَ عَلَى الإِيمَانِ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَأُوْلَـئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (التوبة:۲۳)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے باپوں اور بھائیوں کو دوست نہ بناؤ، اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر سے محبت رکھیں اور تم میں سے جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا سو وہی ظالم ہیں''۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ ''جو کسی کافر و مشرک سے دوستی کرے گا وہ ان ہی کی طرح کا کافر و مشرک ہوگا''۔

إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَى لَهُمْ O ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ (محمد: ۲۵-۲۶)

''بے شک وہ لوگ جو اپنی پیٹھوں پر پھر گئے، اس کے بعد کہ ان کے لیے سیدھا راستہ واضح ہو چکا' شیطان نے ان کے لیے (ان کا عمل) مزین کر دیا اور ان کے لیے مہلت لمبی بنائی۔ یہ اس لیے کہ بے شک انہوں نے ان لوگوں سے کہا جنہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جو اللہ تعالیٰ نے نازل کی عنقریب ہم بعض کاموں میں تمہارا کہا مانیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے چھپانے کو جانتا ہے''۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اصل سبب بیان کیا ہے اور وہ سبب یہ ہے کہ انہوں نے کافروں سے کہا کہ ''ہم بعض کاموں میں تمہارا کہا مانیں گے''۔ پس مقام غور و فکر ہے کہ جس شخص نے کافروں سے صرف اتنی بات کہی وہ مرتد ہے حالانکہ اس نے کافروں سے موالات اور دوستی کی اور نہ ہی جنگ میں مسلمانوں کے خلاف کافروں کی مدد و نصرت کی۔ پھر جب ایسا شخص مرتد ہے تو اس شخص کے متعلّق کیا خیال ہے جو ان کافروں کا حلیف و اتحادی بن جائے اور ان کے ایجنڈوں، منصوبوں اور پروگراموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے دوڑ دھوپ کرے؟ یقیناً ایسا شخص بالاولیٰ کافر و مرتد ہوگا اور دنیا اور آخرت میں سزا کا حق دار۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں کی مدد کرنے والے کو انہی کا بھائی قرار دیا ہے کیونکہ اس کا مسلمانوں سے کوئی تعلّق نہیں رہتا۔

أَلَمْ تَر إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ

الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلاَ نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَداً أَبَداً وَإِن قُوتِلْتُمْ لَنَنصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ (الحشر: ۱۱)

''کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے منافقت کی، وہ اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں جنھوں نے اہل کتاب میں سے کفر کیا، اگر تمہیں نکالا گیا تو ضرور بالضرور ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گے اور تمہارے بارے میں کبھی کسی کی بات نہیں مانیں گے اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو ضرور بالضرور ہم تمہاری مدد کریں گے اور اللہ تعالیٰ شاہد ہے کہ بلاشبہ وہ جھوٹے ہیں''۔

اس آیت کریمہ میں واضح اور روشن دلیل ہے کہ کافروں اور مشرکوں کے ساتھ نکلنے، ان کی مدد کرنے، ان کے گٹھ جوڑ اور باہمی اتحاد میں داخل ہونے کا وعدہ کرنا کفر اور نفاق ہے۔ پھر اس شخص کے متعلّق کیا خیال ہے جو عملاً کافروں کی مدد کرے اور انہیں کے لشکر کا حصّہ اور رکن بن جائے؟ یقیناً ایسا شخص کفر میں ان کافروں کا بھائی بن چکا ہے۔

سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرَّعْبَ فَاضْرِبُوا فَوْقَ الأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ○ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَمَن يُشَاقِقِ اللّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ(الانفال: ۱۲-۱۳)

''عنقریب میں ان لوگوں میں جنہوں نے کفر کیا، رعب ڈال دوں گا۔ پس ان لوگوں کی گردنوں کے اوپر ضرب لگاؤ اور ان کے ہر ہر پور پر ضرب لگاؤ۔ یہ اس لیے کہ بے شک انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کی اور جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کرے تو بے شک اللہ بہت سخت عذاب دینے والا ہے''۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں کافروں کی گردنیں مارنے کا سبب اور علت بیان کی ہے اور وہ یہ ہے کہ ''انہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مخالفت کی''۔ یہاں لفظ ''المشاقۃ'' کا مطلب ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اہل ایمان کی مخالفت اور ان سے دشمنی کرنے والا ہو۔ پس اس آیت میں اس بات پر صریح دلالت ہے کہ جو کوئی بھی کافروں، مشرکوں کی صف میں شامل ہو جائے گا تو ایسے لوگوں کے ساتھ مل جائے گا جو اللہ تعالیٰ، اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اہل ایمان کی مخالفت کرنے والے ہیں تو ایسا شخص ان کافروں کا ہی فرد اور حصّہ کہلائے گا جن کی گردنیں اڑانے کو اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کے لیے مباح قرار دیا ہے اور ان سے جہنّم میں ہیشگی اور بہت بڑی ذلت و رسوائی کا وعدہ کیا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوَاْ إِن تُطِيعُواْ فَرِيقاً مِّنَ الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ(ال عمران: ۱۰۰)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم ان لوگوں میں سے کچھ لوگوں کا کہنا مانو گے، جنہیں کتاب دی گئی ہے تو وہ تمہیں تمہارے ایمان کے بعد پھر کافر بنا دیں گے''۔

پس جس نے بھی مسلمانوں کے خلاف جنگ میں کافروں کا کہنا مانا تو ایسا شخص قرآن کریم کی نص کے مطابق کافر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کافروں سے الگ اور علیحدہ رہنے کا حکم دیا ہے اور واضح کیا ہے کہ جو بھی ان کے ساتھ ہو گا اور ان کے کفر پر ان کے ساتھ تعاون کرے گا تو وہ اُنہی کی طرح کافر ہو گا اور دنیا اور آخرت میں اس کا حکم بھی انہی کے حکم کی طرح ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللّهِ يُكَفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلاَ تَقْعُدُواْ مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُواْ فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذاً مِّثْلُهُمْ إِنَّ اللّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعاً(النساء: ۱۴۰)

''اور بلاشبہ اس نے تم پر کتاب میں نازل فرمایا ہے کہ جب تم اللہ تعالیٰ کی آیات سنو کہ ان کے ساتھ کفر کیا جاتا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے تو اُن کے ساتھ مت بیٹھو، یہاں تک کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں۔ بے شک تم بھی اس وقت ان جیسے ہو، بے شک اللہ تعالیٰ منافقوں اور کافروں سب کو جہنّم میں جمع کرنے والا ہے''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایسے مسلمان سے بے زاری اور لاتعلقی کا اعلان کیا ہے جو مشرکوں کے درمیان رہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"انا بری من کل مسلم یقیم بین اظهر المشرکین"(رواه ابوداؤد و الترمذی)

''میں ہر ایسے مسلمان سے بے زار اور لاتعلّق ہوں جو مشرکین کے درمیان ہوتا ہے''۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مبارک اس مسلمان کے بارے میں ہے جو فقط مشرکین کے درمیان ٹھہرا ہوا ہے تو ایسے شخص کے متعلّق کیا خیال ہے جو مسلمانوں کے خلاف جنگ میں ان کافروں اور مشرکوں کے ساتھ تعاون کرے اور ان کا آلۂ کار اور جاسوس بن جائے؟

آخر میں ہم ہر ایسے شخص کو ڈراتے اور خبردار کرتے ہیں جسے اس کا نفس امریکیوں اور ان کے علاوہ دیگر کافروں کے ساتھ تعاون پر اکسائے تو وہ سن لے، وہ جہاں کہیں بھی ہو گا، مجاہدین کے ہاتھ ضرور اس تک پہنچیں گے، ان شاء اللہ۔ اور اس کی سزا اور اس کے امریکی آقاؤں کی سزا ایک ہی ہو گی یعنی فَإِذا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ (محمد: ۴)

''پس جب تم ان کافروں سے ملو تو ان کی گردنیں مارو''۔

چنانچہ ہم ان کو وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے توبہ کی دعوت دیتے ہیں۔ پس جس نے توبہ کی تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول کر لی اور اس نے اپنے آپ کو دنیوی اور اخروی سزا سے بچا لیا اور جو خبردار کر دیتا اور ڈرا دیتا ہے تو ایسا شخص بری ہو جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

فریضۂ جہاد کی ادائیگی، علمائے جہاد کی رہنمائی میں

محمد مثنیٰ حسان

الحمدللّٰہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللّٰہ، وبعد

جہاد اور علم، ساتھ ساتھ:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے اپنا دینِ اسلام اتارا اور انسانوں کو اس ہدایت سے سرفراز کرنے کی خاطر اپنے نبیِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ذمہ داری سونپی کہ:

﴿وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ﴾ (البقرۃ: ۱۵۱)

''اور وہ تمہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتے اور تمہیں وہ کچھ سکھاتے ہیں جو تمہیں معلوم نہیں۔''

آج ہم دینِ اسلام سے اسی لیے واقف ہیں کہ اس کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد 'وارثِ انبیا' علما کے ہاتھوں محفوظ ہو کر سینہ بہ سینہ ہم تک منتقل ہوا۔ اور اس علمِ شرعی کی اہمیّت جاننے کے لیے اُن آیات واحادیث کا مطالعہ کافی ہے، جن میں علمِ دین کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ جہاد جیسے محکم اور اہم ترین فریضے کی بات کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَآفَّةً فَلَوْلاَ نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾ (التوبۃ: ۱۲۲)

''اور ممکن نہیں کہ مومن سب کے سب (راہِ خدا میں) نکل جائیں، سو کیوں نہ ایسا ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے کچھ لوگ (جہاد کے لیے) نکلتے، تاکہ (جو باقی رہ جائیں) وہ دین میں سمجھ حاصل کریں اور جب لوگ ان کی طرف واپس آئیں تو وہ انھیں ڈرائیں، تاکہ وہ بچ جائیں''۔

اس آیت سے علمِ شرعی کی اہمیّت وضرورت پوری طرح واضح ہوتی ہے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ فریضۂ جہاد کی ادائیگی کے لیے بھی علمِ شرعی ضروری ہے یعنی جہاد اور علم ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اسی بات کو امام بصاص رحمہ اللہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ:

''فإن ثبات الجهاد بثبات العلم، وإنه فرع له ومبني عليه''۔

''بے شک جہاد پر ثبات علم کے بغیر ممکن نہیں، علم اصل ہے اور جہاد اس کی فرع، اور جہاد علم ہی کی بنیاد پر کھڑا ہوتا ہے''۔ (احکام القرآن)

اس بات کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ جب جہاد فرضِ عین ہو جائے تب بھی کوئی شخص علم کی اہمیّت وفضیلت کو عذر بناتے ہوئے اسی کی تحصیل میں مشغول رہے اور جہاد سے پیچھے بیٹھ رہے۔ شریعت نے ایسی کوئی گنجائش نہیں دی۔ ہمارا مدعا تو یہ ہے کہ میدانِ جہاد بھی علمِ شرعی کی روشنی میں سجتے ہیں اور فریضۂ جہاد کی ادائیگی بھی علمائے کرام کی رہنمائی میں انجام پاتی ہے۔

علما سے رجوع؛ ایک شرعی فریضہ:

سورۂ توبہ کی مذکورہ آیت کے تحت گفتگو کرتے ہوئے علامہ بغوی رحمہ اللہ علمِ دین کی بابت لکھتے ہیں:

''والفقه؛ هو معرفة أحكام الدين، وهو ينقسم إلى فرض عين وفرض كفاية، ففرض العين مثل علم الطهارة والصلوٰة والصوم، فعلى كل مكلف معرفته،...... وكذلك كل عبادة أوجبها الشرع على كل واحد، يجب عليه معرفة علمها مثل علم الزكاة إن كان له مال وعلم الحج إن وجب عليه.

وأما فرض الكفاية فهو أن يتعلم حتى يبلغ درجة الإجتهاد ورتبة الفتيا، فإذا قعد أهل بلد أن تعلمه عصوا جميعا، وإذا قام من كل بلد واحد فتعلمه سقط الفرض عن الآخرين، وعليهم تقليده فيما يقع لهم من الحوادث''۔

''فقہ، احکاماتِ دین کی معرفت کا نام ہے، اور یہ علم فرضِ عین اور فرضِ کفایہ میں منقسم ہے۔ مثلاً طہارت، نماز اور روزے کا علم فرضِ عین علم ہے، جس کا حصول ہر مکلّف شخص پر فرض ہے...... اسی طرح ہر وہ عبادت جسے شریعت نے فرض قرار دیا ہے تو اس کا علم حاصل کرنا بھی فرض ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص صاحبِ نصاب ہو گیا ہے تو اس پر زکوٰۃ کا علم حاصل کرنا فرض ہے اور اگر کسی کے پاس اس قدر مال ہے جس سے حج واجب ہو جاتا ہے تو اس پر فریضۂ حج کا علم حاصل کرنا فرض ہے۔

اس کے علاوہ علمِ دین کا حصول فرضِ کفایہ ہے، یہاں تک کہ کوئی شخص درجۂ اجتہاد کو پہنچ جائے اور مفتی بن جائے۔ پس اگر تمام اہلِ علاقہ اس میں کوتاہی کریں تو سب کے سب گناہ گار ہوں گے۔ اور اگر ہر علاقے میں سے ایک شخص بھی اس کام میں مشغول ہو جاتا ہے تو باقی حضرات پر سے یہ فرض ساقط ہو جائے گا۔ <u>(ہاں!) باقی تمام مسلمانوں پر پیش آمدہ معاملات میں اس عالم کی تقلید واجب ہوگی</u>''۔ (معالم التنزیل)

اس اقتباس میں یہ بات انتہائی اہم ہے کہ ہمارے اسلاف نے پیش آمدہ معاملات میں تمام مسلمانوں پر علما کی طرف رجوع کرنا لازم قرار دیا ہے۔ اسی بات کی جانب ایک دوسری آیت میں بھی اشارہ کیا گیا ہے:

﴿فَسْأَلُواْ أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ﴾ (النحل: ۴۳)

''اگر تم نہیں جانتے تو اہلِ ذکر (یعنی اہلِ علم) سے پوچھو''۔

علامہ ابوسعود حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''و (فیه)إشارة إلی وجوب المراجعة إلی العلماء فیما لا یعلم''۔

اور اس آیت میں اس بات کی جانب اشارہ کیا گیا ہے کہ ان تمام معاملات میں علما کی طرف رجوع کرنا واجب ہے، جن کا (مسلمانوں کو) علم نہ ہو''۔(إرشاد العقل السلیم إلی مزایا الکتاب الکریم)

پس شریعت نے دینی معاملات میں علمائے کرام ہی کو مرجع کی حیثیت دی ہے اور یہی علمائے کرام امتِ محمدیہ علی صاحبہا السلام کی قیادت ہیں۔ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ اسی بات کو بہت خوبصورت پیرائے میں یوں بیان کرتے ہیں کہ:

''وحاجة الناس إلیهم أعظم من حاجتهم إلی الطعام والشراب، وطاعتهم أفرض علیهم من طاعة الأمهات والآباء بنص الکتاب''۔

''لوگوں کے لیے علما کی ضرورت، ان کے کھانے پینے کی ضرورت سے بھی زیادہ اہم ہے، اور قرآنِ کریم کے مطابق مسلمانوں پر ان علما کی اطاعت، اپنے والدین کی اطاعت سے بھی بڑھ کر واجب ہے''۔(إعلام الموقعین)

یہ تو تمام دینی معاملات کی بات ہوئی۔ ہم کہتے ہیں کہ فریضۂ جہاد کی ادائیگی میں تو خصوصی طور پر علمائے کرام کی جانب رجوع ہونا چاہیے، کیونکہ یہ فریضہ ''ذروة سنام الإسلام'' (اسلام کے کوہان کی چوٹی) ہے۔

فریضہ جہاد کی اہمیّت کے پیشِ نظر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی ہدایات:

یہی وجہ ہے کہ ہم جب بھی کتبِ حدیث میں سے ابوابِ سیر کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں کثرت سے وہ احادیث ملتی ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر روانہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو ہدایات دیں اور نصیحتیں کیں۔ اسی کے پیشِ نظر امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح کی کتاب الجہاد میں ایک باب اس عنوان سے باندھا ہے کہ:

''تأمیر الإمام الأمراء علی البعوث ووصیته إیاهم بآداب الغزو وغیرها''

''امام کی جانب سے لشکروں پر امرا کی تقرری، اور انہیں قتال کے آداب اور دیگر باتوں کی نصیحت''۔

اس باب کے تحت آپؒ یہ حدیث لائے ہیں کہ:

''کان رسول الله صلی الله علیه وسلم إذا أمر أمیرا علی جیش أو سریة أوصاه في خاصته بتقوی الله ومن معه من المسلمین خیرًا ثم قال اغزوا باسم الله في سبیل الله، قاتلوا من کفر بالله ولا تغلوا ولاتغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدًا وإذا لقیت عدوک من المشرکین فادعهم إلی ثلاث خصال أو خلال......''

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر یا سریہ پر کسی کو امیر مقرر کرتے تو اسے خاص اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے اور ساتھ والے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کی وصیّت کرتے۔ پھر فرماتے کہ اللہ کا نام لے کر راہِ خدا میں جہاد کرو، جو اللہ کا انکار کرے اس کے خلاف قتال کرو، اور مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرو، اور عہد نہ توڑو، اور مثلہ نہ کرو، اور بچوں کو مت مارو، اور جب تمہارا مشرکین سے مقابلہ ہو تو انہیں تین باتوں کی دعوت دو......''

یہاں اس حدیث کو نقل کرنے کا مقصد یہ بتانا ہے کہ فریضۂ جہاد کی ادائیگی میں شریعت کے بیان کردہ اصولوں کی پاسداری کس قدر اہم ہے کیونکہ یہ قتل وقتال کا میدان ہے، خون بہنے اور بہانے کا معاملہ ہے۔ اسی لیے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لشکر روانہ کرتے ہوئے اپنے امرا کو نصیحتیں کیا کرتے تھے، تاکہ اس اہم فریضے کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی نہ واقع ہونے پائے۔

علما کے فتاویٰ کی روشنی میں جہادی کارروائیاں کی جائیں:

چنانچہ مجاہدین کو چاہیے کہ وہ جس علاقے میں بھی برسرِ پیکار ہیں، علمائے کرام کی رہنمائی میں اپنے جہاد کو آگے بڑھائیں۔ خصوصاً مسلم ممالک (مثلاً افغانستان و پاکستان) میں کفار و مرتدین کے خلاف ہونے والے جہاد میں علما کی رہنمائی نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ

☆ بعض کارروائیاں (مثلاً استشہادی کارروائیاں) ایسی ہوتی ہیں جن میں عام مسلمانوں کے متاثر ہونے کا خدشہ ہوتا ہے، تو ایسے میں ''مسئلہ تترس'' کو ملحوظ رکھتے ہوئے علما جو فتویٰ دیں، اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ اگر مسئلہ تترس کی تمام جہتوں کو دیکھے بغیر ایسی کوئی کارروائی کی جائے تو وہ شرعاً ٹھیک نہیں۔

☆ بعض کارروائیاں ایسی ہوتی ہیں جن کے اہداف شرعاً جائز ہوتے ہیں مگر بعض دیگر شرعی مصلحتیں ان کے جواز کو عدمِ جواز میں تبدیل کر دیتی ہیں۔ ایسے میں علمائے جہاد ان مصلحتوں کو دیکھتے ہوئے جو فتاویٰ دیں، انہی کی روشنی میں قدم اٹھایا جائے۔

یہاں یہ نکتہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ ادائیگیِ جہاد کے معاملے میں انہی علما کی آراء و فتاویٰ معتبر ہیں جو ''فقہ الواجب'' کے ساتھ ساتھ ''فقہ الواقع'' کا علم بھی رکھتے ہیں، یعنی میادینِ جہاد کی مصلحتوں اور حقیقتوں سے پوری طرح واقف ہیں اور خود صفوفِ جہاد میں شامل ہیں۔

ان چند گزارشات کا مقصد مجاہدینِ کرام کی تذکیر ہی ہے وگرنہ وہ خود پہلے سے ہی ان احکامِ شریعت سے آگاہ ہی ہوتے ہیں۔ ان گذارشات کا لبِ لباب یہی ہے کہ مجاہدین علمائے کرام کی رہنمائی میں اپنے اہداف متعین کریں اور پھر اپنی کارروائیوں کو ترتیب دیں۔ اسلام میں فریضۂ جہاد چونکہ خاص اہمیّت کا حامل ہے اور معاملہ قتل وقتال سے متعلقہ ہے، لہٰذا مجاہدین کو چاہیے کہ اس بات کا ادراک کریں اور اپنا ہر قدم شریعت کی رہنمائی کے عین مطابق اٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ مجاہدینِ اسلام کے حامی و ناصر ہوں، آمین!

اللّٰهم انصر من نصر دین محمد صلی الله علیه وسلم واجعلنا منهم واخذل من خذل دین محمد صلی الله علیه وسلم ولا تجعلنا منهم۔ اللّٰهم انصر المجاهدین في کل مکان! آمین یا رب العالمین!

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین!

☆☆☆☆☆

آخری قسط

سرمایہ دارانہ جمہوری نظام کی شرعی حیثیت

مولانا محمد احمد حافظ

ووٹ کیا ہے؟

ووٹ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ایک رائے، شہادت اور مشورہ ہے......

اولاً ہمیں یہ رائے تسلیم کرنے میں تامل ہے، ووٹ نہ رائے ہے، نہ شہادت اور نہ مشورہ......

ثانیاً اگر یہ سب مان بھی لیا جائے تو پچھلی تفصیل کو تسلیم کرنے کے بعد ووٹ دینے کا مطلب یہ ہوگا کہ ووٹ دینے والا اپنی طرف سے نمایندہ بھیج رہا ہے جو کفر مطلق جمہوری نظام میں شرکت کرے، پارلیمنٹ کا ممبر بن کر شرک، بغاوتِ الٰہی اور ظلم و تعدی کا مرتکب ہو۔ کیا اسلام میں اس بات کی گنجائش موجود ہے کہ کوئی شخص مذکورہ منکرات کے ارتکاب کے لیے رائے اور گواہی دے اور کیا ایسی گواہی اور مشورہ جائز امر کے ضمن میں آئے گا؟......ظاہر ہے شریعت اسلامیہ میں ایسی کسی گواہی اور مشورے کی گنجایش نہیں......ایسی رائے، گواہی اور مشورہ سب باطل ہیں......اس کا ارتکاب کرنے والا عنداللہ مجرم ہے۔

دوسری بات یہ کہ اگر کہا جائے کہ اہل اور دیانت دار شخص کو ووٹ دیا جائے تو بھی وہ دیانت دار شخص جائے گا تو اسی کافرانہ جمہوری نظام میں!......اس کی مثال یوں سمجھئے کہ اگر بالفرض ہمارے ہاں ہندومت غالب آجائے اور مندر کو پارلیمنٹ کی حیثیت دے دی جائے اور اعلان کیا جائے کہ مندر ہی آئندہ تمام سیاسی و معاشرتی سرگرمیوں کو مرکز ہوگا اور مسلمان بھی اس مندر کے ممبر بننے لگیں، اپنی عبادات کے علاوہ پوجا پاٹ نظام کو قبول کرلیں اور پروہت بننے میں فخر محسوس کریں تو جس طرح اسلام میں اس کی قطعاً گنجائش نہیں، اسی طرح پارلیمنٹ کا ممبر بننے کی بھی گنجائش نہیں۔ مندر میں بتوں کی پوجا کی جاتی ہے جبکہ پارلیمنٹ میں انسان اپنی بندگی کرتا ہے یا سرمایے کی بندگی۔ جیسے مندر ہندومت کے عملی اظہار کی جگہ ہے، اسی طرح پارلیمنٹ مذہب سرمایہ داری (جو کفرِ مطلق ہے) کے اظہار کی جگہ ہے۔ تو جس طرح پنڈت پروہت بننے کی اسلام میں قطعی گنجائش نہیں اسی طرح پارلیمنٹ کا ممبر بننے کی گنجائش کیوں کر نکالی جاسکتی ہے؟

ووٹ مشورہ ہے نہ شہادت

ہماری نظر میں ووٹ نہ مشورے کی حیثیت رکھتا ہے اور نہ گواہی کی بلکہ سرمایہ دارانہ نظام میں جس طرح انسان اپنی آزادی کا اظہار سرمایے کے ذریعے کرتا ہے اسی طرح وہ اپنی آزادی کا اظہار ووٹ کے ذریعے بھی کرتا ہے۔ ووٹ کے بارے میں وہ اپنے سرچشمۂ قوت، منبع اقتدار و اختیار ہونے یعنی اپنے خدا ہونے کا خود اعلان کرتا ہے۔

☆ پھر اگر ووٹ کو بالفرض مشورہ تسلیم کر بھی لیا جائے تو کیا مشورہ سے متعلّق جتنی بھی اسلامی تعلیمات ہیں وہ یہاں پائی جاتی ہیں؟ ووٹنگ میں بلا قید جنس و مذہب ہر شخص حصّہ لے سکتا ہے......کیا اسلامی نکتۂ نگاہ سے مشورہ و رائے ہر شخص سے لیا جاسکتا ہے؟ مثلاً کہیں اسلامی ریاست میں کسی جگہ قاضی مقرر کرنا ہو تو کیا اس کام کے لیے صرف علما و صلحا اور اتقیا سے مشورہ لیا جائے گا یا ان کے ساتھ بھنگی، چرسی، زانی، شرابی، ڈاکو کو بھی مشورے میں شامل کیا جائے گا؟......یا مثلاً کہیں بیماریوں کی آفت آ گئی ہے اور وہاں ماہر ڈاکٹروں کی اشد ضرورت ہے تو اس کے لیے ماہر ڈاکٹروں سے ہی مشورہ لیا جائے گا یا قصائیوں، نائیوں اور طبلہ سارنگی بجانے والوں کو بھی مشورے میں شامل کیا جائے گا؟

اسلام نے تو مشورے کے بارے میں خاص تعلیمات دی ہیں، حدیث شریف میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمیں کوئی ایسا معاملہ پیش آجائے جس میں قرآن نے کوئی فیصلہ نہیں کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس کا کوئی حکم ہمیں نہیں ملا تو ہم کس طرح عمل کریں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اجمعوا له عبدين من امتي وجعلوه بينكم شورىٰ ولا تقضوا برأى واحد(روح المعانی)

''اس کے لیے میری امت کے عبادت گزاروں کو جمع کرلو اور آپس میں مشورہ طے کرلو اور کسی کی تنہا رائے سے فیصلہ نہ کرو''۔

اس روایت کے بعض الفاظ میں فقہا و عابدین کا لفظ آیا ہے، جس سے معلوم ہوا ہے کہ مشورہ ان لوگوں سے لینا چاہیے جو فقہا یعنی دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہوں اور عبادت گزار ہوں۔ صاحب روح المعانی نے لکھا ہے کہ جو مشورہ اس طریق پر نہیں ہے بلکہ بے علم، بے دین (یعنی فساق و فجار) لوگوں میں دائر ہوگا اس کا فساد اس کی صلاح پر غالب ہوگا۔

☆ اگر ووٹ کو گواہی تسلیم کیا جائے تو کیا یہاں گواہی کی شرائط اور حدود و قیود موجود ہیں؟ مثلاً گواہ عادل ہو، بالغ ہو، شریف ہو، بایں معنی کہ پنج وقتہ نمازی ہو، حلال و حرام کو جانتا ہو، یہاں بیشتر اکثریت ایسی ہے جو طہارت و نماز کے بنیادی مسائل سے بھی واقف نہیں۔ فقہا نے درج ذیل اشخاص کی گواہی نا قابل قبول قرار دی ہے:

۱۔ نماز روزے کا عمداً تارک ہو۔
۲۔ یتیم کا مال کھانے والا۔
۳۔ زانی اور زانیہ
۴۔ لواط کا مرتکب
۵۔ جس پر حدِ قذف لگ چکی ہو
۶۔ چور، ڈاکو۔
۷۔ ماں باپ کی حق تلفی کرنے والا
۸۔ خائن اور خائنہ

☆ اگر کہا جائے کہ ووٹ ایک امانت ہے......سوال ہوگا کہ یہ امانت بندوں کو کس نے تفویض کی؟ آیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض ہوئی یا جمہوریت نے تفویض کی؟ یقیناً اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں کہا گیا کہ جب تمہیں امیر مقرر کرنا ہو تو سب لوگ مل کر ووٹ ڈالا کرو، نہ ہی سنت سے اور تعامل امت سے اس عمل کی کوئی توثیق ملتی ہے۔ہاں! جمہوریت کی تفویض کردہ امانت ہوسکتی ہے مگر باطل امانت ہے، یہ ایسی ہی امانت ہے کہ جیسے کوئی شخص شراب کی بوتل آپ کے پاس بطورِ امانت رکھنے آئے تو کیا آپ اس بوتل کو دیکھتے ہی توڑنے کے درپے ہوں گے یا حفاظت سے رکھنے کی کوشش کریں گے؟

☆ بعض لوگ بہت دور کی کوڑی لاتے ہیں اور ووٹ کو بیعت کا قائم مقام قرار دیتے ہیں۔ووٹ بھلا بیعت کے قائم مقام کیسے ہوسکتا ہے؟ بیعت سمع وطاعت کی بنیاد پر ہوتی ہے، وہاں تسلیم کرنے کے سوا دوسرا راستہ نہیں جبکہ ووٹ آزادی کے اظہار کا ذریعہ ہے، یہاں آپ آزاد ہیں کہ چاہیں تو مسلم لیگ کو ووٹ دیں چاہیں تو پی پی پی کو چاہیں تو کسی دیانت دار شخص کو ووٹ دے دیں۔

ووٹ کے حوالے سے چند دیگر عملی مسائل بھی ہیں......مثلاً ووٹروں کی اکثریت اپنے ضمیر کی آزادی کے مطابق ووٹ نہیں دے پاتی۔وہ اگر کسی امیدوار کو غلط اور نااہل سمجھتا ہے تو اپنی پارٹی کی رائے ، قبیلے کے فیصلے یا برادری کی حمایت کی وجہ سے مجبور ہوتا ہے کہ اُسی نااہل شخص کو ووٹ دے(یہ جبر سرمایہ دارانہ نظام کا اندرونی تضاد ہے)۔

مختلف سیاسی جماعتیں آپس میں سیٹ ایڈجسٹمنٹ بھی کرتی ہیں۔اس صورت میں ووٹر آپس میں سیٹ ایڈجسٹمنٹ کے پاس دار ہوتے ہیں۔مثلاً ایک مذہبی جماعت نے مسلم لیگ (ق) کے ساتھ سیٹ ایڈجسٹمنٹ کی ،ق لیگ بلاشبہ علما خصوصاً لال مسجد کے معصوم طلبہ وطالبات کی قاتل جماعت ہے۔مگر جہاں اس مذہبی جماعت کے ووٹر موجود ہیں اور ق لیگ کا امیدوار کھڑا ہے تو اس کے ووٹر ق لیگ کے امیدوار کو ووٹ دینے کے پابند ہوتے ہیں۔

☆ ووٹوں کی خرید وفروخت بھی ہوتی ہے، بھاری رقوم خرچ کر کے لوگوں سے ووٹ خریدے جاتے ہیں۔

☆ ووٹوں کے حصول کے لیے بھاری اخراجات کر کے باقاعدہ مہم چلائی جاتی ہے، اس مہم پر لاکھوں کروڑوں روپے خرچ ہوتے ہیں جو اسراف وتبذیر کے زمرے میں آتے ہیں۔

☆ ووٹوں کے حصول کے لیے مخالفین پر بدترین اور شرم ناک الزامات لگائے جاتے ہیں،اس سلسلے میں تمام اخلاقی قدروں اور معاشرتی تقاضوں کو یکسر پامال کر دیا جاتا ہے۔

☆ الیکشن کے دوران خفیہ اداروں کی مداخلت اب کوئی مخفی بات نہیں ہے،حکمران ٹولہ آئندہ اپنی مرضی کا سیٹ اپ لانے کے لیے خفیہ اداروں کے ذریعے ایسا جال بچھاتا ہے کہ نتائج میں بس اُنیس بیس کا ہی فرق ہوتا ہے۔

☆ یہ بات بھی اہل نظر سے مخفی نہیں کہ بالادست قوتیں اپنے من پسند امیدواروں کو جتوانے کے لیے دھمکی ، دھونس سے کام لینے کے علاوہ خفیہ طور پر بیلٹ باکس میں اضافی ووٹ ڈلوا دیتی ہیں، بہت سے فوت شدہ لوگوں کے شناختی کارڈ استعمال کیے جاتے ہیں۔

ان تمام امور کے ہوتے ہوئے ووٹ کو شہادت، امانت اور مشورہ قرار دینا بہت بڑی خطا ہے،جن علما نے ووٹ کی شرعی حیثیت بیان کرتے ہوئے اسے مشورہ، امانت اور شہادت ہونے کے فتاویٰ جاری فرمائے ہیں غالباً اُنہوں نے اس پورے نظام کا گہری نگاہ سے مطالعہ نہیں فرمایا ورنہ وہ ضرور اس قسم کے فتاویٰ صادر کرنے سے اجتناب کرتے۔

ووٹ استبدادی نظام کی توثیق اور تائید کا ذریعہ ہے

ہماری نظر میں ووٹ دینا مشرکانہ نظامِ ریاست وسیاست کے قیام واستحکام کا ذریعہ ہے، یہ شرک کے ارتکاب اور کفر کی تائید کے علاوہ ظلم واستبداد کی حکومت کی حمایت کرنا ہے۔قرآن مجید میں ارشاد ہے

ولا تعانوا علی الاثم والعدوان واتقوا الله

قرآن مجید میں انہی لوگوں کو ہدایت یافتہ قرار دیا گیا ہے جو اپنے ایمان کو شرک اور ظلم سے آلودہ نہیں کرتے۔چنانچہ ارشاد ہے:

الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَـٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ(الانعام: ۸۲)

''جو لوگ ایمان لائے اور اُنہوں نے اپنے ایمان کو شرک سے آلودہ نہیں کیا، وہی لوگ ہیں جن کے لیے امن اور چین ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں''۔

کیا ''اسلامی جمہوریت'' کوئی چیز ہے؟

اس سوال کا سیدھا سا جواب تو یہ ہے کہ......''کیا اسلامی کفر بھی کوئی چیز ہوسکتی ہے؟''......ظاہر ہے کوئی بھی ذی ہوش انسان اس کا قائل نہیں ہوگا۔دراصل غور کرنے کی بات یہ ہے کہ ہمیں کسی اصطلاح کے ساتھ اسلامی لگانے کی ضرورت کیوں پڑتی ہے؟ اس لیے کہ وہ اپنی اصل میں اسلامی نہیں ہوتی......اکثر وبیشتر اصطلاحات جن کے ساتھ اسلامی کا لفظ ہو مشتبہ ہوتی ہیں۔جیسے ''اسلامی بینک کاری''، ''اسلامی ٹی وی چینلز''......آپ اسلامی بینک کاری کی اصطلاح استعمال کریں اور سمجھیں کہ اب یہ چیز جائز ہوگئی......یہ ممکن نہیں،اس لیے کہ بنک کاری کا تمام تر نظام سود، سٹے اور جوئے پر مشتمل ہے۔پھر آپ یہ بھی سوچیے کہ کبھی آپ سے کسی نے کہا ''اسلامی نماز''......''اسلامی جہاد''......یا ''اسلامی حج''......یہاں اسلامی کا لفظ لگانے کی اس لیے نہیں کہ یہ اصطلاحات اسلام کے اندر فطری ہیں کبھی کسی کو اشتباہ نہیں ہوتا ہے کہ ''حج'' بولا جائے اور اس سے کوئی شخص گنگا کا اشنان سمجھے یا بیساکھی کی طرف ذہن جائے!......یہی وجہ ہے کہ جہاں کہیں اس طرح کی اصطلاح نظر آئے لازمی ہے کہ وہاں توقف کیا جائے اور خوب غور وفکر کے بعد اس کے اسلامی یا غیر اسلامی ہونے کا فیصلہ

کیا جائے۔

''اسلامی جمہوریت'' بھی ایسی ہی ایک اصطلاح ہے جس کے بارے میں غور وفکر کی ضرورت ہے۔ بہت سے دانش وروں کا کہنا ہے کہ مغربی جمہوریت اور اسلامی جمہوریت دو مختلف چیزیں ہیں [بعض کا کہنا ہے کہ اسلام اور جمہوریت ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں] (نعوذ باللہ من ذالک)] یہ مغالطہ آمیز بات ہے۔ اسلام نے ہمیں خلافت کا عقیدہ دیا ہے (قال انی جاعل فی الارض خلیفه)۔ خلافت اور جمہوریت کے اصول وفروع میں زمین آسمان کا فرق ہے، پھر کیا وجہ ہے کہ ہم خواہی ناخواہی اسلام کے نظام خلافت کو جمہوریت ہی باور کرانے کی کوشش کریں یا جمہوریت کو عین اسلام قرار دینے کا ناٹک رچائیں۔

جمہوریت Democracy کا اردو ترجمہ ہے، ڈیموکریسی کا مولد ومنشا مغرب ہے۔ تاریخی طور پر ثابت ہے کہ ڈیموکریسی جسے جمہوریت کہا جاتا ہے پانچ چھ سو سال قبل از مسیح بھی موجود تھی۔ یونان میں جمہوریت رائج رہی، پھر مغرب میں ایک عرصے بعد ڈیموکریسی کا احیا ہوا۔ ایک بات تاریخی تناظر میں طے ہے کہ جمہوریت کبھی کسی مذہبی معاشرے میں رائج نہیں رہی بلکہ اللہ کے باغی معاشروں میں رائج رہی۔ اس نظام کو اِنہی معاشروں نے قبول کیا جو اللہ تعالیٰ اور انبیا علیہم السلام کے منکر معاشرے تھے۔ لہٰذا جب ڈیموکریسی کے بارے میں معلوم ہوا کہ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی یہ کوئی اسلامی اصطلاح ہے بلکہ کافرانہ اصطلاح ہے تو اس کا استعمال کیونکر جائز ہوا؟ علما نے لکھا ہے کہ وہ لفظ جو اپنے اندر کسی پہلو سے کفر کا معنی رکھتا ہوا گرچہ فی الاصل مباح ہی ہو تو بھی اس کا استعمال کرنا حرام ہے۔

موجودہ صورت حال میں کیا کیا جائے؟

حدیث شریف میں آتا ہے کہ لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین ''مومن ایک ہی سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا''......لیکن ایسا سوراخ ہے کہ پوری قوم بار ہا مرتبہ جمہوری سانپ سے ڈسی گئی ہے۔ متعدد بار کے تجربات سے واضح ہو چکا ہے کہ اب من حیث الامت ہمیں اس تماشے سے اجتناب برتنا ہوگا، ہمیں اُس طریق کار کی طرف پلٹنا ہوگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعین فرمایا، جس پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اسلاف امت نے تعامل فرمایا۔ یہ راستہ دعوت وتبلیغ اور جہاد وانقلاب کا راستہ ہے اور یہی سبیل المؤمنین ہے......

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنبه

وصل اللھم وسلم وبارک علی محمد نبی الأمي وعلی آله واصحبه اجمعین

☆☆☆☆☆

بقیہ: نصرت دین میں ہمارا کردار

اور ملت ابراہیمؑ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: ''تم لوگوں کیلئے ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں ایک اچھا نمونہ ہے کہ انھوں نے اپنی قوم سے صاف کہہ دیا: ہم تم سے اور تمہارے ان معبُودوں کو جن کو تم خدا کو چھوڑ کر پوجتے ہو قطعی بیزار ہیں۔ ہم نے تم سے کفر کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کیلئے عداوت ہوگئی اور بَیر ہوگیا جب تک تم اللہ واحد پر ایمان نہ لے آؤ''(ممتحنہ:۴)

سورہ بقرہ (آیت:۲۰۶) میں فرمایا: ''اب جو کوئی طاغوت کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لے آیا اس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اور اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔''

اس بات کی دلیل کے لیے کہ دشمن کے خلاف جہاد بالقلب دین کے ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے، بہت سی آیات موجود ہیں جن کا احاطہ یہاں ممکن نہیں۔

یہ ان ذمہ داریوں کی ایک سادہ اور مختصر سی وضاحت تھی جو آج کل کئی صدیوں سے جاری اس صلیبی جنگ میں ہر مسلمان مکلّف کو سونپی گئی ہیں اور ان کا بار اس کے کندھوں پر ہے۔ وہ جنگ جس نے پیر، ۹ رجب ۱۴۲۲ھ کو امارت اسلامیہ افغانستان کے سقوط کے بعد سے شدّت اور زور پکڑ لیا ہے۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ حد سے تجاوز کرنے والے ان کفار کی چالیں انہی پر الٹ دے، اپنے دین اور اپنے دوستوں کی نصرت کرے اور اپنا کلمہ بلند کردے۔ آمین

خاتمہ: میں اس مضمون کا خاتمہ ایک چھوٹی سی تنبیہ کے ساتھ کروں گا کہ کوئی زیر غور حدیث کو دیکھ کر اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ ترتیب یعنی جہاد بالمال، جہاد بالنفس اور جہاد باللسان کو دیکھ کر یہ گمان نہ کرے کہ اس ترتیب میں اولیت بتائی گئی ہے۔ کیونکہ ان اقسام کے درمیان آنے والی واؤ اولیت کی ترتیب یا تقدیم پر دلالت نہیں کرتی بلکہ صرف الفاظ کو جوڑنے کیلئے (حرفِ عطف) کے طور پر استعمال ہوئی ہے۔ درست ترتیب یہ ہے کہ پہلے جہاد بالقلب ہے، اس کے بعد جہاد بالنفس اور ان دونوں کے بعد جہاد بالمال اور جہاد باللسان۔ بعض اشخاص اور حالات کے اعتبار سے جہاد باللسان نفس سے پہلے آسکتا ہے یا مال نفس سے پہلے آسکتا ہے لیکن عمومی طور پر مذکورہ بالا ترتیب ہی نصوص قرآن وسنت کی روشنی میں زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

چنانچہ ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اللہ کا تقوی اختیار کرے اور جان لے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اس کے جہاد کے بارے میں سوال کرے گا، اگر اس نے کمی کی اور ادنیٰ صورت یعنی جہاد باللسان پر اکتفا کیا اور اعلیٰ صورت جہاد بالبدن (جسم وجان سے جہاد) کو چھوڑے رکھا تو یہ اس کو اپنی ذمہ داری سے مبرّا نہیں کرے گا۔ کیونکہ ادنیٰ جہاد کرنے سے اعلیٰ جہاد کی فرضیت ساقط نہیں ہوتی۔

☆☆☆☆☆

صوبہ لغمان کے جہادی کمانڈر مولوی نجیب اللہ حقانی کا انٹرویو

لغمان کے مجاہد عوام ہمیشہ سے جہادی تحریکوں کے معاون رہے ہیں۔صوبہ لغمان ملک کے مشرق میں واقع ہے اس صوبے کے شمال میں پنج شیر اور نورستان، مشرق میں کنڑ، جنوب میں ننگرہار اور مغرب میں کابل اور کاپیسا کے صوبے ہیں۔

صوبہ لغمان میں دارالحکومت مہترلام سمیت مندرجہ ذیل چار اضلاع ہیں (1) قرغئی (2) دولت شا (3) علیشنگ (4) الینگار۔صوبہ لغمان انتہائی حساس اسٹراٹیجک اہمیّت کا حامل صوبہ ہے اور اس کا شمار ملک کے چند انتہائی خوبصورت اور پرفضا صوبوں میں ہوتا ہے اس صوبے کا زیادہ تر علاقہ پہاڑوں پر مشتمل ہے اور ان پہاڑوں پر جنگلات کی چادر بچھی ہوئی ہے۔

ذیل میں آپ کی خدمت میں صوبہ لغمان کے جہادی کمانڈر مولوی نجیب اللہ حقانی کا انٹرویو پیش ہے لیکن اس سے قبل ان کا مختصر تعارف حسب ذیل ہے:

مولوی نجیب اللہ صوبہ کنڑ کے ضلع شیگل کے گاؤں مونی کے ایک دین دار اور جہاد دوست گھرانے میں پیدا ہوئے۔آپ نے ابتدائی تعلیم گاوں کی مسجد میں حاصل کی اور پھر افغانستان پر روسی قبضے کے بعد آپ اپنے خاندان سمیت پاکستان ہجرت کرنے پر مجبُور ہوگئے، اس دوران آپ نے آٹھویں تک اسکول کی تعلیم حاصل کی اور پھر آپ نے دینی علوم کے حصول کی خاطر مدارس اسلامیہ کا رخ کیا، اور بالآخر ۱۹۹۶ کو آپ پاکستان کی مشہور و معروف دینی درسگاہ جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک سے علوم نبویہ کی سند حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔آپ ابتدا سے تحریک طالبان سے وابستہ ہیں، آپ نے گریشک، دلارام، اور صوبہ فراہ کے فتوحات میں اہم کردار ادا کیا ہے۔اس کے بعد آپ نے کابل میں مختلف وزاتوں میں کلیدی عہدوں پر کام کیا ہے۔افغانستان پر امریکی حملے کے بعد آپ نے میدان کارزار کو گرم رکھا اور صوبہ کنڑ میں جہادی امور کو تسلسل بخشا۔آپ صوبہ کنڑ میں امارت اسلامیہ کی جانب سے عمومی کمانڈر کی حیثیت سے کافی عرصے تک ذمہ داریاں نبھاتے رہے اور ساتھ ساتھ آپ صوبہ نورستان میں بھی خدمات سرانجام دیتے رہے اور اب آپ کی تقرری صوبہ لغمان کے عمومی کمانڈر کی حیثیت سے ہوئی ہے اور اب آپ اس صوبے میں اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔

سوال: مولانا صاحب سب سے پہلے آپ کو الامارہ ویب سائٹ کے انٹرویو سیکشن کی جانب سے خوش آمدید کہتے ہیں، آپ سے درخواست ہے کہ آپ ہمارے قارئین کو صوبہ لغمان کے عمومی حالات کے بارے میں بتائیں۔

جواب: الحمدالله رب العالمین والصلاة السلام علی قائد المجاهدین محمد وعلی اله واصحابه اجمعین؛ امابعد: سب سے پہلے الامارہ ویب سائٹ چلانے اور پڑھنے والوں کو سلام پیش کرتا ہوں، مجھے اس بات کی بے حد خوشی ہو رہی ہے کہ آج میں الامارہ ویب سائٹ کے توسط سے اپنے بھائیوں کو صوبہ لغمان کے جہادی کارروائیوں کی تفصیلات بیان کرنے کا موقع پا رہا ہوں۔آپ کے سوال کے جواب میں کہوں گا کہ اللہ کے فضل اور کرم سے صوبہ لغمان میں صوبائی دارالحکومت مہترلام سمیت علی شنگ، دولت شا، اور قرغی کے اضلاع کے بیشتر حصوں میں ہمارا اثر رسوخ پایا جاتا ہے۔

ضلع قرغئی جس سے کابل اور جلال آباد کی اہم شاہرہیں ملتی ہیں اب وہاں مجاہدین ماضی کے مقابلے میں زیادہ کامیاب ہیں، صوبائی دارالحکومت مہترلام کا علاقہ بادپیش بھی مجاہدین کے کنٹرول میں ہے اور اسی طرح شہر کے وسط میں بھی دشمن پر حملے کیے جاتے ہیں۔علی شنگ اور دولت شا میں کٹھ پتلی انتظامیہ کی صرف ضلعی مراکز تک عملداری ہے جب کہ آس پاس کے تمام علاقے مجاہدین کے کنٹرول میں ہیں۔صوبہ لغمان میں صرف ضلع الینگار میں جہادی سرگرمیاں کچھ حد تک کمزور ہیں جہاں ابھی تک مجاہدین چھاپہ مار کارروائیوں پر اکتفا کر رہے ہیں، باقی اس صوبے کے دیگر حصوں میں کارروائیاں بدستور جاری ہیں۔مراکز اور اضلاع کے لیے ذمہ داروں کا تعیّن ہو چکا ہے، مختلف کمیٹیاں تشکیل دی جا چکی ہیں۔فی الحال جہادی امور کی انجام دہی کے حوالے کسی خاص پریشانی کا سامنا نہیں ہے۔

سوال: لغمان میں قابض افواج کی پوزیشن کے بارے میں آگاہ کیجیے؟

جواب: اس صوبے میں بھی دیگر مشرقی صوبوں کی طرح امریکی فورسز ہیں۔مختلف علاقوں میں ان کے فوجی مراکز ہیں۔ان کا مرکزی فوجی اڈہ مہترلام ہے، اسی طرح علی شنگ میں بھی اڈہ ہے، غمان اور نورستان کے مابین کلہ گوش نامی علاقے میں بھی ایک پی آر ٹی ہے اور اب انہوں نے قرغئی میں بھی ایک فوجی اڈہ بنانے کا کام شروع کیا ہے۔

سوال: لغمان میں آپ کے مجاہدین کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: مجاہدین کی تعداد اور ان کی تشکیل کے بارے میں آپ کو پوری تفصیلات سے آگاہ نہیں کر سکتا کیونکہ یہ ایک جنگی راز ہے لیکن میں آپ کو اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل اور کرم سے ہم کافی تعداد میں موجود ہیں۔ہماری تشکیل اس حد پہنچ چکی ہے کہ اگر دشمن چاروں اضلاع میں نکل باہر آئے اور گشت کرے، تو ہم ہر علاقے میں اتنی تعداد میں ہیں کہ ان کا مقابلہ کریں اور ان کا راستہ روکیں، رسد کے حوالے سے بھی مجاہدین کسی خاص قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کر رہے ہیں تمام اشیا دستیاب ہیں۔

سوال: کچھ عرصہ قبل مجاہدین نے لغمان کے مرکزی علاقے بادپیش میں کٹھ پتلی فوج کے خلاف زبردست کارروائی کی تھی اور اس کارروائی کو چھپانے کی بہت کوشش کی گئی آخر وقت تک کٹھ پتلی انتظامیہ نے اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔اس واقعے کو میڈیا میں کافی کوریج ملی۔

امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے خصوصی مضامین لکھے اور اس کو مجاہدین کی ایک تاریخی کامیابی قرار دیا، آپ ہمیں اس کارروائی کا تفصیلی احوال بتائیں اور یہ بھی بتائیں کہ کس طرح مجاہدین نے دشمن کو تباہ کن نقصانات پہنچائیں۔

جواب: جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کی مدد سے بادپیش کے علاقے میں تاریخی کامیابی حاصل کی، اس واقعے کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ کابل اور جلال آباد کی بڑی شاہراہ جو لغمان سے گزرتی ہے، گزشتہ کچھ عرصے سے یہ راستہ ہماری توجہ کا مرکز بن چکا ہے، ساتھ ساتھ ہمارے دشمن نے بھی اس راستے کی حفاظت کی خاطر اپنی تمام توجہ مبذول کی ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود بھی مجاہدین نے مسلسل اس راستے پر جانے والے قافلوں اور فوج کے ہر کانوائے کو نشانہ بنایا ہے اور ہمارے ان حملوں کے سبب دشمن کو سخت پریشانی ہوئی، تو اس نے ایک منظم منصوبے کے تحت لغمان کے مرکزی علاقے بادپیش میں جہاں مجاہدین کافی تعداد میں موجود ہوتے ہیں آپریشن کا منصوبہ بنایا۔ اس آپریشن میں ایک اہم نکتہ یہ بھی تھا کہ یہ آپریشن کٹھ پتلی آرمی کے لیے تدریبی عمل بھی ہوگا، کیونکہ گزشتہ کچھ عرصے سے کابل کی کٹھ پتلی انتظامیہ اپنے فوجیوں کے طاقت ور اور مکمل تربیت یافتہ ہونے کی دعوے دار ہے اور امریکی بھی یہ چاہتے تھے کہ کٹھ پتلی آرمی کا اس طریقے سے جائزہ لیا جائے۔ وہ اس بات کا اندازہ لگانا چاہتے تھے کہ کس حد تک ان میں مقابلے کی طاقت ہے، دشمن اپنی تمام تر طاقت کے ساتھ اس سال ۳ اگست کو حملہ آور ہوا۔ ۱۴۱ فوجی اور بکتر بند گاڑیوں سمیت ۳۵۰ فوجیوں نے اس کارروائی میں حصہ لیا۔ دشمن نے جس صبح حملہ کرنا چاہا اس روز مجاہدین نے مجھ سے رابطہ کیا، اور کہا کہ ان کے پاس کافی مقدار میں اسلحہ نہیں، لیکن اس کے باوجود مجاہدین نے اللہ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے ان کے ساتھ مقابلہ شروع کیا، یہ معرکہ شام تک چلتا رہا اور بالآخر دشمن کو ناکامی ہوئی اور ۱۴۱ گاڑیوں میں سے اکثر تباہ ہوئیں۔ ۱۸ گاڑیاں مجاہدین کے ہاتھ لگیں۔ ۷۵ فوجیوں کی لاشیں میدان پڑی رہیں، جب کہ ۲۵ فوجی گرفتار ہوئے۔ اس پوری جنگ میں ہمارے صرف دو مجاہد شہید ہوئے، اس حملے میں شرکت کرنے والے مجاہدین کا کہنا ہے کہ اس روز انہوں نے اپنی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کی مدد کو دیکھا کیونکہ دشمن کے مقابلے میں مجاہدین کے وسائل بہت کم تھے مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ نے ان کو عظیم کامیابی سے ہمکنار کیا، دشمن کے فضائی حملے کا راستہ روکنے کے لے اللہ تعالیٰ نے بادلوں کو حکم دیا، جس سے طیاروں کو ہدف تک رسائی میں مشکلات پیش آئیں۔ اس حملے میں کافی مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود مجاہدین کے ہاتھ لگا، وہ مجاہدین جو صبح اسلحہ کی کمی کی شکایت کر رہے تھے شام کو مجھ سے کہنے لگے کہ اتنا سارا اسلحہ جمع ہو گیا ہے، اس کا کیا کریں اور کن کو تقسیم کریں، یہ اللہ تعالیٰ کی مدد کا واضح ثبوت ہے۔

سوال: اس کارروائی کے علاوہ دیگر مقامات پر عسکری کارروائیوں کی کیا کیفیت ہے؟

جواب: دیگر علاقوں میں بھی الحمد اللہ عسکری کارروائیاں بہت تیزی سے جاری ہیں۔ کابل جلال آباد شاہراہ ہمارے نشانے پر ہوتی ہے، اس علاقے میں دشمن کو سخت نقصانات پہنچائے گئے ہیں۔ ان کے مورچوں پر حملے ہوئے ہیں۔ الیشنگ میں ان کے اڈوں پر میزائل حملے بھی ہوئے ہیں اور ان کے فوجی کاررواں بھی بارودی سرنگوں کا نشانہ بنے ہیں۔ لغمان کے مرکز میں بھی دشمن کے فوجی اڈوں اور مورچوں پر حملے کیے گئے ہیں جن کی تفصیل آپ تک بھی پہنچی ہوگی۔

سوال: لغمان میں مجاہدین کو حاصل عوامی تائید کی نوعیت کیا ہے؟

جواب: لغمان کے مجاہد عوام روزِ اول سے جہادی اقدامات کے معاون رہے ہیں، اب بھی پورے لغمان میں مجاہدین عوام کے آغوش میں رہتے ہیں۔ مجاہدین کی کامیابی کا اہم سبب بھی یہی ہے کہ ان کو عوام کی مکمل تائید حاصل ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور عوام کی اس تائید پر فخر کرتے ہیں۔

سوال: آخر میں صوبہ لغمان کے جہادی امور کے ذمہ دار کی حیثیت سے آپ مجاہدین اور اسی طرح مخالفین کو کوئی پیغام دینا چاہتے ہیں؟

جواب: مجاہدین کو میرا پیغام یہ ہے کہ سب سے پہلے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اس کی رضامندی سب سے زیادہ اہم ہے۔ اپنے امرا کی اطاعت از حد ضروری ہے، عام لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے، عوام الناس کے معاملے میں حتیٰ الامکان درگذر سے کام لیا جائے، کیونکہ جہاد میں کامیابی کے لیے عوام کی تائید ضروری ہے کیونکہ ایک اسلامی تحریک اس وقت کامیاب ہوتی ہے جب اس کو عوام کی تائید حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (وھو الذی ایدک بنصرہ و بالمؤمنین) افغان عوام کو یہ پیغام ہے کہ وہ جمہوریت اور تعمیر نو کے نام پر کسی کے دھوکہ میں نہ آئے، جس طرح انہوں نے اپنے آغوش میں مجاہدین کو جگہ دی ہے اسی طرح ان سے مالی اور جانی تعاون جاری رکھا جائے۔

نام نہاد قومی فوج میں شامل افراد کو میرا یہ پیغام ہے کہ کفار کی صف میں کھڑے ہو کر نہ لڑا جائے جوان کو بطور ایندھن کے استعمال کر رہے ہیں اور ان کو اس سے زیادہ اہمیّت نہیں دی جاتی۔ ہم نے لغمان میں ۲۵ فوجیوں کو گرفتار کیا اور پھر ہم نے اس کا دشمن سے تبادلہ کرانا چاہا تو دشمن اس کے تیار نہیں ہوا، ان ۲۵ افراد کے مقابلے میں ایک قیدی کی رہائی کے لیے بھی وہ تیار نہیں ہوئے اور انہوں نے ہمیں پیغام دیا کہ ان کو مار دو ہم تبادلہ نہیں کرنا چاہتے، مگر مجاہدین نے ان کو احساناً رہا کر دیا۔ نام نہاد افغان آرمی کو اس سے سمجھ لینا چاہیے کہ ان کی کوئی خاص اہمیّت نہیں تو اب ان فوجیوں کو بھی چاہیے کہ ان کے تعاون سے ہاتھ کھینچ لے۔

صلیبی افواج کو میرا یہ پیغام ہے کہ وہ حالات کا جائزہ لیں اور افغانستان کی تاریخ کا از سرِ نو مطالعہ کریں، ان کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ وہ تمام تر طاقت اور کوششوں کے باوجود یہ نہیں کر سکتے کہ وہ اپنے ناجائز قبضے کو مستحکم کریں۔ وہ بھی روسیوں کی طرح جھوٹے بہانے سے بھاگنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ لہٰذا ان ممالک اور ان کے ارباب حکومت کو ہمارا یہ پیغام ہے کہ وہ اپنے وسائل کو یہاں پانی کی طرح نہ بہائیں کیونکہ انہیں یہاں ذلت اور رسوائی کے سوا کچھ حاصل ہونے والا نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆

عروجِ امت کے استعارے......عافیہ صدیقی اور فیصل شہزاد

مصعب ابراہیم

گذشتہ دنوں امت مسلمہ کو عروج اور سر بلندی کے سفر پر گامزن دیکھنے اور اس مقصد کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دینے والے دو افراد......بہن عافیہ صدیقی اور فیصل شہزاد......کو کفر کے امام' امریکہ کی عدالتوں نے قید و بند کی سزائیں سنائیں۔عافیہ صدیقی کو ۸۶ سال قید کی سزا سنائی گئی ......افوض امری الی اللہ......کی تصویر بنی امت کی بیٹی کی نظریں صرف اپنے رب کے وعدوں اور راہِ حق کی سختیوں کو اولوالعزمی سے جھیلنے والے مومنین کو دی گئی خوش خبریوں پر تھیں۔یہ سزا اس حوصلہ مند خاتون کے قدموں کو ڈگمگا نہ سکی، بے شک اس عظیم خاتون کے کارہائے نمایاں اور استقامت کی داستانیں تاریخ نے اپنے سینے میں محفوظ کر لی ہیں۔مغربی معاشرے کی بے ہودگیوں اور آلائشوں سے اپنے دامن کو بچا کر......راہِ جہاد میں اپنی تمام صلاحیتوں کو کھپا دینے والی عافیہ صدیقی نے دورِ حاضر میں ام عمارہؓ کے اُس کردار کو زندہ کیا جو خواتین اسلام کی جرأت و بہادری کے تمام عنوانات اپنے اندر سموئے ہوئے ہے کہ جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی گواہی دی ہے ''احد کے دن میں جس طرف دیکھتا اُم عمارہؓ میری حفاظت میں ڈھال کی طرح کھڑی نظر آئیں''۔

عافیہ صدیقی وہ باوقار خاتون کہ جس نے میدانِ جہاد میں اترنے کے بعد صلیبیوں کی غارت گری کے مقابلے کے لیے اپنے مجاہد بھائیوں کی ہر طرح سے معاونت کی۔اسی نصرتِ جہاد کے ''جرم'' میں اُنہیں یہود و نصاریٰ کی ''صفِ اول کی اتحادی'' پاکستانی فوج اور اس کے خفیہ اداروں نے اغوا کر کے صلیبیوں کے ہاتھ فروخت کر دیا۔اُس کے تینوں بچوں کو بھی امریکیوں کے حوالے کر دیا گیا (جن میں سے دو بچے کئی سال صلیبی قید میں رہنے کے بعد رہا کیے گئے جب کہ سب سے چھوٹے بیٹے کے متعلّق یہی یقینی بات ہے کہ اُسے شہید کر دیا گیا ہے)۔پھر بگرام کے قید خانوں میں اذیت و وحشت کے تمام ہتھکنڈے اسلام کی بیٹی پر آزمائے گئے......جب ہر طرح کے ظلم توڑنے کے بعد بھی صلیبی وحشیوں کے جذبہ عداوت کو تسکین نہیں ملی تو عافیہ صدیقی کو زیر کرنے اور اُن کے حوصلوں کو شکستگی سے دوچار کرنے کے لیے اُنہیں قرآن مجید پر چلنے پر مجبور کیا گیا۔صنفِ نازک ہوتے ہوئے ایسے روح فرسا مظالم برداشت کرنا اس بات کی علامت ہے کہ عافیہ کے ساتھ اُس کے رب کی معیت شاملِ حال ہے......اور ایسا کیوں نہ ہو کہ یہ وعدۂ ربانی ہے:

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُون

''بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر وہ اس پر جم گئے تو اُن پر فرشتے اترتے ہیں (جو اُنہیں کہتے ہیں کہ) نہ خوف کھاؤ اور نہ غم زدہ ہو اور (تمہیں) بشارت ہو جنگ کی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔''

اس تمام ذہنی و جسمانی تشدد کے بعد اُنہیں امریکہ منتقل کر دیا گیا اور ۲۳ ستمبر کو اُنہیں ۸۶ سال قید کی سزا سنا دی گئی۔یقیناً یہ سب آزمائشیں جہاد کی پرصعوبت راہوں پر چلنے کا نتیجہ ہیں......اور عافیہ کا رب خود اُس کی قربانیوں پر شاہد ہے......دین اسلام کی خاطر اپنا سب کچھ تج دینے کی مثال قائم کرنے والی یہ خاتون یقیناً اللہ رب العزت کے اس وعدے کی حق دار ہیں کہ

أَنِّي لاَ أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَى بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ فَالَّذِينَ هَاجَرُواْ وَأُخْرِجُواْ مِن دِيَارِهِمْ وَأُوذُواْ فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُواْ وَقُتِلُواْ لأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ ثَوَابًا مِّن عِندِ اللّهِ وَاللّهُ عِندَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ (ال عمران:۱۹۵)۔

''میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو، مرد ہو یا عورت' ضائع نہیں کرتا۔تم ایک دوسرے کی جنس ہو۔تو جو لوگ میرے لیے وطن چھوڑ گئے اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میرے راستے میں ستائے گئے اور لڑے اور قتل کیے گئے، میں اُن کے گناہ دُور کر دوں گا اور اُن کو جنتوں میں داخل کروں گا' جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں (یہ) اللہ کے ہاں سے بدلا ہے اور اللہ کے ہاں اچھا بدلا ہے''۔

فیصل شہزاد بھی اپنی بہن عافیہ صدیقی کی طرح ''صلیبی انصاف'' کے لیے دردِ سر بن گئے۔۱۵ اکتوبر ۲۰۱۰ء کو اللہ کے دین کے اس مجاہد پر امریکی عدالت میں ۱۰ الزامات عاید کیے گئے۔امریکی عدالت نے اُنہیں ۶ بار تاعمر قید کی سزا سنائی۔اُنہوں نے عجب استقامت و جرأت کے ساتھ اپنی سزا سنی......خوشی اور مسرت اُن کے چہرے پر کھیل رہی تھی......فاتحانہ مسکراہٹ پورے طمطراق سے اُن کے ہونٹوں پر رقصاں تھی......اُن کا ایمان طاغوت کا انکار کر کے بلّیوں اچھلنے لگا......نہاں خانۂ دل میں ربِ رحمٰن کے انعامات کے تصور سے شعب ابی

مستقبل کا مورخ عروجِ اسلام کی داستانیں رقم کرے گا تو یقیناً ان تمام داستانوں کا انتساب عافیہ صدیقی، فیصل شہزاد، شرق وغرب میں قید مجاہد مرد و خواتین اور دنیا بھر میں کفار کے لشکروں کو غارت کرنے والے مجاہدین فی سبیل اللہ ہی کے نام ہوگا!!!

طالب کی گھاٹی میں محصور ہونے والے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امتی نے صلیبی عدالت میں کھڑے ہوکر اللہ کی کبریائی اور تکبیر کا نعرہ بلند کیا......اور وہ ۲۵ منٹ تک انتہائی پر اعتماد انداز میں کفار کے نرغے میں قید ہونے کے باوجود اپنے جذبات کا اظہار کرتے رہے اور اللہ کے دشمنوں کے سینوں پر اُن ہی کی عدالت میں مونگ دلتے رہے۔

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

''اللہ کا فرمان ہے کہ کفار سے لڑو، اللہ کے ساتھ میری ڈیل مکمل ہوگئی ہے، نائن الیون کے بعد ۹ برس مَیں مسلمانوں کے ساتھ جدوجہد کرتا رہا، مسلمان اب جاگ اٹھے ہیں، آنے والا سیلاب امریکہ کو بہا لے جائے گا جس کا پہلا قطرہ میں ہوں۔ قرآن ہمیں اپنے دفاع کا حق دیتا ہے، اس فیصلے سے ثابت ہوگیا کہ امریکہ اور مسلمانوں کے درمیان جنگ ہے اور یہ جنگ بالآخر خلافت اسلامیہ کے قیام پر اختتام پذیر ہوگی، مسلمان خود کو امریکہ کے خلاف جنگ کے لیے تیار رکھیں۔ میں مجاہد ہوں اور میں جو کر رہا ہوں' وہ میرے مذہب نے مجھ پر فرض کیا ہے۔ میں اسلام کا سپاہی ہوں اور اگر ہزار بار زندگی ملے تو اُسے اسلام پر قربان کرنا پسند کروں گا۔ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کی کوئی حیثیت نہیں، مسلمانوں کے لیے اللہ کے بنائے ہوئے قوانین افضل ہیں''۔ فیصل شہزاد کے یہ الفاظ ہیں جو اُس نے صلیبی عدالت کا فیصلہ سننے کے بعد کہے۔ کیسا ایمان ہے اور کیسا یقین ہے کہ جس سے اللہ نے اپنے ان بندوں کو سرفراز فرمایا ہے۔

وہ روئے باطل کو غازیانہ ادا سے آواز ہم نے دی تھی
برہنہ تیغوں کے سائے میں ذوقِ حق پرستی کی شرح کی تھی

یہ الفاظ پڑھیے اور غور کیجیے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے راستے میں خود کو کھپا دینے والے اپنے بندوں کو عزیمت وعظمت کی کیسی بلندیوں سے سرفراز فرماتا ہے...... دنیا کے حریص، ''وہن'' کے ہاتھوں مرے ہوئے، کفارِ عالم سے امن کی بھیک مانگنے والے، اُن کے سامنے کورنش بجالانے والے، بھیک کی صورت میں ملنے والے ڈالروں پر ریجھنے والے، کفار کی چھوڑی ہوئی ہڈیوں پر ٹوٹ پڑنے والے...... بھلا اُن کی عقلیں اِن عظمتوں اور سرفرازیوں کا کیونکر احاطہ کرسکتی ہیں...... جو اللہ تعالیٰ اپنے کمزور بندوں کو دنیا وآخرت میں عطا فرماتا ہے۔ امت کے یہی جوان ہیں جنھوں نے کفر کے رعب ودبدبے کے سحر کو توڑا ہے......ان میں سے کوئی میدانوں میں یہود ونصاریٰ کے مقابل آہنی چٹان کی صورت کھڑے ہیں اور کفر کے لشکروں کو نیست و نابود کردینے کے قریب ہیں تو کچھ طواغیت کے عقوبت خانوں، زندانوں اور پنجروں میں صعوبتیں اور آزمائشیں جھیلتے ہوئے امت کے عروج کے استعارے بنے ہوئے ہیں۔ یقیناً یہی مجاہدین اور قیدی فی سبیل اللہ' آنے والے اُس زریں دور کے نقیب ہیں کہ جب امت مسلمہ کو روئے ارضی پر عزت وتمکنت حاصل ہوگی، کَلِمَۃُ اللّٰہِ ھِیَ الْعُلْیَا کی خوش خبریاں آنکھوں کو تراوٹ اور دلوں کو سکون واطمینان بہم پہنچانے کا سبب بن رہی ہوں گی۔ جب مستقبل کا مورخ عروجِ اسلام کی داستانیں رقم کرے گا تو یقیناً ان تمام داستانوں کا انتساب عافیہ صدیقی، فیصل شہزاد، شرق وغرب میں قید مجاہد مرد وخواتین اور دنیا بھر میں کفار کے لشکروں کو غارت کرنے والے مجاہدین فی سبیل اللہ ہی کے نام ہوگا!!!

☆☆☆☆☆

بقیہ: اپنے پاکستانی بھائیوں کی مدد کیجیے

چہارم:

ترک، عرب، ملائیشیا اور دیگر ممالک سے رضا کاروں کے ایسے گروہ جو اپنے مسلمان بھائیوں کی امداد کریں، ان کی دل جوئی کریں اور اس بات کی یقین دہانی کریں کہ تمام متاثرین تک امدادی سامان پہنچ رہا ہے۔ اور وہ حادثہ کے حجم اور مسلمانوں کی تکالیف کی چھوٹی بڑی تفاصیل کو دنیا کے سامنے رکھ سکیں تا کہ ان کا تدارک ہوسکے۔ یہ رضا کار ایسے ہونے چاہئیں کہ انہیں خونِ مسلم کے مرتبے کا احساس ہو اور انہیں اپنے کام کی اہمیّت کا اندازہ لگانے کے لیے یہ حدیث کافی ہو، جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بیوہ اور مسکین کی دیکھ بھال کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے''۔ (متفق علیہ)

اپنی بات ختم کرنے سے پہلے میں اپنے مسلمان بھائیوں کو یاد دلاتا ہوں کہ انڈونیشیا، ملائیشیا، بنگلہ دیش، مسلمانانِ ہند، کشمیر، پاکستان، افغانستان، عراق اور ترکی جو کہ نقشے میں ایک ہلال کی شکل میں جڑے نظر آتے ہیں اور جو کہ امت مسلمہ کی آبادی کی اکثریت ہیں......وہی مشرق اور شمال کی طرف سے دشمنوں کے خلاف امت کے دفاع میں صفِ اول تشکیل دیتے ہیں۔ اللہ کے فضل وکرم سے، افغانستان کے مسلمانوں نے تین دہائی قبل کمیونسٹ یلغار کو روکا اور ان افغانی بھائیوں کو پاکستان ہی کے راستے سے ہر قسم کی امداد پہنچتی تھی اور اللہ کے فضل وکرم کے بعد ان مسلم ہلالی ممالک کے ذریعے مستقبل میں آنے والی یلغاروں کو بھی روکا جاسکتا ہے...... چاہے جتنی بھی ہوں۔

آخر میں مَیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مسلمانانِ پاکستان پر آسانی فرمائے۔ ان کے بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کی کمزوری پر رحم فرمائے اور اپنے بندوں کو توفیق دے کہ ان کی مدد کے لیے ہاتھ آگے بڑھائیں۔ میں اللہ رب العزت سے یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ وہ ان کے مرحومین کی مغفرت کرے اور ان کے بیماروں کو شفایاب کرے اور ان لوگوں کو سر چھپانے کی جگہ میسر کرے جن کا کوئی آسرا نہیں، بے شک وہ اس پر قدرت رکھتا ہے۔

اللھم ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار
وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آله وصحبه اجمعین
وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین

☆☆☆☆☆

کفر کے مکمل خاتمے تک ہم اپنے ہتھیار نہیں رکھیں گے!!!

ٹائم اسکوائر کارروائی سے قبل ریکارڈ کی گئی برادر فیصل شہزاد کی وصیت

میرا نام فیصل شہزاد ہے، میں امریکی شہری ہوں اور میرا بنیادی تعلق نوشہرہ پاکستان سے ہے۔ میں جنوری ۱۹۹۹ء میں امریکہ پڑھنے اور جاب کی خاطر گیا۔ اس وڈیو کو بنانے کا میرا مقصد ریاکاری یا شہرت کا حصول ہرگز نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ میں اُن لوگوں کی توجہ حاصل کرسکوں جن کے دل صاف ہیں اور لوگوں کو اس سچے اور پاکیزہ دین کی طرف دعوت دے سکوں۔ اور مسلمانوں کو اس بات پر ابھار سکوں کہ اسلام کے دشمنوں کے خلاف جنگ کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔ یہاں تک کہ کفر کو مکمل شکست ہوجائے اور دنیا میں صرف اللہ کا حکم نافذ ہوجائے۔

میں آپ کو مختصراً بتاؤں گا کہ میں کیسے اپنے دینِ اسلام کی طرف واپس آیا۔ میں نے ایک ماڈرن مسلم گھرانے میں پرورش پائی اور عام طور پر ماڈرن مسلم گھرانوں میں قرآن مجید کی تعلیم نہیں دی جاتی یا پھر قرآن کو عربی زبان میں پڑھایا تو جاتا ہے لیکن اس کا مطلب نہیں سمجھایا جاتا جو کہ ایک بہت افسوس ناک بات ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ مسلمان ہیں اور اپنے دین کی پیروی کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو شروع سے آخر تک قرآن کا مطلب اور ترجمہ معلوم ہونا چاہیے۔ میں نے ایک عام مسلمان بچے کی طرح ماڈرن معاشرے میں بچپن گزارا اور مجھے بہتر زندگی گزارنے، بہتر جاب حاصل کرنے اور دنیا میں موجود بہتر مواقع سے مستفید ہونے کا سبق ملا۔ لیکن جب میں نے گریجوایشن کرلی اور ایک امریکی ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب شروع کردی اور وہ سب کچھ حاصل کرلیا جس کی کوئی انسان خواہش کرتا ہے، جیسا کہ ایک اچھی گاڑی، اچھا گھر اور بہترین نوکری......لیکن میرے دل کی گہرائیوں میں ایک خیال تھا کہ زندگی کا اس کے علاوہ بھی کوئی بڑا مقصد ہے۔ صرف کھانا پینا، ۹ سے ۵ بجے تک جاب کرنا، سوجانا اور پھر اگلی صبح دوبارہ آفس چلے جانا ہی کافی نہیں، زندگی کا ایک بڑا مقصد ہونا چاہیے۔ اسی دوران نو گیارہ کا معرکہ ہوا، جب کہ میں مغربی طرزِ ثقافت کا حامل تھا تو میں نے یہ سوچنا شروع کردیا اس آدمی اسامہ بن لادن کے ساتھ کیا مسئلہ ہے؟ چنانچہ میں یہ سمجھنا چاہتا تھا کہ اسامہ بن لادن اور انتہا پسند کہلائے جانے والے لوگ آخر کون ہیں؟ چنانچہ میں نے قرآن پڑھنا شروع کیا تاکہ پتا چل سکے کہ وہ کس کی پیروی کررہے ہیں۔ اور الحمدللہ جب میں نے قرآن پڑھا تو مجھے اپنے تمام سوالات کا جواب مل گیا، میرا دل اس خوب صورت دین اسلام سے روشن ہوگیا جو کہ ایک سچّا دین ہے۔ اس کے علاوہ پوری دنیا کے مسلم ممالک کی تذلیل نے بھی مجھے سوچنے پر مجبور کیا اور میں اس نتیجے پر پہنچا کہ کہیں نا کہیں کچھ غلط ضرور ہے۔ کیونکہ سپین اور اندلس سے لے کر انڈونیشیا تک کوئی بھی ایسا مسلم ملک نہیں ہے جس کی دنیا میں عزت ہو۔ اور یہ تمام مسلم ممالک ہر وقت مغربی امداد کے ہی انتظار میں رہتے ہیں، اُن کی عزتِ نفس باقی نہیں رہی اور بلاشبہ اس کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہے اور جب میں نے اپنے دین اسلام کو سمجھا تو مجھے اس میں جہاد نمایاں لگا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ لوگ نماز پڑھتے ہیں، زکوۃ دیتے ہیں، وہ روزے رکھتے ہیں، حج کرنے جاتے ہیں، وہ اسلام کے ایک حصّے پر تو عمل کرتے ہیں لیکن دوسرے حصّے پر عمل نہیں کرتے جو کہ اللہ کی راہ میں جنگ کرنا ہے۔ میں آپ کو جہاد کی اہمیّت کے بارے میں بتاتا ہوں۔ 'الجہادُ اللہ کی راہ میں پوری طاقت اور ہتھیاروں کے ساتھ لڑنے کا نام ہے اور اسے اسلام میں نہایت اہمیّت دی گئی ہے اور یہ اسلام کا ایک اہم ستون ہے، جس پر اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ جہاد کی وجہ سے اسلام نافذ ہوتا ہے اور اسی کی وجہ سے اللہ کا کلمہ بلند تر ہوتا ہے جو کہ لا الہ الا اللہ ہے۔ اسی سے دین کی نشر واشاعت ہوتی ہے۔ جہاد کو چھوڑنے سے اسلام تباہی سے دوچار ہوجاتا ہے اور مسلمان پستی میں گر جاتے ہیں۔ اُن کی عزت ووقار کا خاتمہ ہوجاتا ہے، اُن کی زمینوں پر قبضہ کرلیا جاتا ہے اور اُن کی حکمرانی کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ جہاد ہر مسلمان پر فرض ہے، جو اس فرض کی ادائیگی سے بھاگنے کی کوشش کرتا ہے اور جو اس کی ادائیگی کی خواہش اپنے دل میں رکھے بغیر مرجاتا ہے تو وہ نفاق کی ایک حالت پر مرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جہاد کتنی اہمیّت کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۱۶ میں فرماتے ہیں:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَن تَكْرَهُواْ شَيْئاً وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَن تُحِبُّواْ شَيْئاً وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ

''تم پر قتال فرض کردیا گیا ہے اور وہ تمہارے لیے ناگوار ہے، اور ممکن ہے کہ تم جس چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے بُری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

اسی طرح کی ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں'' مجھے یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ لوگ اللہ کے ایک حکم پر تو عمل کرتے ہیں لیکن وہ دوسرے حکم پر عمل نہیں کرتے حالانکہ دونوں احکامات پر عمل کرنا اہم اور لازم ہے۔

مسلمانوں کی تذلیل سے متعلّق یہاں ایک حدیث کا بھی تذکرہ کروں گا کہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ''جب تم عینہ یعنی بیلوں کی دُموں کو پکڑ کر کھیتی باڑی پر راضی ہوجاؤ گے اور جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کردو گیا وراس (ذلت) کو تم سے اُس وقت تک نہیں ہٹائے گا جب تک کہ تم اپنے دین یعنی جہاد کی طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاد کو اتنی اہمیّت دی گئی ہے کہ اس کے لیے حدیث میں 'دین' کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

اگر آپ مسلم دنیا پر نظر دوڑائیں تو آپ دیکھیں گے کہ مسلمان نہایت ہی ظلم وستم کا شکار ہیں۔ اگر آپ فلسطین اور اسرائیل تنازعہ کو دیکھیں تو یہ صرف عرب ممالک کا ہی تنازعہ نہیں ہیں بلکہ یہ تمام مسلم دنیا کا تنازعہ ہے۔ اسی طرح روس اور چیچنیا تنازعہ کی وجہ سے یا

امریکہ کی عراق، افغانستان، صومالیہ اور یمن میں موجودگی کی وجہ سے مسلمانوں کو قتل عام ہو رہا ہے اور اُن کی زمینوں پر غاصبانہ قبضہ کیا جا رہا ہے۔ اور میں آپ کو یہ بتا تا چلوں کہ جہاد کب فرض عین ہو جاتا ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ اگر دشمن مسلم سرزمین کی سرحد پر آ جائے تو جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اگر مسلم سرزمین کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی دشمنِ اسلام کے ہاتھ میں چلا جائے تو جہاد فرض عین ہو جاتا ہے۔ یا پھر مسلمانوں کا امیر جہاد کا اعلان کر دے یا مسلمانوں کی کوئی بھی خاتون کفار کی قید میں چلی جائے تو جہاد درجہ بدرجہ فرض عین ہوتا چلا جاتا ہے۔ جہاد کی فرضیت سے متعلّق یہ شرائط شیخ عبداللہ عزام کی کتاب 'ایمان کے بعد اہم ترین فرض' میں وضاحت کے ساتھ بیان کی گئیں ہیں اور مسلمانوں کی فقہ کے چاروں آئمہ کرام امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمھم اللہ کا فتویٰ بھی یہی ہے۔ سورہ النسا آیت نمبر ۷۵، ۷۶ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاء وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَـذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيّاً وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيراً Oالَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاء الشَّيْطَانِ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفاًO

''اے مسلمانو! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کے راستے میں کمزور مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو کہتے کہ ''اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال کہ اس کے باشندے ظالم ہیں اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی حمایتی بھیج اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی مددگار بھیج''۔ جو لوگ ایمان لائے وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں چنانچہ تم شیطان کے ساتھیوں سے لڑو، بے شک شیطان کی چال بہت کمزور ہے۔''

چنانچہ ہم اللہ کی راہ میں لڑ رہے ہیں جو کہ اس تمام کائنات کا خالق ہے اور امریکہ اور اُس کے اتحادی شیطان کے لیے لڑ رہے ہیں۔ افغانستان میں جنگ کو نو سال گزر چکے ہیں اور ان شاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ یہ تو صرف جنگ کی ابتدا ہے، ہماری یہ جنگ کفر کے مکمل خاتمے تک جاری ہے گی۔

سورہ النساء کی آیت ۸۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّهِ لاَ تُكَلَّفُ إِلاَّ نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللّهُ أَن يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَاللّهُ أَشَدُّ بَأْساً وَأَشَدُّ تَنكِيلاً

''اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اللہ کی راہ میں لڑیں، آپ کو اپنی ذات کے سوا کسی کا ذمہ دار نہیں بنایا گیا اور آپ مومنوں کو لڑائی کے لیے ابھاریں، امید ہے کہ اللہ کفار کو لڑائی سے روک دے اور اللہ لڑائی میں اور سزا دینے میں بہت سخت ہے۔''

ہمارا راستہ یہ نہیں کہ بس سڑکوں پر آ کر احتجاج کریں اور نہ ہی ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ کار تھا، ہمارا راستہ تلوار کے ساتھ جنگ ہے۔ جیسا کہ سورہ توبہ آیت نمبر ۲۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قَاتِلُوا الَّذِينَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَلاَ يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّهُ وَرَسُولُهُ وَلاَ يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُواالْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُواْ الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ

''ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور اس چیز کو حرام نہیں ٹھہراتے جسے اللہ اور اُس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے اور وہ دین حق کو قبول نہیں کرتے، وہ جو اہل کتاب میں سے ہیں، ان سے لڑو، یہاں تک کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔''

اسی طرح سورہ توبہ آیت نمبر ۵۱ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

قُل لَّن يُصِيبَنَا إِلاَّ مَا كَتَبَ اللّهُ لَنَا هُوَ مَوْلاَنَا وَعَلَى اللّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

''اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کہہ دیجیے، ہمیں تو صرف وہی مصیبت پہنچے گی جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دی ہے، وہی ہمارا کارساز ہے اور مومنوں کو صرف اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔''

میرا تمام یہود و نصاریٰ کو یہ پیغام ہے بالخصوص یورپ اور امریکہ میں رہنے والوں کے لیئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورہ یونس آیت ۳۷ میں فرماتے ہیں:

وَمَا كَانَ هَـذَا الْقُرْآنُ أَن يُفْتَرَى مِن دُونِ اللّهِ وَلَـكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ الْكِتَابِ لاَ رَيْبَ فِيهِ مِن رَّبِّ الْعَالَمِينَ

''یہ قرآن ایسا نہیں ہے کہ اللہ کے علاوہ کسی اور نے گھڑ لیا ہو بلکہ یہ تو ان کتابوں کی تصدیق کرتا ہے جو اس سے پہلے کی ہیں اور ان تمام کتابوں کی تفسیر بیان کرتا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔''

چنانچہ یہ اس کائنات کی طرف سے واضح بیان ہے کہ یہ کتاب تورات و انجیل کی بھی تصدیق کرتی ہے اور مستقبل کے لیے یہ ہی کتاب ہے، جس میں بنی نوع انسان کے لیے بہترین قوانین موجود ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ سورہ ال عمران آیت ۸۵ میں فرماتے ہیں:

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلاَمِ دِيناً فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ

''جو اسلام کے خلاف کوئی اور دین تلاش کرے گا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔''

چنانچہ آج کل کے یہودیوں اور عیسائیوں کے لیے یہ واضح پیغام ہے کہ تم لوگوں کو بطور مذہب اسلام کو قبول کرنا ہوگا اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو پھر جہنّم ہی تمہارا راستہ ہے۔ جیسا کہ سورہ النساء آیت ۴۷ میں ان کے لیے سخت تنبیہ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أُوتُواْ الْكِتَابَ آمِنُواْ بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقاً لِّمَا مَعَكُم مِّن قَبْلِ أَن نَّطْمِسَ وُجُوهاً فَنَرُدَّهَا عَلَى أَدْبَارِهَا أَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا أَصْحَابَ السَّبْتِ وَكَانَ أَمْرُ اللّهِ مَفْعُولاً

''اے لوگو جنہیں کتاب دی گئی ہے اس قرآن پر ایمان لاؤ جو ہم نے نازل کیا، وہ اس کی تصدیق کرنے والا ہے جو تمہارے پاس ہے، تم ایمان لاؤ اس سے پہلے کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور انہیں پیچھے کی طرف پھیر دیں یا ان پر اس طرح لعنت بھیجیں جس طرح ہم نے سبت والوں پر لعنت بھیجی تھی اور یاد رکھو کہ اللہ کا حکم اٹل ہے۔''

اور یہودی یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ سبت والے کون تھے۔ اُنہوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا صرف ایک حکم نہیں مانا تھا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُن پر لعنت کی تھی۔ اسی طرح سورہ النساء آیت ۱۷۱ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لاَ تَغْلُوا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلاَ تَقُولُوا عَلَى اللّهِ إِلاَّ الْحَقِّ إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ فَآمِنُواْ بِاللّهِ وَرُسُلِهِ وَلاَ تَقُولُواثَلاَثَةٌ انتَهُوا خَيْراً لَّكُمْ إِنَّمَا اللّهُ إِلَـهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَن يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَات وَمَا فِيْ الأَرْضِ وَكَفَى بِاللّهِ وَكِيْلاً

''اے اہل کتاب اپنے دین کے بارے میں حد سے نہ گزر جاؤ اور اللہ کے بارے میں حق بات کے سوا کچھ نہ کہو بے شک مسیح عیسیٰ ابن مریم تو اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہی ہیں، جنہیں اُس نے مریم کی طرف ڈالا، تو اس کی طرف سے ایک روح ہیں، چنانچہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ معبود تین ہیں، اس سے باز آ جاؤ یہ تمہارے لیے بہتر ہے، بے شک اللہ ہی واحد معبود ہے، وہ اس امر سے پاک ہے کہ اُس کی کوئی اولاد ہو، آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اُسی کا ہے اور اللہ کارساز کافی ہے۔''

چنانچہ تم عیسائی یہ مت کہو کہ خدا تین ہیں۔ یہ شرک ہے، اللہ صرف ایک ہے، اُس پر ہم ایمان رکھتے ہیں اور یہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیغام تھا جن کی رسالت کو ماننا ہمارے ایمان کا حصّہ ہے۔ قرآن مجید کا سب سے بڑا اعجاز یہ ہے کہ چودہ سو سال پہلے نازل ہوا اور آج تک اس کا ایک حرف بھی تبدیل نہیں ہوا جو کہ قرآن کا ایک معجزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اس قرآن کی حفاظت کرنے والا ہوں۔ جیسا کہ سورہ الحجر آیت نمبر ۹ میں ارشاد ہوتا ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

''بے شک ہم ہی نے یہ قرآن نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''

جب میں امریکہ کی دنیا میں نام نہاد ''دہشت گردی کے خلاف جنگ'' کو دیکھتا ہوں اور امریکہ کی لوگوں پر جمہوریت کو مسلط کرنے کی کوششوں کو دیکھتا ہوں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جمہوریت کیا چیز ہے۔ جمہوریت اُن قوانین کا مجموعہ ہے، جو کہ انسان کے بنائے ہوئے ہیں اور انسان بعض اوقات بہت برا اور شیطان نما بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ انسان کے بنائے ہوئے قوانین کو انسان پر نافذ نہیں کیا جاسکتا۔ دوسری طرف مسلمانوں کی پاس قرآن ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کیا گیا ہے، یہ وحی ہے جس کی ہم پیروی کرتے ہیں اور یہ وہی ہے جسے ہم شریعت کہتے ہیں۔ یہ وہی قانون ہے جو اللہ کی طرف سے دیا گیا ہے۔ یہ قانون کسی انسان کا بنایا ہوا نہیں ہے۔

مغرب کو میرا یہ پیغام ہے کہ ہم کسی بھی صورت میں انسان کے بنائے ہوئے اس قانون جمہوریت کی پیروی نہیں کریں گے۔ ہم شریعت اور قرآن کی پیروی کریں گے جو کہ اللہ کی طرف سے دیا گیا ہے۔

میرا امریکی فوجیوں کے لیے بھی ایک پیغام ہے۔ مجھے اُن کی حالت پر ترس آتا ہے کیونکہ وہ آزادی اور جمہوریت کے فروغ کے لیے جنگ لڑ رہے ہیں۔ کیا اُنہوں نے کبھی یہ سوچا ہے کہ آزادی اور جمہوریت کا کیا مطلب ہے؟ وہ آزادی جو کہ ہم جنس پرستی کا سبق دیتی ہے! وہ آزادی جو کہ مردوں کی مردوں کے ساتھ شادی کی اجازت دیتی ہے؟ ایسا تو جانور بھی نہیں سوچ سکتے، یہ تو ایک پاگل پن ہے۔ ایک انسان کی ایک شیطانی فطرت ہے، جس کو پوری دنیا میں پھیلانے کے لیے امریکی فوجی کوششیں کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سورہ النساء آیت ۱۰۴ میں فرماتے ہیں:

وَلاَ تَهِنُواْ فِيْ ابْتِغَاء الْقَوْمِ إِن تَكُونُواْ تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللّهِ مَا لاَ يَرْجُونَ وَكَانَ اللّهُ عَلِيْماً حَكِيْماً

''تم دشمن قوم کا پیچھا کرنے میں کمزوری نہ دکھاؤ، اور اگر تم تکلیف اٹھاتے ہو تو بے شک وہ بھی تکلیف اٹھاتے ہیں جیسے تم تکلیف اٹھاتے ہو، تم اللہ سے جس چیز کی امید رکھتے ہو وہ اللہ سے اُس چیز کی امید نہیں رکھتے اور اللہ خوب جاننے والا اور حکمت والا ہے۔''

چنانچہ ہم مسلمان اس لیے جانیں دیتے ہیں کہ ہم آخرت میں جنت کی امید رکھتے ہیں۔ تم شیطان امریکی فوجی جمہوریت کے فروغ کے لیے لڑتے ہو اور تم جہنّم میں جاؤ گے اور ہم جنت میں جائیں گے کیونکہ ہم اللہ کا حکم زمین پر نافذ کرنے کے لیے لڑتے ہیں۔

میرا اُن مسلمان لوگوں کے لیے بھی ایک پیغام ہے جو کہ یہود، نصاریٰ اور ہندوؤں کی سرزمین میں رہ رہے ہیں یا اُن لوگوں کی سرزمین میں جو کہ ایک خدا پر یقین نہیں رکھتے۔ بہت سے مغرب کے رنگ میں رنگے ہوئے مسلمان سمجھ نہیں رکھتے اور وہ مشرکوں، یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ جا کر رہتے ہیں۔ میں اُن کو ایک حدیث سنانا چاہوں گا جس میں واضح پیغام ہے کہ تم مسلمانوں کو اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ تم کافروں کے درمیان جا کر رہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

''جو کوئی بھی مشرک کے ساتھ اکٹھا ہوا اور اس کے ساتھ سکونت اختیار کرے تو وہ مشرک جیسا ہے۔''

یہ حدیث یہ بات واضح کرتی ہے کہ کسی مسلمان کو غیر مسلم ملک میں سکونت اختیار نہیں کرنی چاہیے۔ اُسے مسلم سرزمین کی طرف ہجرت کرنی چاہیے جہاں پر وہ اسلامی اصولوں پر عمل کر سکے۔ اسی طرح قرآن میں بھی اس بات کی واضح دلیل موجود ہے کہ مسلمانوں کو غیر مسلم سرزمین میں رہنے کی اجازت نہیں ہے اور یہ کہ اُنہیں فوراً مسلم علاقے کی طرف

ہجرت کرنی چاہیے۔مزید برآں مجاہدین کی جماعت میں شمولیت اختیار کرنی چاہیے۔سورہ النساءآیت ۹۷ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلآئِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُواْ فِيمَ كُنتُمْ قَالُواْ كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الأَرْضِ قَالْوَاْ أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُواْ فِيهَا فَأُوْلَـئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءتْ مَصِيراً

''جن لوگوں کی اس حالت میں فرشتے جان قبض کرتے ہیں کہ وہ جان بوجھ کر کفار کے درمیان رہ کر اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے ہوں،تو فرشتے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟وہ کہتے ہیں''ہم زمین میں کمزور تھے''تب فرشتے کہتے ہیں کہ کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے چنانچہ یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنّم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔''

میں اپنے تمام مسلمان بہنوں اور بھائیوں کو جو کہ غیر مسلم ممالک میں رہ رہے ہیں پر زور دیتا ہوں کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے مسلم سر زمین کی طرف ہجرت کریں ورنہ آپ بھی اس وعید کے زمرے میں آسکتے ہیں۔میں اُن تمام مشائخ اور علما کو جو کہ انگریزی زبان میں مغرب میں دعوت اسلام دے رہے ہیں اور بلند آواز میں جہاد کی بات کر رہے ہیں اور اُن کو جیلوں میں قید بھی کیا گیا ہے اور وہ جانتے ہیں کہ میں بالخصوص کن علما کی بات کر رہا ہوں' اُن سب کو میں یہ خوش خبری دینا چاہوں گا کہ آج اگر اللہ کے فضل سے میں یہاں ہوں تو یہ اُن کی دعوت کی وجہ سے ہے۔میں اُن کو یہ پیغام دینا چاہوں گا کہ وہ دعوتِ جہاد کو پر زور انداز میں جاری رکھیں اور قرآن وسنت سے متعلق ہر حکم کی تبلیغ کریں۔

میری یہ خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان کافروں پر بطور سزا بھیجے۔جیسے کہ اللہ تعالیٰ سورہ توبہ آیت نمبر ۱۴ میں فرماتا ہے:

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ

''اُن(کفار)سے لڑو،اللہ اُنہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب میں مبتلا کرے گا اور اُنہیں رسوا کرے گا اور تمہیں اُن پر فتح دے گا اور مومنوں کے سینوں کو شفا بخشے گا۔''

ان شاء اللہ مجھے اللہ سے امید ہے کہ وہ مجھے امریکی کافروں پر بطور سزا کے ضرور بھیجے گا۔امریکہ پر یہ حملہ تمام مجاہدین ومہاجرین اور کمزور مسلمانوں پر ظلم وستم کے بدلے میں ایک انتقامی کارروائی ہے۔بالخصوص بیت اللہ محسود شہیدؒ،ابومصعب الزرقاوی شہیدؒ اور تمام عرب وعجم کے مسلمانوں کی شہادت کا انتقام ہے۔اور میری خواہش ہے کہ اس حملے کے نتیجے میں تمام مسلمانوں کے سینوں کو ٹھنڈک ملے۔ان شاء اللہ اسلام پوری دنیا میں غالب آکر رہے گا،جمہوریت کو شکست ہوگی جس طرح کمیونزم کو شکست دی گئی تھی۔اور ان شاء اللہ' اللہ کا قانون ہی بلند وبالا ہوگا اور یہ کام مسلمان ہی کریں گے۔جیسے کہ اللہ تعالیٰ سورہ ال عمران آیت ۱۱۰ میں فرماتے ہیں:

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْراً لَّهُم مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ

''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کی اصلاح کے لیے پیدا کی گئی ہو،تم بھلائی کا حکم دیتے ہو،برائیوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لے آئیں تو اُن کے حق میں بہتر ہوگا،اُن میں سے بعض ایمان والے بھی ہیں مگر اُن میں سے اکثر نافرمان ہیں۔''

مسلمانوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سورہ الانفال آیت ۳۹ میں فرماتے ہیں:

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّه فَإِنِ انتَهَوْاْ فَإِنَّ اللّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

''اور تم اُن سے لڑو حتیٰ کہ فتنہ باقی نہ رہے اور سارے کا سارا دین اللہ ہی کے لیے خالص ہو جائے پھر اگر وہ(کافر)باز آجائیں تو اللہ اُن کے اعمال سے باخبر ہے۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ سورہ الصّف آیت ۸ میں فرماتے ہیں:

يُرِيدُونَ لِيُطْفِؤُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

''وہ(کفار)چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور(دین اسلام)اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھا دیں جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے نور کا اتمام کرنا چاہتا ہے اگر چہ کافر ناپسند ہی کریں۔''

اے کافرو!تمہیں ایک بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ اللہ اس کائنات میں موجود ہر چیز کا خالق ہے۔اور اگر وہ کہتا ہے کہ وہ اس دین اسلام کو غالب کر کے رہے گا تو پھر وہ ہو کر رہے گا،یہ دین کسی نہ کسی طرح تم تک پہنچ کر رہے گا اور تم لوگ اس سے جان نہیں چھڑا سکتے ہو۔اس لیے تمہارے حق میں بہتر ہے کہ تم اسلام قبول کرلو اور اللہ کی اطاعت قبول کرلو۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورہ الصّف آیت ۹ میں فرماتے ہیں:

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ

''وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کرے اگر چہ مشرک ناپسند ہی کریں۔''

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ دین تم پر پہنچ کر رہے گا چاہے تم اس سے نفرت ہی کیوں نہ کرتے ہو۔ان شاء اللہ پوری دنیا میں اسلام نافذ ہو کر رہے گا اور مسلمانوں کو اس حقیقت کا ادراک ہو چکا ہے کہ ہماری تذلیل کی جارہی ہے اور یہ کہ ہمیں ہتھیار اٹھانے چاہئیں اور جنگ لڑنی چاہیے یہاں تک کہ ہمیں شہادت مل جائے یا پھر فتح مل جائے۔

پوری دنیا میں موجود مسلمانوں پر امریکی ظلم وستم نے مجھے اس بات پر مجبور کیا کہ مسلمانوں کے خون کا بدلہ لیا جائے۔معرکہ گیارہ ستمبر کے بعد سے لے کر اب تک میں مجاہدین سے ملنے کی کوشش کرتا رہا۔اور الحمدللہ آج میں اُن کے درمیان ہوں اور امریکہ کے اندر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہوں۔اگر تم امریکیوں نے ہماری زمین پر حملہ کیا ہے اور ہمارا خون بہایا ہے،ہماری خواتین کی تذلیل کی ہے اور انہیں پابندِ سلاسل کیا ہے (بقیہ صفحہ ۲۸ پر)

چہروں کی نہیں، نظام کی تبدیلی کی ضرورت ہے

محترم اعظم طارق صاحب، مرکزی ترجمان تحریک طالبان پاکستان

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ جب تک مروجہ طاغوتی نظام کو کلی طور پر منہدم نہیں کیا جاتا اُس وقت تک امتِ مسلمہ کے لیے عظمت و شرف کی حامل امت کے طور پر ابھرنے کا تصور بھی محال ہے۔ اسی لیے اس نظام کے کلیتاً انہدام کی ضرورت ہے جو طاغوت اکبر (امریکہ) کے ہاتھ میں ایک تیز دھار آلے کی مانند ہے جو ہمیشہ سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف استعمال ہوتا آرہا ہے۔ اولولابصار کو چاہیے کہ اس نظام کو سمجھیں۔ یہ وہ نظام ہے:

۱۔ جس نے لادین استعماری قوتوں کو اسلام کے خلاف ہر محاذ پر متحد و متفق رکھا ہوا ہے۔

۲۔ جس نے امریکہ (طاغوت اکبر) کو عالمی تھانیدار کی حیثیت سے دنیا بھر کے ممالک پر مسلط کر رکھا ہے۔

۳۔ جس نے امریکہ کو (اپنے ہی بنائے ہوئے کفریہ) تمام عالمی قواعد و ضوابط سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

۴۔ جس نے عالم انسانیت کے لیے خیر وشر کے تعیّن کا پیمانہ امریکہ کے ہاتھ میں دیا ہے۔

۵۔ جس نے عالم اسلام کو باہمی انتشار و افتراق کا شکار بنایا ہے۔

۶۔ جس نے مسلمانوں کا رشتہ اپنے شاندار ماضی سے کاٹ دیا ہے اور مسلم امہ اپنی عظمت رفتہ کو بھلا بیٹھی ہے۔

۷۔ جس نے امت مسلمہ سے خودی و خود اعتمادی کے جوہر کو ختم کر دیا ہے۔

۸۔ جس نے ملتِ اسلامیہ کو مادیت کا غلام بنا دیا ہے۔

۹۔ جس نے فلسطینیوں کو اپنی سرزمین سے بے دخل کر کے ایک سخت ترین آزمائش اور مشکلات سے دوچار کیا اور یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔

۱۰۔ جس نے امت مسلمہ کو ۵۷ ٹکڑوں میں تقسیم کر کے اُس کے سر پر اپنے غلام مسلط کر دیے۔

۱۱۔ جس نے عراقی عوام، حکومت اور سرزمین کو وحشیانہ بمباریوں سے تختہ مشق بنا دیا، لاکھوں شہید اور لاکھوں دربدر ہوئے، ہنستا بستا عراق کھنڈر بن گیا، مگر دنیا خاموش تماشائی بنی رہی۔

۱۲۔ جس نے مسلمان ملک لیبیا پر بمباری کر کے معصوم بچوں کو شہید کر ڈالا اور قذافی اپنی ایٹمی لیبارٹریز کو امریکہ کے حوالے پر راضی ہوا۔

۱۳۔ جس نے ایرانی مسافر بردار طیارے کو ہوا میں مار کر سمندر میں جا گرایا۔

۱۴۔ جس نے سوڈان میں ادویات کی فیکٹریوں پر بمباری کر کے بے گناہ مزدوروں کو شہید کیا۔

۱۵۔ جس نے اپنے ہی بنائے نام نہاد بین الاقوامی ضوابط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے خود مختار عراقی حکومت کے توانائی کے مراکز پر وحشیانہ بمباری کی۔

۱۶۔ جس نے مسلمان ملک انڈونیشیا کی ریاست مشرقی تیمور کو راتوں رات عیسائی بنا دیا۔

۱۷۔ جس نے برصغیر میں بھارت کو نہتے مظلوم کشمیریوں پر مظالم ڈھانے اور کفر سے آزادی حاصل کرنے کے جذبے کو بندوق کے نوک پر دبانے کا حق دیا ہوا ہے۔

۱۸۔ جس نے دہشت گردوں کے سرخیل اسرائیل کو فلسطینی سرزمین پر ناجائز قبضہ جمانے کا حق دے دیا۔

۱۹۔ جس نے امارت اسلامی افغانستان کو شکست و ریخت سے دوچار کرنے کے لیے عالم کفر کو اکٹھا کیا۔ پھر طاغوتی قوت نے سرزمین افغانستان کو آہن و بارود کے ذریعے تختہ مشق بنا دیا۔ لاکھوں سرفروشان اسلام اور فرزندانِ توحید شہید ہوئے۔ اور کاروان حریت و عزیمت قربانیوں اور شہادتوں کے اس لازوال سفر کو جاری وساری رکھے ہوئے ہے۔

۲۰۔ جس نے رسوائے زمانہ پرویز مشرف کو امریکیوں کی ایک کال پر نصاریٰ کا مطیع و فرمانبردار بنا دیا اور پاکستانی زمین، فضا اور سمندروں کو یہود و نصاریٰ کے لیے وقف کر دیا گیا۔ ہوائی اڈے، بندرگاہیں اور زمینی شاہراہیں نیٹو و امریکی امداد و تعاون کے لیے وقف ہوئیں۔ پاکستان فوج براہِ راست امریکی زیر کمان آ گئی اور آج تک ہے۔

۲۱۔ جس نے کروڑوں مسلمانوں کی بہن عافیہ صدیقی کو کراچی سے اغوا کر کے پہلے باگرام اور بعد میں امریکہ پہنچا دیا اور حال ہی میں ایک نام نہاد عدالت نے ۸۶ سال قید کی سزا سنائی، شاید کہ اسلامی غیرت وحمیت کا جنازہ اٹھایا گیا ہے۔

۲۲۔ جس نے پاکستان میں متعین افغانی سفیر عبدالسلام ضعیف کو دارالحکومت اسلام آباد سے اٹھا کر نصاریٰ کے عقوبت خانے گوانتانامو بے پہنچا دیا۔

۲۳۔ جس نے پاکستانی فوج کو نیٹو کا حصّہ بنا دیا، اور یہ فوج اور کرزئی سے لے کر جنوبی وزیرستان تک مسلمان قبائلیوں کے خلاف مسلسل مصروف جنگ رہی اور ابھی تک ہے۔

۲۴۔ جس نے چنگیزیت کا نیا انداز پیش کرتے ہوئے لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے سیکڑوں طلبا و طالبات کو شہید کر ڈالا اور شہدا کے لاشوں کو فاسفورس بموں سے جلا کر راکھ کر دیا گیا۔

۲۵۔ جس نے امریکہ کو مطلوب ۷۷۲ مجاہدین اسلام کو پاکستان میں گرفتار کر کے ڈالروں کے عوض امریکہ کے حوالے کیا۔

۲۶۔ جس نے افغانستان کے مسلمانوں پر امریکی کٹھ پتلی کا کردار ادا کرنے والے کرزئی کو بطور حکمران مسلط کر دیا۔

۲۷۔ جس نے پاکستانی مرتد فوج کو کیری لوگر بل کا غلام بنا کر بلوچستان میں واقع شمسی ایئربیس پر ڈرون طیاروں میں میزائل لوڈ کرنے اور قبائلی علاقہ جات میں امریکہ کو مطلوب اہداف کی نشاندہی کرنے پر مامور کیا ہے۔ اس خدمت کے صلے میں جنرل کیانی کو مزید ۳ سال غلام عظیم رہنے کی مہلت دی ہے۔

۲۸۔جس نے قومی خزانے کے سب سے بڑے لٹیرے، این آر او زدہ، مسٹر ہنڈرڈ پرسنٹ، شہرت یافتہ زرداری کو صدر کے عہدے پر لا کر قوم پر بری طرح مسلط کر دیا۔

۲۹۔جس نے پاکستان کی پوری معیشت کو تباہ و برباد کر کے دنیا کی ناکام ترین ریاست اور تمام کفریہ طاقتوں کا دست نگر بنا دیا۔

۳۰۔جس نے اس مملکت کا اقتدار تخلیق پاکستان کے مخالفت کرنے والی جماعت اور کمیونسٹ نظریات رکھنے والی اے این پی اور سیکولر نظریات کی حامل روٹی کپڑا مکان کے نعرے پر قوم کو دھوکہ دینے والی پیپلز پارٹی کے ہاتھ دے دیا۔ بدقسمتی سے اسی نظام کے تحت ملک عزیز کی ایک مذہبی سیاسی جماعت بھی ان دولا دین سیاسی جماعتوں کے ساتھ شریک اقتدار ہے۔ جو کہ قوم کے لیے ایک بڑے سانحے اور دھچکے سے کم نہیں۔

۳۱۔جس نے ملک کے سب سے بڑی دہشت گرد تنظیم متحدہ قومی موومنٹ کو صوبہ سندھ میں سیکولر پیپلز پارٹی کا شریک اقتدار بنایا۔ کراچی کو جناح پور بنانے کا پروگرام اسی جماعت کے پاس ہے۔

۳۲۔جس نے پاکستانی عدالتی نظام میں ایک غیر مسلم جج بھگوان داس کو چیف جسٹس کے عہدے پر فائز کیا تو عدالتی نظام کا کفر مزید کھل کر سامنے آ گیا۔

۳۳۔جس نے امت مسلمہ کی تعذیب کے لیے ابوغریب، باگرام، گوانتا ناموبے اور اڈیالہ جیسے عقوبت خانے بنائے ہیں۔

۳۴۔جس نے امت محمدیہ کو غیروں کا غلام، مفلوج اور مکمل بے دست و پا کیا ہوا ہے۔

۳۵۔جس نے عالم اسلام میں میر جعفر، میر صادق، شریف حسین، حسنی مبارک، مصطفیٰ کمال، سلمان رشدی، پرویز مشرف، کرزئی، زرداری، الطاف حسین اور اسفندیار ولی جیسے غداران دین وملت پیدا کیے۔

۳۶۔ جس کو رائج اور جاری کرنے کے لیے خلافت عثمانیہ کا خاتمہ کیا۔

۳۷۔ جس کو چلانے اور نافذ کرنے کے لیے خون مسلم کو ارزاں سمجھا گیا۔

۳۸۔ جس کے تحت پاکستان کی شاہراہیں صلیبیوں کے لیے وقف ہو گئیں جن کے ذریعے صلیبیوں کو افغانستان میں اپنی غارت گری کا کھیل کھیلنے کے لیے ہر طرح کی سہولیات اور سامانِ رسد پہنچائی جا رہی ہے۔

۳۹۔ جس کے تحفظ کے لیے افغانستان اور پاکستان میں بدنام زمانہ امریکی پرائیویٹ کمپنی بلیک واٹر کو خصوصی طور پر لایا گیا ہے۔ اسی کمپنی کو پاکستان میں حساس مقامات تک رسائی حاصل ہے، اکثر فوجی آپریشنز اس کمپنی کے زیر کمان ہو رہے ہیں۔

۴۰۔ جس میں رسوائے زمانہ فوجی لٹیروں، این آر او زدہ اور جعلی ڈگری ہولڈرز کو ایوان اقتدار میں حکمران بنے بیٹھے ہیں۔

امت پر آنے والے ان تمام مصائب و آلام کی وجہ یہی طاغوتی نظام ہے جو امت مسلمہ کو رفعتِ شان سے پستی و ذلت کی طرف لے آیا ہے۔ یہ نظام مغرب سے درآمد شدہ، مغرب کا اختراع شدہ، مغرب کا متعارف کردہ، مغرب کا فروغ کردہ، مغرب کا تفویض کردہ، مغرب کا دنیا کے اوپر نافذ کردہ سرمایہ دارانہ جمہوری نظام ہے۔

جب تک طاغوت اکبر (امریکہ) کی سرکردگی میں پوجے جانے والے اس یہ صنم اکبر (سرمایہ دارانہ جمہوری نظام) کو پاش پاش نہیں کیا جاتا، اس وقت تک امت مسلمہ رہتی دنیا تک ایک باوقار امت کی حیثیت سے اپنے وجود کو برقرار نہیں رکھ سکتی۔ اغیار کی طرف سے امت کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے وہ سب جمہوریت کی آڑ میں، جمہوریت کے نام پر، جمہوریت کے فروغ کے لیے، جمہوریت کے استحکام کی خاطر۔

المختصر ہر ظلم کا بہانہ جمہوریت کا شاخسانہ۔ لہٰذا امت کو خلفائے راشدین کے نظام خلافت کی جانب مراجعت کرنی ہے۔ پس تمام مجاہد قوتوں کو اسی یک نکاتی حل پر اپنی توجہ مرکوز کرنی ہے کہ نظام خلافت کا قیام و شریعت مطہرہ کا نفاذ۔ اس کے علاوہ ہر ازم گمراہی اور طاغوت کا نظام کہلائے گا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: کفر کے مکمل خاتمے تک ہم اپنے ہتھیار نہیں رکھیں گے!!!

ہمارے بچوں کو قتل کیا ہے اور انہیں اپنا طرز زندگی اپنانے پر مجبور کیا ہے جو کہ جمہوریت اور "آزادی" ہے تو کیوں نہ ہم اپنی سرزمین کی آزادی پر تمہارے غاصبانہ قبضے اور نظام کے خلاف تم سے جنگ کریں۔ ہمارے پاس قرآن مجید کی شکل میں قوانین موجود ہیں، ہمارے پاس حکومتی نظام موجود ہے، ہمارے پاس قرآن مجید میں مسلم اور غیر مسلم سے متعلق انصاف کے قوانین موجود ہیں۔ ہمیں تمہارے قوانین اور نظام کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اگر تم ہمیں ہماری سرزمین پر قتل کرنے کے لیے ڈرون استعمال کرتے ہو تو ہمارے پاس بھی انسانی ڈرون موجود ہیں، جو کہ تمہیں تمہاری ہی سرزمین پر قتل کریں گے اور ہمارے یہ حملے تب تک نہیں رکیں گے جب تک تمہیں مکمل طور پر ظلم کرنے سے روک نہیں دیتے۔ اور تمہیں مکمل طور پر شکست دے کر اپنے علاقوں کو آزاد نہیں کروا لیتے ان شاء اللہ۔ آج امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی زیر قیادت تحریک طالبان پاکستان کے امیر حکیم اللہ محسود کے ہمراہ ہم تمہارے اوپر حملوں کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔

ہم اپنی بہن ڈاکٹر عافیہ صدیقی اور گوانتا نامو جیل میں موجود اپنے بھائیوں کو کبھی نہیں بھولیں گے۔ یہ تمہارے حق میں بہت بہتر ہے کہ تم ڈاکٹر عافیہ صدیقی اور دوسرے تمام قیدیوں کو رہا کر دو۔ ہم تب تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک تم ہمارے تمام قیدیوں کو رہا نہیں کر دیتے۔ میں مغربی ممالک میں موجود اپنے تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ مغرب پر حملہ کرنا بالکل بھی مشکل نہیں ہے، بالخصوص امریکہ میں۔ اٹھ جائیے اور مجھ سے سبق حاصل کریں، کوئی بھی چیز ناممکن نہیں ہے، اگر آپ اپنے ذہن میں محض یہ خیال رکھیں کہ اللہ آپ کے ساتھ ہے۔ میں بھی ایک جنرل کا بیٹا ہوں لیکن میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں یہ کر سکتا ہوں اور کوئی بھی چیز ناممکن نہیں ہے۔ اس لیے یہ مت سوچیں کہ کوئی بھی کام ناممکن ہے، صرف کوشش کیجیے اور اللہ پر مکمل بھروسہ رکھیں۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

نیٹو سپلائی، ڈرون حملے اور وطنیت کے اسیر

سلسبیل مجاہد

آزاد قبائل کے غیور مسلمانوں پر امریکی جارحیت اور درندگی کا سلسلہ روز بروز بڑھتا جارہا ہے۔مجاہدین اسلام کو ختم کرنے اور اپنی شکست کے تاثر کو زائل کرنے کے لیے قبائل کے معصوم بے گناہ اور نہتے لوگوں کا قتلِ عام جاری ہے۔ لاتعداد مکانات اور مدارس راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر دیے گئے۔بستیوں کی بستیاں بھسم ہو رہی ہیں۔فضا آہ وفغاں سے گونج رہی ہے لیکن پاکستان پر چھائی بے حسی کی کیفیت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔گزشتہ دو ہفتوں کے دوران میں امریکی ڈرون طیاروں نے قبائلی علاقوں کو کئی مرتبہ بے دردی اور سفاکی سے نشانہ بنایا یہ ''دہشت گردی'' (یعنی جہاد) کے خلاف جنگ میں شمولیت اور امریکی اتحادی بننے کا صلہ ہے جو پاکستانی قوم کو ڈرون حملوں کی صورت میں دیا گیا ہے۔ایک وقت تھا جب پاکستانی قوم جاسوس طیاروں اور ڈرون کے نام سے ناواقف تھی۔پہلی بار مشرف دور میں ۲۰۰۴ء میں امریکا نے پاکستانی نظام کے تعاون سے پہلا ڈرون حملہ جنوبی وزیرستان کے صدر مقام وانا میں کیا۔اس کے بعد ان حملوں کا سلسلہ اور دائرہ کار وقت کے ساتھ ساتھ بڑھنے لگا۔افسوس کی بات یہ ہے کہ خون مسلم کی یہ ارزانی ایک ایسے ملک کی سرزمین میں ہو رہی ہے، جس کو اسلامی جمہوریہ پاکستان لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔کفار سے الفت و محبت، ان کے ساتھ وفاداری کا اعلانیہ اظہار ان کو لاجسٹک سپورٹ فراہم کرنے کے لیے اپنے تمام تر وسائل فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش مشرف کا ہی سیاہ کارنامہ نہیں بلکہ اس میں موجودہ دور تک کے تمام حکمراں شامل ہیں امریکی اہلکار اکثر یہ اشارہ دے چکے ہیں قبائلی علاقوں میں ڈرون حملے پاکستان کے ساتھ ایک خاموش معاہدے کے نتیجے میں ہو رہے ہیں۔

حال ہی میں امریکہ میں پاکستان کے سفیر حسین حقانی نے بھی یہی اعتراف کیا ہے کہ ڈرون پاکستان سے ہی ہوتے ہیں۔ رمضان کے آخری عشرے سے ڈرون میزائل حملوں میں مزید تیزی آئی ہے جو اب تک برسات کی طرح جاری ہیں۔ پاکستانی حکومت کا ''آقا'' طاغوت اکبر امریکہ اپنی بدترین شکست پر پردہ ڈالنے کے لیے ہذیانی کیفیت کا شکار ہو گیا ہے۔

لہٰذا امریکی حکومتی ذرائع کے مطابق امریکہ نے اپنی تمام تر توجہ ڈرون حملوں کی طرف مرکوز کر دی ہے۔ ماہ ستمبر ۲۰۱۰ سے اکتوبر تادم تحریر ڈرون حملوں کی تعداد ۸۷ سے زاید ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق اب تک ان تمام حملوں میں شہید ہونے والے مظلوم مسلمانوں کی تعداد ۱۸۵۰ ہو چکی ہے۔

جو ملک اپنے ہاتھوں اپنے بیٹے بیچ ڈالے، بیٹی داؤ پر لگا دے، روپے پیسے، ڈالر، درہم و دینار، کرسی، منصب جس کی تمام تر اقدار نگل جائیں ......اسے کیا کہا جائے؟ ہم سکتے کے مریض ہیں۔زلزلے، سیلاب، آسمانی آفتیں ہمارے لیے سامان عبرت نہیں ہیں۔

حالیہ دنوں میں ہونے والے ڈرون حملوں جن میں ۲۵ ستمبر ۲۰۱۰ کو وزیرستان اور ۲۶ ستمبر کو کرم میں نیٹو ہیلی کاپٹروں کی بم باری سے ۶۰ سے زاید مسلمان شہید ہوئے اور اس پر تمام پاکستانی اداروں اور جماعتوں نے آنکھیں موندے رکھیں۔شاید تازہ خبروں کے اس دور میں یہ کوئی نئی خبر نہ تھی۔لیکن ۳۰ ستمبر کو ہونے والے حملے نے اچانک ہی حکومت کا سکوت مرگ ختم کر دیا۔خبر کے مطابق ۳۰ ستمبر ۲۰۱۰ کو کرم ایجنسی میں پاکستانی چیک پوسٹ پر نیٹو ہیلی کاپٹروں کی فائرنگ تین سیکورٹی اہلکار جاں بحق ہو گئے اور تین زخمی ہو گئے۔

ذرائع کے مطابق نیٹو فورسز کے دو ہیلی کاپٹروں نے پاکستانی حدود (جس کا کوئی تعین نہیں ہے) میں داخل ہو کر پاک افغان سرحد پر کرم ایجنسی کے علاقے تری منگل کے قریب مندتو کنڈو میں شدید شیلنگ کی۔اس سے پہلے تین روز قبل بھی اتحادی ہیلی کاپٹروں کی جانب سے پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی ہوئی تھی اس واقعے کے بعد ہر جانب احتجاج کا غلغلہ بلند ہوا۔اس سلسلے میں سب سے حیران کن قدم جو امریکہ کی غلام حکومت نے اٹھایا وہ نیٹو سپلائی کی بندش تھی۔جس کی وجہ وزارت خارجہ کے ترجمان عبدالباسط خان نے یہ بتائی کہ نیٹو نے اختیارات سے تجاوز کیا ہے جو قابل قبول نہیں ہے۔گویا وہ زبان حال سے کہہ رہا تھا

ہم تو مجبورِ وفا ہیں مگر اے جانِ جہاں
اپنے عشاق سے ایسے بھی کوئی کرتا ہے

اس کے ساتھ ہی ملکی سطح پر بھی مختلف جماعتوں اور تنظیموں کی جانب سے احتجاج و مظاہروں کا ایک شور و غوغا اٹھ گیا ہر طرف سے نیٹو کے اس عمل کی مذمت کی جانے لگی گویا مرنے والے تین سیکورٹی اہلکار ہی صرف انسان تھے اور آئے روز مسلسل ان حملوں کی زد میں آکر شہید ہونے والے بوڑھے، بچے، اور خواتین کے خون کی کوئی وقعت ہی نہیں جس کے لیے کوئی صدائے احتجاج بھی بلند کرتا۔یہ وہ قومی غیرت و حمیت ہے جو 'مقدس گائے' کی جان جانے پر تو احتجاج کرتی ہے لیکن ہزاروں بے گناہ معصوم بچوں، خواتین اور بوڑھوں کے شہید ہونے کو معمول کا واقعہ قرار دیتی ہے۔کیا صرف ان مرتد فوجیوں کا خون ہی ''مبارک و قیمتی'' ہے؟ دوسری طرف عوام کی آنکھوں میں دھول جھونک کر ڈالروں کی بھیک میں پلنے والے یہ حکمران دراصل ایک تیر سے دو شکار کھیلنا چاہ رہے تھے۔ایک طرف عوام کو اپنی غیرت کا ثبوت دینے کے لیے نیٹو سپلائی پر بندش کا کھیل کھیلا گیا دوسری طرف آقاؤں کو اپنی غلامی کے نئے زخموں سے مطلع کیا گیا۔

ملاحظہ فرمائیں یہ خبر جس کے مطابق طورخم بارڈر پر نیٹو اور ایساف کے لیے سامان لے جانے والے قافلوں کو سیکورٹی خدشات کی وجہ سے روکا گیا۔ جس کی وجہ یہی بتائی گئی ہے کہ حالیہ حملوں پر عوام کافی مشتعل ہے جس کی بنا پر نیٹو کو سیکورٹی کے خدشات لاحق ہو سکتے ہیں یعنی در پردہ اپنے نئے ریٹ سے مطلع کرنے کے لیے امریکہ کو یہ بتایا گیا کہ ہمیں اس قیمت پر اتنا نقصان برداشت نہیں بلکہ ''زیادہ نقصان زیادہ ریٹ'' والی پالیسی پر عمل ہوگا۔ اس کی تصدیق خود پاکستان کے سفارتی ذرائع کی جانب سے ہوتی ہے، جس میں راولپنڈی اور اسلام آباد کے فیصلہ سازوں کی جانب سے ۲۰۰۲ء سے افغانستان میں جاری نیٹو سپلائی کے لیے پاکستان کے وسیع نیٹ ورک کو پہنچنے والے نقصان کی تلافی کے لیے ۶۰ کروڑ ڈالر کا معاوضہ طلب کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ لیکن دہشت گردی کے خلاف جنگ میں فرنٹ لائن اتحادی کی یہی حیثیت تھی کہ امریکہ نے معاوضہ کے مطالبے کی طرف توجہ کیے بغیر ہی نیٹو سپلائی کے لیے روسی متبادل راستہ استعمال کرنے کا فیصلہ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔

ادھر پاکستان کے چاروں صوبوں میں نیٹو فورسز کے لیے رسد لے کر جانے والے آئل ٹینکرز اور ٹرکوں پر یکے بعد دیگرے حملے کیے گئے۔ اب تک ان حملوں کے نتیجے میں ۲۰۰ سے زائد آئل ٹینکر نذر آتش کیے جا چکے ہیں۔ ان کارروائیوں کا اجمالی خاکہ اس طرح ہے:

۲۲ ستمبر: خیبر ایجنسی میں نیٹو سپلائی لائن پر حملوں میں مجاہدین نے ۴ آئل ٹینکر اور ۳ کنٹینرز تباہ کردیے۔

۲۴ ستمبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل لنڈی کوتل میں مجاہدین نے نیٹو آئل ٹینکر کو دھماکہ خیز مواد سے اڑادیا، ڈرائیور اور کنڈیکٹر ہلاک۔

۲۳ ستمبر: خیبر ایجنسی میں مجاہدین نے ایک نیٹو ٹینکر تباہ کردیا۔

۲۶ ستمبر: مستونگ کے قریب مجاہدین نے نیٹو فورسز کے لیے آئل لے کر جانے والے ٹینکر کو آگ لگادی۔

۳۰ ستمبر: بلوچستان کے ضلع خضدار میں نیٹو فورسز کے کنٹینر پر فائرنگ کی گئی، کنٹینر میں آگ لگنے سے ڈرائیور اور کنڈیکٹر ہلاک جبکہ کنٹینر جل کر تباہ ہوگیا۔

۳۰ ستمبر: شکارپور میں مجاہدین کے حملے میں نیٹو کے ۲۷ ٹینکرز جل کر تباہ ہوگئے۔

۱۳ اکتوبر: قلات کے علاقے منگوچر میں مجاہدین نے نیٹو فورسز کے دو آئل ٹینکروں کو نذر آتش کردیا۔

۱۶ اکتوبر: بلوچستان میں مجاہدین نے نیٹو کے دو ٹرالرنذر آتش کردیے۔

۷ اکتوبر: کوئٹہ کے نواحی علاقے میں مجاہدین نے نیٹو فورسز کے لیے تیل لے کر جانے والے آئل ٹینکروں پر فائرنگ کے بعد انہیں آگ لگادی جس سے ۲۵ آئل ٹینکر جل کر تباہ ہوگئے اور ایک ڈرائیور بھی ہلاک ہوا۔

۷ اکتوبر: نوشہرہ کے علاقے خیرآباد پل کے قریب مجاہدین نے نیٹو کے ۸۰ ٹینکرز کو راکٹوں اور فائرنگ سے نشانہ بنا کر تباہ کردیا۔

۸ اکتوبر: بلوچستان کے ضلع بولان کے علاقے مٹھری کے قریب مجاہدین نے نیٹو افواج کے ۲۹ آئل ٹینکر تباہ کردیے۔

۱۳ اکتوبر: اسلام آباد میں مجاہدین نے نیٹو آئل ٹینکرز پر حملہ کرکے ۳۰ آئل ٹینکر نذر آتش کردیے جبکہ ۶ ڈرائیوروں کو بھی ہلاک کردیا گیا۔

۱۵ اکتوبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں مجاہدین نے نیٹو کے کنٹینرز کو آگ لگانے کے بعد ڈرائیور اور کلینر کو فائرنگ کرکے ہلاک کردیا۔

۱۸ اکتوبر: بلوچستان کے ضلع قلات اور کوئٹہ میں مجاہدین نے نیٹو فورسز تیل فراہم کرنے والے ۳ کنٹینرز کو نذر آتش کردیا گیا۔

۲۴ اکتوبر: بلوچستان کے علاقے خضدار میں نیٹو کے دو کنٹینرز کو نذر آتش کردیا گیا۔

ان تمام حملوں کی ذمہ داری تحریک طالبان پاکستان نے قبول کرلی ہے۔ امریکی جریدے ''کرسچین سائنس مانیٹر'' نے اپنی ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ صرف دو ہفتوں کے اندر اندر پاکستان میں نیٹو کے تقریباً ۱۵۰ ٹینکرز تباہ کیے جا چکے ہیں، جن سے نیٹو کو کروڑوں ڈالرز کا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ ان حملوں کو جواز بناتے ہوئے حکومت پاکستان نے پیغام دیا ہے کہ ان ہی وجوہات کی بنا پر سپلائی لائن بند کی گئی ہے اور عوام کا غصہ ٹھنڈا ہوتے ہی سپلائی کھول دی جائے گی۔ حکومت کی بدنیتی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس دوران طورخم بارڈر سے تو سپلائی بند کردی گئی لیکن چمن بارڈر سے بدستور سپلائی جاری رہی جس کے ذریعے سپلائی کا ۲۰ فیصد اتحادیوں کو پہنچتا ہے اور ''قومی غیرت وحمیت'' طورخم بارڈر تک ہی محدود رہی جبکہ چمن بارڈر پر یہی ''قومی غیرت وحمیت'' بھنگ پی کر سوتی رہی!!! اس کے علاوہ نیٹو فوجیوں کو افغانستان میں رسد پہنچانے کے لیے پاکستان کے ہوائی اڈوں کا استعمال بھی مسلسل جاری تھا۔

یہ عارضی بندش جو محض ۱۰ دنوں تک کے لیے تھی بہت ہی مضحکہ خیز رہی کیونکہ خوئے غلامی نے حکمرانوں کو عزت وغیرت کے ہر جوہر سے عاری کرکے ننگ دین وننگ ملت بنا کر رکھ دیا ہے۔ پاکستان اس خوف سے کہ کہیں آقا ناراض ہوکر دوسرے روٹ کی طرف متوجہ نہ ہوجائے (تو رہی سہی ڈالروں کی برسات بھی ختم ہونے کے خدشے کے پیش نظر) خود اس سپلائی کو مکمل روکنے کے موڈ میں نہ تھا۔ جیسے ہی نئے نرخ طے ہوئے اور ندیدوں کو ان کے مطالبات کے مطابق نئی خوراک دینے کا عندیہ دیا گیا پاکستان نے ۸۰ فیصد سپلائی مہیا کرنے والا روٹ کھول دیا۔ خود حکومتی اہلکاروں کے مطابق یہ ان کی بڑی کامیابی تھی (جو کہ ان کی تنخواہوں میں چند ڈالروں کا اضافہ ہے)۔ سابق ایئر چیف (ر) کلیم سعادت نے اپنے حالیہ انٹرویو میں اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ''ڈرون حملوں کے بدلے امریکہ امداد دے رہا ہے کلیم سعادت کے مطابق کچھ لو اور کچھ دو کا اصول ہی چلتا ہے، کیونکہ جب آپ امریکہ کے اتحادی ہیں اور سیاسی وعسکری تعاون کرتے ہیں تو اس کی وجہ سے امداد بھی ملتی ہے''۔

جو ملک اپنے ہاتھوں اپنے بیٹے بیچ ڈالے، بیٹی داؤ پر لگادے، روپیہ پیسہ، ڈالر، درہم ودینار، کرسی، منصب جس کی تمام تر اقدار نگل جائیں......اسے کیا کہا جائے؟ ہم سکتے کے مریض ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۳۳ پر)

پاکستانی فوج: قاتل درندوں کا گروہ!!!

عبید الرحمٰن زبیر

"کتنے لوگوں کو کلمہ آتا ہے؟

سب کو آتا ہے؟

آپ پڑھو......"

یہ الفاظ اُس پاکستانی فوجی افسر کے ہیں جو سوات میں ۶ معصوم بچوں کو کلمہ پڑھنے کی ترغیب دیتا ہے، اُن سے باری باری کلمہ پڑھنے کو کہتا ہے اور پھر......اُن معصومین کی ارواح' سبز پرندوں کے قالب میں ڈھل کر عرشِ بریں کے نیچے قندیلوں میں اپنی جگہ پاتی ہیں اور صلیبی سپاہ کی محافظ ناپاک فوج کے "شیر جوان' اپنی روسیاہیوں کو سمیٹتے ہوئے "راہ راست" پر گامزن، ۶ عدد خطرناک "دہشت گردوں" کا صفایا کرنے کے بعد اپنی بیاضِ عمل میں پہاڑوں کو ہلا مارنے والے قبیح فعل کو لکھوانے کے بعد اپنی کمین گاہوں کو لوٹ گئے۔

یہ ۶ نوجوان کون تھے؟ ان کا جرم کیا تھا؟ انہیں یوں کھینچ کھینچ کر سوئے مقتل لے آنے والوں کے اجسام میں 'قلبِ انسانی" نامی کوئی گوشت کا لوتھڑا موجود ہے؟ یہ ۱۰ سال سے لے کر ۱۷ سال کی عمر کے معصوم قطار میں کھڑے کر کے گولیوں سے کیوں بھون دیے گئے؟ چند لمحوں میں اُن کے جسموں میں دسیوں گولیاں پیوست کی گئیں......پھر اُن کے تڑپتے لاشوں کے قریب ایک "بہادر جوان" اپنی بندوق لیے آیا، جہاں زندگی کی کوئی رمق محسوس کی، جو جسم مرغ بسمل کی طرح تڑپتا پایا' اُس پر بندوق سیدھی کر کے گولیاں برسائیں اور تڑپتے، سسکتے، بلکتے بچوں کے لاشوں تک پر سفاکیت اور درندگی کے تمام گُر آزما ڈالے گئے...... ان نوخیز پھولوں کو مسلتے ہوئے دلوں کی قساوت میں کوئی کمی کیوں نہ آئی؟ کیوں بے رحمی کی انتہاؤں کو چھوتے ہوئے کردار کا مظاہرہ کیا گیا؟

السحاب میڈیا کی جانب سے جاری کردہ ایک ویڈیو میں پاکستانی صلیبی گماشتوں کے اپنے آقاؤں کو دیے گئے تحائف کی جھلک دکھائی گئی ہے، ذرا سنئے! "۸ جولائی ۲۰۱۰ کو تیمرگرہ ہسپتال میں ۷۰ لاشیں لائی گئیں۔ ان میں زیادہ تر نابالغ بچے تھے، اور باقیوں کی عمر بھی ۳۰ سال تک ہی تھی۔ ان میں بیشتر وہ معصومین تھے جن کو ناپاک فوج نے چند دن کی تفتیش کے بہانے اُن کے والدین سے طلب کیا، کچھ تو اسی بہانے سے اُن کے مدارس سے اٹھا لیا گیا، مگر ناپاک فوج نے ان معصومین کو قید میں گولیوں سے چھلنی کر کے شہید کر ڈالا اور پھر کچھ دن بعد تیمرگرہ ہسپتال میں اُن کی لاشیں یہ کہہ کر اُن کے والدین کے سپرد کی گئیں کہ "یہ سب آپریشن میں مارے جانے والے دہشت گرد تھے"۔ ان میں بعض لاشوں کی خراب حالت سے یہ واضح نظر آتا تھا کہ ان مظلومین کو قید کے دوران انتہائی تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے یا پھر شہید کرنے کے بعد اُن کی لاشوں کو بری طرح پامال کیا گیا ہے"۔ (بحوالہ: السحاب ویڈیو "کہ خونِ صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا")

یہ تو ان تیرہ بختوں کی روسیاہی کی داستانوں میں سے صرف چند ایک مثالیں ہیں......ایسے کتنے ہی معصوم بچے، پاک باز خواتین، ضعیف و لاچار بزرگ اور تنومند جوان' صلیبی گماشتوں' ناپاک فوج کی بہیمیت کا شکار ہوئے......

مئی ۲۰۰۹ء میں ایک جعلی ویڈیو کو بنیاد بنا کر سوات و مالاکنڈ میں ناپاک فوج کی طرف سے شریعت کے علم برداروں کے خلاف "آپریشن راہ راست" کا آغاز کیا گیا۔ اس ویڈیو میں ایک خاتون کو کوڑے مارتے ہوئے دکھایا گیا۔ یہ ویڈیو منظرِ عام پر کیا آئی کہ گویا ذرائع ابلاغ، حیا باختہ این جی اوز، ملحد "سول سوسائٹی"، دہریت کے علم بردار "دانش ور"......غرض پاکستان کے طول و عرض میں ہر "محبِّ وطن' انسانیت کا ٹھیکے دار اور انسانی حقوق کا علمبردار بن کر طالبان کے خلاف میدان سجانے میں مصروف ہو گیا۔ "آزاد عدلیہ" کی مالا جپنے والوں اور عدل و انصاف کا گن گانے والوں میں سے کسی نے اس واقعہ کی تحقیق کی زحمت تو گوارا نہیں کی، الٹا کامل ڈھٹائی سے اس جعل سازی پر مبنی واقعے کو طالبان کے سر تھوپنے کی کوششیں کی گئیں......نتیجہ میں وادی سوات اور مالاکنڈ و باجوڑ کے علاقوں پر صلیبی اتحادی پاکستانی فوج وحشی درندوں کی طرح ٹوٹ پڑی۔ سوات و مالاکنڈ کی گل پوش وادیاں لہو رنگ ہو گئیں، ۳۵ لاکھ سے زاید مسلمان ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے، لاتعداد معصوم خواتین اپنے بچوں سمیت شہید کر دی گئیں، بستیوں کی بستیاں جلا کر خاکستر کر دی گئیں، بے شمار افراد طالبان اور جہاد کی نصرت کے "جرم کبیر" کی سزا پاتے ہوئے ابدی راحتوں کی جنتوں کو سدھار گئے، نہ کسی بزرگ کی بزرگی کا پاس رکھا گیا، نہ کسی خاتون کی کمزوری و ناتوانی کا لحاظ کیا گیا۔ پاکستانی فوج نے 'شریعت یا شہادت' کا اپنا شعار بنا لینے والوں پر جور و زیادتی کے پہاڑ توڑنے کی خونچکاں تاریخ رقم کی۔ ان سب مظالم کا کلی طور پر بدلہ لینا اس دنیا میں ممکن ہی نہیں، یوم حساب تو رکھا ہی اس لیے گیا ہے اور اللہ کے باغیوں کے لیے اُن کے کرتوتوں کے بدلے ذلیل کر دینے والا عذاب تیار کیا گیا ہے۔ انہی بدقسمتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ أُوْلَئِكَ شَرٌّ مَّكَاناً وَأَضَلُّ سَبِيلاً (الفرقان: ۳۴)

"جو لوگ اپنے منہ کے بل جہنّم کی طرف دھکیلے جائیں گے یہی لوگ بدترین درجے کے حامل اور راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔"

جوان، بچے، خواتین، ضعیف العمر افراد......سب کے سب عزیز و حمید رب پر

ایمان لانے کی پاداش میں شہید کر دیے گئے۔مساجد کی تباہی، مدارس کی بربادی، علمائے کرام سے قلبی عداوت، شعائر اسلام کی تضحیک وتحقیر......صلیبی پاکستانی فوج کا اولین مطمع نظر رہا۔ آپریشن ''راہ راست وراہ نجات'' کے دوران کوئی ایک مسجد و مدرسہ بھی پاکستانی فوج کی بم باری سے محفوظ نہ رہا۔اپنے شقاوت قلبی کے سبب یہ تمام جرائم کرگزرنے کے بعد صلیبی پاکستانی فوج انسانیت کی تلچھٹ تو بن ہی چکی تھی ،اب حیوانیت کی حدود کو بھی پار کر گئی......مردان اور پشاور کے مہاجر کیمپوں سے سینکڑوں نو جوان خواتین کو اغوا کرلیا گیا، جن کا آج تک کوئی سراغ نہیں ملا۔

جوان، بچے، خواتین، ضعیف العمر افراد......سب کے سب عزیز وحمید رب پر ایمان لانے کی پاداش میں شہید کردیے گئے۔مساجد کی تباہی، مدارس کی بربادی، علمائے کرام سے قلبی عداوت، شعائر اسلام کی تضحیک وتحقیر...... صلیبی پاکستانی فوج کا اولین مطمع نظر رہا۔آپریشن ''راہ راست وراہ نجات'' کے دوران کوئی ایک مسجد ومدرسہ بھی پاکستانی فوج کی بم باری سے محفوظ نہ رہا۔

ایک جعلی ویڈیو پر چیخ چیخ کر دہائی طالبان کے ''ظلم وستم'' کی دینے والے اس قتل عام پر بالکل خاموش ہیں گویا انہیں سانپ سونگھ گیا ہو......کہیں سے کوئی آواز نہیں اٹھی، کسی مذہبی وسیاسی جماعت نے ایسے دلدوز واقعات کے خلاف لب کشائی تک کی زحمت نہ کی، کسی ''انسانی حقوق'' کے پاسدار کے سینے سے یہ مناظر دیکھ کر آہ تک نہ نکلی، کوئی کالم نگار اور دانش وران مظلومین کے حق میں دو بول نہ لکھ سکا، ان خبروں کا ہیڈ لائنز اور بریکنگ نیوز بننا تو کجا یہ کسی اخبار میں دوسطری جگہ نہ پاسکیں......جب یہ ویڈیو مجاہدین کے ذرائع ابلاغ کی بدولت عام ہوئی تو صلیبی ہرکارے کا کام کرنے والی پاکستانی فوج کے ترجمانوں نے کمال ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے جعلی قرار دے دیا اور اسے ''فوج کو بدنام'' کرنے کی سازش کہہ کر درخوراعتنا نہ سمجھا......کچھ ہی دنوں بعد کیانی نے اس واقعہ کی ''تحقیقات'' کے لیے کمیٹی تشکیل دی۔ایسی کمیٹیاں کیا حیثیت رکھتی ہیں اور ان کی تحقیقات بھلا کس نہج پر کی جائیں گی......عذر گناہ بدتر از گناہ!!!

اُس ظلم کو دنیا سب جانے جو تم نے سرِ بازار کیا
اُس ظلم کو دنیا کیا جانے جو تم نے پسِ دیوار کیا

۲عدد ویڈیوز ایسی بھی منظر عام پر آئیں جن میں اُس ''حسن سلوک'' پر مشتمل مناظر کی ہلکی سی تصویر کشی ہے، جو صلیبی پاکستانی فوج عامۃ المسلمین پر دوران قید روا رکھتی ہے۔ ان دونوں ویڈیوز میں سفید ریش بزرگوں کو لاٹھیوں، آہنی تاروں، ٹھڈوں، تھپڑوں اور کوڑوں کے ذریعے تعذیب کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔یہ بزرگ اور باریش افراد تشدد سہتے ہوئے بھی اللہ واحد وصمد کو ہی پکار رہے ہیں۔ان کی احد احد کی پکاریں یقیناً عرش تک پہنچ کر اُس میں بھی ارتعاش پیدا کررہی ہیں مگر ظلم وتعدی کے پیکر ''پاک فوج'' کے بدمست افسران وجوانوں پر ان کا کوئی اثر دور دور تک نظر نہیں آتا۔اثر ہو بھی کیوں بھلا؟ دین اسلام کی پیروی سے انکار کرنے اور ارتداد کی راہوں پر نکل جانے والے کم بخت افراد کے ہاں تو یہود ونصاریٰ کی خوشنودی مطلوب ومقصود ہے، ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور اُس کے عذاب کے آ لینے کا ڈر ''رجعت پسندی اور دہشت گردی'' کی علامت ہے۔یہ تو اپنے الہٰ امریکہ سے ڈرتے ہیں اور اُسی کی ناراضگی کا خوف ان کے دامن گیر رہتا ہے۔ان کے ظلم و ستم کا شکار بظاہر ہمیں مظلوم ومقہور نظر آتے ہیں اور یہ صلیبی غلام ان کمزوروں پر حاوی دکھائی دیتے ہیں لیکن حقیقت یہی ہے کہ ان مظلومین کی آہیں، ان کی دہائیاں، ان کی پکاریں اور ان کی اللہ سے مدد واستعانت کی دعائیں وہاں تک رسائی حاصل کیے ہوئے ہیں، جہاں سے ہر امر کا فیصلہ صادر ہوتا ہے۔

یہ تو ان تیرہ بختوں کی روسیاہی کی داستانوں میں سے صرف چند ایک مثالیں ہیں......ایسے کتنے ہی معصوم بچے، پاک باز خواتین، ضعیف ولاچار بزرگ اور تنومند جوان' صلیبی گماشتوں' ناپاک فوج کی بہیمیت کا شکار ہوئے......خونِ مسلم کو بہانے میں اس قدر جری ہوجانے کے باوجود کبھی تو اِن خبیث الفطرت فوجیوں کا ضمیر اِنہیں کچوکے دیتا ہوگا کہ دیکھو! جب وہ دن ہوگا کہ جس کے بارے میں خود ربِ تعالیٰ فرماتے ہیں يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ (جس دن لوگ تمام جہانوں کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے) تو اُسی روز ایک ایک مظلوم سے اُن کا رب سوال کرے گا کہ بِأَيِّ ذَنبٍ قُتِلَت (تجھے کس گناہ کی پاداش میں قتل کیا گیا؟) تب یہ کمزور پاکر تہ تیغ کردیے جانے والے معصوم اور مظلوم تمہارے خلاف دربارِ الٰہی میں استغاثہ دائر کریں گے...... یہ صلیبی اتحادی پاکستانی فوجی جو آج سراپائے رعونت وتکبر دِکھتے ہیں...... یقیناً اللہ تعالیٰ اِن کی تمام تر سیاہ کرتوتوں سے آگاہ اور باخبر ہے......سو ''راہ راست'' اور ''راہ نجات'' پر گٹٹ دوڑنے والوں کو خبر ہو کہ اُن کے بارے میں اللہ جبار وقہار کا کیا فیصلہ ہے:

وَلاَ تَحْسَبَنَّ اللّهَ غَافِلاً عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ الأَبْصَارُO مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُؤُوسِهِمْ لاَ يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْئِدَتُهُمْ هَوَاء O(ابراھیم: ۴۳، ۴۴)

''اور (مومنو) مت خیال کرنا کہ یہ ظالم جو عمل کررہے ہیں اللہ اُن سے بے خبر ہے۔وہ اُن کو اُس دن تک مہلت دے رہا ہے جب کہ (دہشت کے سبب) آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔(اور لوگ) سر اٹھائے ہوئے (میدانِ حشر کی طرف) دوڑ رہے ہوں گے۔اُن کی نگاہیں اُن کی طرف لوٹ نہ سکیں گی اور اُن کے دل (مارے خوف کے) ہوا ہو رہے ہوں گے۔''

یہود ونصاریٰ سے وفا کا بندھن مضبوط کرنے اور اُنہیں اپنی وفا شعاری کا یقین دلانے کے لیے پاکستانی فوج مسلمانانِ پاکستان کی عزت، جان، آبرو اور مال سے

کھیل رہی ہے۔لیکن اس کے باوجود عامۃ المسلمین کے سامنے خود کو مسیحا کے روپ میں ہی پیش کرتی ہے۔اس کے برعکس مجاہدین ہیں جو اپنا عیش و آرام تج کر،اپنی خوشیوں بھری زندگی سے کنارہ کش ہوکر،اپنے پیاروں کی جدائیوں کو سینوں سے لگائے'اللہ کی رضا جوئی کے حصول اور امت مسلمہ کی جان،مال،عزت و آبرو کے تحفظ کے لیے میادینِ جہاد و قتال کو سجائے ہوئے ہیں......طواغیت کی طرف سے ان محسنین امت کو کبھی''ظالمان'' کہا جاتا ہے،کبھی''کرائے کے قاتل''،کبھی را اور سی آئی اے کے ایجنٹ...... یہ مقتلوں میں کٹتے ہیں،ان کے جسموں کے پرخچے اڑائے جاتے ہیں،ان کو شعائر اسلام کی حفاظت کے جرم میں سنگینوں میں پرویا جاتا ہے،میزائل حملوں اور کارپٹ بمنگ کے ذریعے شہید کیا جاتا ہے......لیکن امت کے یہ بیٹے ہر حال میں امت کے درد کو اپنا درد بناتے ہیں اور اسی درد کا درماں بننے کے لیے اپنا آپ جلاتے ہیں۔

سوا ئے اہلِ پاکستان! دونوں کردار تمہارے سامنے ہیں۔صلیبی اتحادی پاکستانی فوج کا مکروہ،قبیح،ظالمانہ چہرہ بالکل واضح ہو چکا ہے،جس پر کفر و ارتداد کے سیاہی پھیلی ہوئی ہے اور دوسری طرف مجاہدینِ اسلام کی لازوال قربانیاں،اللہ کی خاطر سب کچھ لٹا دینے والا کردار،اپنی بڑائی کی بجائے اللہ کی بڑائی اور کبریائی کے لیے پیہم سعی،اس سعی کے نتیجے میں تشدد،تعذیب اور شہادتیں غرض تمام تر آزمائشوں کو کامل صبر و استقامت سے برداشت کرنا اور یہ پیغام دینا کہ کفار و مرتدین کی تمام تر زور آوری کے باوجود فتح و نصرت کے وعدے صرف ہمارے لیے ہیں......اب پاکستان کے ہر مسلمان پر لازم ہے کہ اس ناپاک فوج کا ناطقہ بند کردے،اس کی غارت گریوں کا بدلہ اس انداز میں لے کہ اس سے وابستہ ہر فرد کو تاک تاک کر نشانہ بنائے،اور اس مرتد فوج اور طاغوتی نظام کی جڑوں کو کاٹ کر رکھ دے۔مجاہدینِ اسلام کی نصرت،نگہداری،معاونت اور سب سے بڑھ کر اُن کے ساتھ مل کر طواغیت عصر کے خلاف قتال کے میدانوں کا رخ کرے کہ یہی راہ راست بھی ہے اور یہی راہ نجات بھی ہے۔

الَّذِيْنَ آمَنُواْ وَهَاجَرُواْ وَجَاهَدُواْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِندَ اللّهِ وَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ(التوبۃ: ۲۰)

''جو لوگ ایمان لائے،ہجرت کی اور راہِ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا اُن کے لیے اللہ کے ہاں بلند ترین درجات ہیں اور وہی لوگ کامیابی پانے والے ہیں۔''

☆☆☆☆☆

بقیہ: نیٹو سپلائی،ڈرون حملے اور وطنیت کے اسیر

زلزلے،سیلاب،آسمانی آفتیں ہمارے لیے سامان عبرت نہیں ہیں۔صرف ایک نگاہ پاکستان میں ڈرونز سے بہتے خون کی بے وقعتی پر ڈال لی جائے تو ہم گنگ ہوکر رہ جاتے ہیں۔اب جبکہ حکومت پاکستان سرحدی خلاف ورزی پر احتجاج کر رہی ہے تو وہ صرف ہیلی کاپٹرز کی کارروائیوں ہی کے ضمن میں ہے۔امریکہ نیم دلانہ معذرت پیش کر رہا ہے تو وہ بھی صرف ہیلی کاپٹر والے واقعات پر ہے۔ڈرون کا تذکرہ بقدر اشکِ بلبل کہیں حادثتاً ہوگیا تو اور بات ہے۔

پاکستان کی سیاسی و مذہبی جماعتوں نے بھی یہی واویلا مچایا کہ''پاکستان سے گرزنے والا نیٹو اسلحہ پاکستان ہی کے خلاف استعمال ہو رہا ہے''۔سبحان اللہ!!!یعنی اگر اسی اسلحہ کے ذریعے افغان مسلمانوں اور مجاہدین اسلام کو ذبح کیا جائے،اُن کی بستیوں کو برباد اور اُن کے شہروں کو ویران کردیا جائے تو یہ سب''مذہب وطنیت'' کے پیروکاروں کے لیے باعث سکون ہے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے،نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے دشمن کے حوالے کرے،اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت براری میں کوشاں ہوگا اللہ اس کی حاجت براری میں ہوگا؛اور جو شخص کسی مسلمان سے کوئی غم اور دکھ دور کرے گا اللہ اس شخص سے روز قیامت کے دکوں میں سے کوئی دکھ دور کرے گا''(متفق علیہ)۔ان حضرات کے لیے بھلا اس حدیث مبارکہ میں کیا سبق پنہاں ہوگا؟؟؟اور پھر یہ شعر اور اس کے معنی و مفاہیم انہیں کیونکر سمجھ آسکیں گے کہ

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستان کا ہر پیر و جواں بے تاب ہوجائے

قومی و وطنی تعصّبات کا شکار،کفار کی کھینچی ہوئی ملکی حدود کی پاسداری کی حفاظت کا عہد نبھانے والے'امت اور تصورِ امت سے بے بہرہ ہو چکے لہٰذا پاکستانیت اور اُس سے بھی بڑھ کر''مقدس گائے'' کا روپ دھارے پاکستانی فوج پر ذرہ برابر آنچ آئے تو ان کی نیندیں اڑ جاتی ہیں،سکون و آرام غارت ہوجاتا ہے اور بے کلی اور بے چینی اپنی انتہاؤں کو پہنچ جاتی ہے۔لیکن آزاد قبائل اور سرزمین خراسان کے مسلمانوں پر قیامتیں تک گزر جائیں تو بھی ان کی میٹھی نیندوں میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔یہ لوگ کم از کم اقبال مرحوم کی آواز پر تو کان دھریں!!!

گفتار سیاست میں وطن اور ہی کچھ ہے
ارشاد نبوت میں وطن اور ہی کچھ ہے
اقوام جہاں میں ہے رقابت تو اسی سے
تسخیر ہے مقصود تجارت تو اسی سے
خالی ہے صداقت سے سیاست تو اسی سے
کمزور کا گھر ہوتا ہے غارت تو اسی سے
اقوام میں مخلوق خدا بٹتی ہے اس سے
قومیت اسلام کی جڑ کٹتی ہے اس سے

☆☆☆☆☆

مہنگائی، معاشی بدحالی: صلیبی غلامی کا شاخسانہ

ڈاکٹر ولی محمد

اکتوبر کی پہلی تاریخ کو اہل پاکستان کی 'جمہوری' حکومت کی طرف سے ایک مرتبہ پھر بجلی کی قیمتوں میں ۲ فیصد اضافہ کا مژدہ سنایا گیا۔لیکن بجلی کی قیمت میں یہ نہ تو کوئی پہلا اضافہ ہے اور نہ ہی آخری بلکہ گزشتہ ایک سال کے اندر بجلی کی قیمت میں یہ چھٹا اضافہ تھا۔بجلی کے ان ۶ جھٹکوں کے نتیجے میں گزشتہ ایک سال کے اندر مجموعی طور پر بجلی کی قیمت ۲۸ فیصد بڑھ چکی ہے۔جبکہ ۲۰۰۸ میں موجودہ حکومت کے قیام سے لے کر اب تک بجلی کی قیمت میں کل ۹۰ فیصد اضافہ کیا جا چکا ہے۔باوجود اس کے کہ عالمی منڈی میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمت میں نسبتاً کمی کے باعث ڈیزل سستا اور بجلی کی پیداواری لاگت کم ہوئی ہے۔

عوام کے زخموں پر نمک چھڑکنے کی خدمت پر مامور وفاقی وزیر بجلی و پانی پرویز اشرف کا مذکورہ اضافے کا اعلان کرتے ہوئے کہنا تھا کہ یہ اضافہ کوئی بڑا اضافہ نہیں۔پرویز اشرف کا یہ کہنا اس لیے بجا ہے کہ پاکستانی عوام پر مہنگائی' صرف بجلی ہی نہیں بلکہ تمام ضروریات زندگی کی قیمتوں میں ہوش ربا اضافے کی صورت میں نازل ہو رہی ہے۔مہنگائی کے اس طوفان میں مستقبل میں مزید شدت آنے کا امکان ہے کیونکہ IMF سے حالیہ قرضے کے پروگرام کی جو شرائط حکومت پاکستان نے تسلیم کی ہیں ان میں جون ۲۰۱۱ تک بجلی پر سبسڈی کا مکمل خاتمہ شامل ہے، جس کے نتیجے میں نہ صرف گھریلو صارفین بلکہ زرعی صارفین کے لیے بھی بجلی کی قیمت میں اضافہ ہو جائے گا۔جس کا لازمی نتیجہ سبزیوں اور اجناس کی قیمتوں میں اضافے کی صورت میں نکلے گا۔

زندگی کی بنیادی اشیائے ضروریات میں گرانی کی وجوہات سے پہلے اس کے اثرات پر ایک نظر ڈال لینا ضروری ہے۔روزانہ کی بنیاد پر بڑھتی ہوئی اس مہنگائی نے نہ صرف غریب بلکہ متوسط طبقے کی قوت خرید کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔عالمی ادارہ خوراک کی ایک رپورٹ کے مطابق آٹے اور گندم کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے گزشتہ سال ۲۰۰۹ میں ۲۰۰۸ کے مقابلے میں پاکستان میں ۱۰ فیصد کم گندم استعمال ہوئی۔۲۰۰۸ میں یہ مقدار ۲ کروڑ ٹن جبکہ ۲۰۰۹ میں کم ہو کر ۱ کروڑ ۸۰ لاکھ ٹن رہ گئی۔

دوسری طرف بجلی کے بحران سے صنعتیں تباہ ہو کر رہ گئی ہیں اور کم از کم ۴ لاکھ صنعتی کارکن بے روزگار ہو چکے ہیں۔جبکہ برسر روزگار افراد کی اجرتوں میں مہنگائی کے تناسب سے کوئی اضافہ نہیں ہو رہا۔چنانچہ مہنگائی اور معاشی بدحالی دونوں مل کر غربت میں بے پناہ اضافے کا سبب بن رہے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ گزشتہ اڑھائی سالوں میں تقریباًے املین افراد انتہائی غربت کی سطح سے نیچے چلے گئے ہیں۔جبکہ مجموعی طور پر تقریباًے کروڑ افراد انتہائی کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں۔

مہنگائی اور غربت میں اس خوفناک اضافے کا جو سب سے بھیانک نتیجہ سامنے آیا ہے وہ خودکشیوں کے رجحان میں خوفناک حد تک اضافے کا ہے۔بعض اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں صرف جنوری سے ستمبر ۲۰۱۰ تک ۱۱۶۱ افراد نے خودکشی کی۔جبکہ غربت و مہنگائی اور معاشی بدحالی کے جو سماجی اثرات بالخصوص عامۃ المسلمین کے تعلق دین پر اثرات کس قدر تباہ کن ہیں۔ان اثرات کی تشخیص اور تدارک کے لیے اہل علم و دانش کو قلم اٹھانا چاہیے۔

پاکستان کے سرکاری وفاقی ادارہ شماریات کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ ایک سال کے دوران اوسطاً ۵۳ فیصد اضافہ ہوا ہے۔اور صرف گزشتہ ایک سال ہی نہیں بلکہ گزشتہ دو دہائیوں سے بنیادی ضرورت کی اشیا کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔نیچے دیے گئے جدول سے اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان میں گزشتہ ۱۱ سالوں کے دوران ضروریات زندگی کی قیمتوں میں کس تیز رفتاری سے اضافہ ہوا ہے۔

	قیمتیں روپوں میں			قیمتوں میں فیصد اضافہ		
	1999	2005	2010	1999-2005	2005-2010	1999-2010
دودھ فی لٹر	12	28	50	133%	79%	317%
چینی فی کلو	18	26	82	44%	215%	356%
بڑا گوشت فی کلو	45	110	225	144%	105%	400%
چھوٹا گوشت فی کلو	80	210	400	163%	90%	400%
بناسپتی گھی فی کلو	38	41	130	8%	217%	242%
آٹا فی کلو	8	11	30	38%	173%	275%
آلو فی کلو	5	11	40	120%	264%	700%
پیاز فی کلو	6	10	40	67%	300%	567%
ادرک فی کلو	20	50	200	150%	300%	900%
باسمتی چاول فی کلو	20	26	80	30%	208%	300%
دال چنا فی کلو	19	26	70	37%	169%	268%
دال ماش فی کلو	25	35	180	40%	414%	620%
سفید چنے فی کلو	30	45	100	50%	122%	233%
کالے چنے فی کلو	18	24	60	33%	150%	233%
چائے 200g	35	52	112	49%	115%	220%
سرخ مرچ	40	45	160	13%	256%	300%
ڈبل روٹی	12	21	40	75%	90%	233%
مٹی کا تیل فی لٹر	11	33	75	200%	127%	582%
صابن	28	36	100	29	178%	257%
سرف	30	65	190	117%	192%	533%
یوریا کھاد فی بوری	327	467	850	43%	82%	160%

سبزیوں اور کھانے پینے کی دیگر چیزوں سمیت اکثر ضروریات کی قیمتوں میں ۳ گنا سے لے کر ۹ گنا تک اضافہ ہوا ہے۔

جہاں تک اس گھمبیر مسئلے کی وجوہات کا تعلق ہے تو یقیناً اس کی پہلی اور بنیادی وجہ تو اہل پاکستان کا اللہ رب العالمین کے حکم اور شریعت سے بغاوت و سرکشی پر مبنی اجتماعی رویہ ہے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کئی مواقع پر اس حوالے سے سخت تنبیہ کی ہے۔سورہ طٰہ میں ارشادِ ربانی ہے:

وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكاً وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى

''اور جس نے میرے ذکر سے اعراض کیا تو اُس کے لیے اُس کی معیشت تنگ کر دی جاتی ہے اور ہم قیامت کے دن اُسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔''

اللہ قادرِ مطلق کی جانب سے اتنی سخت تنبیہات کے باوجود اہل پاکستان بالعموم اور یہاں کا حکمران طبقہ بالخصوص نا صرف شریعت الٰہیہ سے انکار پر مصر ہیں بلکہ اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان کے دشمنوں سے اتحاد کرتے ہیں اور انہوں اپنے تمام سیاسی، سماجی اور معاشی معاملات میں ان بدترین کفار کو اپنا مشیر اور ہمراز ہی نہیں بلکہ حاکم تک بنا رکھا ہے۔اسی امر کی نہایت واضح اور زندہ مثال پاکستان پر IMF، ورلڈ بنک اور دیگر عالمی ساہوکاروں کا تسلط ہے۔

یوں تو IMF اور ورلڈ بنک قیامِ پاکستان کے فوراً بعد یعنی بالترتیب ۱۹۵۰ اور ۱۹۵۲ میں ہی اچھوت کے مرض کی طرح پاکستان کو چمٹ گئے تھے لیکن ۱۹۸۰ کی دہائی تک پاکستان پر ان کے اثرات اس قدر گہرے نہیں تھے۔۱۹۸۰ سے قبل پاکستان نے مجموعی طور پر IMF سے تقریباً ایک ارب ڈالر کا قرض لیا تھا جبکہ نومبر ۱۹۸۰ میں ہونے والے ایک معاہدے کے تحت ۷.۱ ارب ڈالر کا قرض لیا گیا۔اس قرضے کی بنیادی شرط بجٹ خسارے میں کمی تھی جس کی آڑ میں پاکستان کو کھاد، سیمنٹ، بجلی اور صحت و تعلیم کی سہولیات کی قیمتوں میں اضافے پر مجبور کیا گیا۔بالواسطہ ٹیکسوں میں اضافہ اور سبسڈی میں کمی کروائی گئی۔نتیجتاً پاکستان کا بجٹ خسارہ جو ۸۱-۱۹۸۰ میں ۵.۸% تھا، کم ہونے کی بجائے ۸۶-۱۹۸۵ میں بڑھ کر ۹.۱% تک پہنچ گیا۔ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر ۲۰ فی صد کم ہوگئی۔ ایکسائز ڈیوٹی میں اضافے اور سبسڈیز میں کمی کے باعث قیمتوں میں اضافہ ہوگیا۔

مالی خسارے پر قابو پانے کے لیے پاکستانی حکمرانوں نے ۱۹۸۸ میں ایک مرتبہ پھر IMF کا دروازہ کھٹکھٹایا اور ۹۰۰ ملین ڈالر کا قرضہ لیا۔شرائط اس مرتبہ بھی وہی تھیں چنانچہ نتیجہ بھی وہی نکلا۔مہنگائی اور غربت کے ساتھ بجٹ خسارے اور معاشی بدحالی میں مزید اضافہ ہوگیا۔یہی وہ مقصد تھا جو عالمی ساہوکار حاصل کرنا چاہتے تھے یعنی پاکستانی معیشت کو مکمل طور پر مفلوج کر کے اپنا دست نگر بنانا اور پھر ''اقتصادی بہتری کے لیے امداد'' جیسے خوشنما عنوانات کے تحت ایسی شرائط مسلط کرنا جس سے عام آدمی کے لیے روٹی کے ایک لقمے کا حصول بھی دشوار ہو جائے اور حکمران اُن مالیاتی اداروں اور اُن کے پیچھے بیٹھے صلیبی صہیونی منصوبہ سازوں کے تلوے چاٹتے اور ان کے تمام احکامات کی تکمیل کرتے رہیں۔یہی وجہ ہے کہ گزشتہ ۲۰ سالوں میں IMF اور پاکستان کے مابین اس طرح کے ۵ منصوبے یا دوسرے لفظوں میں نئے قرض کے ۵ دور چل چکے ہیں اور جون ۲۰۱۰ تک پاکستان IMF کا تقریباً ۸ ارب ڈالر کا مقروض ہو چکا ہے۔جبکہ تقریباً ۱۲ ارب ڈالر کا جو حالیہ قرضہ منظور کیا گیا ہے اس میں سے ابھی تک ۹.۴ ارب ڈالر ادا کیے گئے ہیں اور باقی رقم کے لیے پاکستانی حکومت کو عوام کا خون چوسنے کے احکامات دیے جا رہے ہیں۔بعینہ یہی کیفیت ورلڈ بینک، پیرس کلب اور دیگر سود خور اداروں کی ہے۔

جون ۲۰۰۷ میں پاکستان کا مجموعی بیرونی قرضہ ۳۹.۵ ارب ڈالر تھا جو کہ ۱۶ ارب ڈالر کے اضافے سے جون ۲۰۱۰ میں ۵۴.۵ ارب ڈالر تک پہنچ چکا ہے گویا خواہشات نفس کے پجاری اور صلیبیوں کے غلام پاکستانی حکمرانوں نے ہر پاکستان کو ۳۲۰ ڈالر کے عوض گروی رکھ چھوڑا ہے۔ان قرضوں پر سالانہ تقریباً ایک ارب ڈالر سود کی مد میں ادا کیے جاتے ہیں۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ۵۵ ارب ڈالر (تقریباً ۴ کھرب روپے) کا یہ قرضوں کا انبار جو عوام کی کمر پر لاد ا گیا ہے، یہ وسائل آخر کہاں خرچ ہوئے تو جواب نہایت واضح ہے کہ یہ رقم عالمی ساہوکاروں نے بڑی مہارت سے پاکستان کے مقتدر طبقے، بشمول جرنیلوں، بیوروکریسی اور سیاست دانوں کی (عوام کی دولت لوٹ کر بنائی گئی) بیرون ملک عیاشیوں، جائیدادوں اور سوئس بنکوں کے اکاؤنٹس وغیرہ کی صورت واپس وصول کر لی ہے۔

پاکستانی معیشت کی بدحالی اور کمر توڑ گرانی کا ایک اور اہم سبب پاکستانی ریاست کی ''صلیبی جنگ'' میں بطور ''فرنٹ لائن اتحادی'' شمولیت ہے۔۹ سال سے جاری اس صلیبی جنگ میں پاکستان کی فوج اور حکومت نے صرف اپنا دین و ایمان اور ہزاروں جوان ہی نہیں گنوائے بلکہ اپنی معیشت کا بھی بیڑہ غرق کر لیا ہے۔مالی سال ۱۰-۲۰۰۹ میں اس جنگ کی وجہ سے پاکستان کی معیشت کو ۳.۵ ارب ڈالر اور مالی سال ۰۸-۲۰۰۷ اور ۰۷-۲۰۰۶ میں بالترتیب ۷.۷ ارب ڈالر اور ۶.۱۲ ارب ڈالر نقصان اٹھانا پڑا۔جبکہ اس کے بدلے میں امریکہ نے جو ۱۰ ارب ڈالر ان ۹ سالوں میں دیے ان سے اس کے کتوں پرویز اور اس کے ساتھیوں نے اپنے پیٹ اور بنک اکاؤنٹ بھر لیے (اور اپنی قبریں بھی آگ سے بھر لیں)۔

IMF، ورلڈ بنک، پیرس کلب اور فرینڈ آف پاکستان ایسے ساہوکار اداروں کے شکنجوں میں کس کر اور صلیبی جنگ میں اپنا فرنٹ لائن اتحادی بنا کر صلیبیوں نے پاکستان کی اقتصادیات کا ستیاناس کر دیا۔جس کا براہ راست نقصان ملک کے غریب اور متوسط طبقے کو پہنچا ہے۔جن کے لیے اب دو وقت کا کھانا بھی ایک خواب بنتا جا رہا ہے لیکن پاکستان پر مسلط صلیبی شیطانوں کی تسلی پھر بھی نہیں ہوتی اور وہ بار بار اپنے غلام پاکستانی حکمرانوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مسلمانانِ پاکستان کا قافیہ حیات مزید تنگ کر دو۔یہ بدمعاش ساہوکار حاکمانہ انداز سے اپنی شرائط مسلط ٹیکس گھٹانے بڑھانے کے فیصلے، بجٹ کے ردوبدل اور قیمتوں کا تعیّن تک کرتے ہیں۔دی جانے والی امداد کے مصارف متعین کر کے باقاعدہ ٹیمیں بھیج کر یہ بات یقینی بناتے ہیں کہ پیسے اُن کی مقررہ مدات کے علاوہ کہیں اور خرچ نہ ہونے پائیں۔

حالیہ سیلاب کے موقع پر اُن کی خود غرضی اور مسلمانانِ پاکستان سے اُن کی دشمنی اس وقت مزید کھل کر سامنے آگئی جب اُنہوں نے سیلاب کی تباہ کاریوں سے نمٹنے کے لیے کسی قسم کی امداد کی بجائے پاکستانی حکمرانوں کا بازو مروڑنا شروع کر دیا کہ وہ عوام کا خون نچوڑ کر سیلاب سے ہونے والا نقصان پورا کریں۔

(بقیہ صفحہ ۳۸ پر)

امریکی خواب ''صحت مند'' پاکستان

سید معاویہ حسین بخاری

''اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اگر تم میں سے کوئی اُن کی طرف پھرا تو وہ اُنہی میں سے ہے'' (سورہ مائدہ: آیت ۵۱)۔ظہور اسلام سے لے کر آج تک کوئی ایسا موقع نہیں جب یہود و نصاریٰ نے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کی ہو۔آج مسلمانوں کا کوئی ایسا ملک نہیں جو ان کی سازشوں سے محفوظ ہو۔فلسطین میں یہود خود تسلط قائم کیے ہوئے ہیں اور فلسطینیوں کی زندگی کو مشق ستم بنائے ہوئے ہیں۔جبکہ عراق و افغانستان میں نصاریٰ کا سرپرست اعلیٰ اور یہود کا آلہ کار امریکہ قابض ہے۔ان ملکوں اور خود امریکہ کی جیلوں میں ہزاروں مسلمان قید ہیں حتیٰ کہ مسلمان خواتین اور بچے بھی ان کے ظلم سے محفوظ نہیں۔عافیہ صدیقی جیسی اسلام کی کتنی ہی بیٹیاں ان کے مظالم کا شکار ہیں۔جبکہ مسلمانوں کے شہروں پر بم باری کے دوران شہید ہونے والوں کی تعداد شمار سے باہر ہے۔مسلمانوں کے ساتھ اس کھلی دشمنی کے باوجود جب کفر کا سردار امریکہ مسلمانوں کی صحت کے بارے میں فکر مند نظر آتا ہے اور صحت کے لیے اربوں ڈالر اور ادویات دیتا ہے تو دال میں کچھ کالا تو ضرور بالضرور ہوگا۔سوچنے کی بات ہے کہ ایک طرف امریکہ بم باری کر کے لاکھوں مسلمانوں کو شہید کرتا ہے جبکہ دوسری طرف مسلمانوں کو صحت کی سہولیات کے لیے اربوں ڈالر دے رہا ہے یقیناً اس کے پس پردہ کچھ مقاصد ہوں گے۔امریکہ کی طرف سے پاکستان کو صحت کی مد میں دی جانے والی امداد کے اعداد و شمار امریکی سفارت خانے کی ویب سائٹ پر کچھ اس طرح دیے گئے ہیں۔

پولیو کے لیے پلائی جانے ولی ویکسین کے ذریعے کینسر پیدا ہوتا ہے۔روسی سائنس دان ڈاکٹر جان مارٹن کا کہنا ہے کہ 3V-40 وائرس اتنا خطرناک ہے کہ یہ اگلی نسل میں بغیر ٹیکہ یا انجکشن لگائے پیدائشی طور پر منتقل ہو جاتا ہے۔

☆ ۲۶ مئی ۲۰۰۵ کو USAID نے پاکستان کو تعلیم اور صحت کی مد میں ۱۴۷ ملین ڈالر دیے۔

☆ ۸ اگست ۲۰۰۶ کو لاہور میں آیندہ سال پاکستان کو صحت کی سہولیات کی فراہمی کے لے ۸.۱۴ ملین ڈالر کی امداد پر دستخط ہوئے۔

☆ ۱۷ اگست ۲۰۰۸ کو USAID نے ۷۰ ملین ڈالر پاکستانی غیر سرکاری تنظیموں (NGO's) کو دینے کا اعلان کیا تا کہ زلزلہ زدگان کے لیے صحت اور تعلیم کی سہولیات مہیا کی جاسکیں۔

☆ ۱۶ اکتوبر ۲۰۰۶ کو فاٹا میں بچوں کی صحت کے لیے ۵.۱۱ ملین دالر کی مداد دی گئی تا کہ ۵ سال تک کی عمر کے بچوں کو علاج کی سہولت دی جاسکے۔

☆ ۱۲ مارچ ۲۰۰۸ کو امریکی سفیر پیٹرسن نے صحت کے لیے ۲۰ ملین ڈالر کے منصوبے کا جائزہ لیا۔ یہ رقم حکومت کو فاٹا میں صحت کی سہولتیں فراہم کرنے کے لیے دی گئی۔جس میں ماں اور بچے کی صحت،صاف پانی کی فرہمی اور بہتر طبی سہولتوں کی فراہمی کے منصوبے شامل ہیں (سوال یہ ہے کہ صرف فاٹا پر یہ خصوصی عنایات کیوں؟)۔اس موقع پر امریکی سفیر نے کہا کہ معاشی اور معاشرتی ترقی کے لیے صحت مند لوگ ضروری ہیں۔امریکہ اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ مضبوط اور ترقی یافتہ پاکستان کے لیے صحت مند ماں، بچہ اور خاندان ضروری ہیں۔یہ منصوبہ ۵.۱ ملین ڈالر کے اس میں منصوبے کا حصّہ ہے جو امریکہ پاکستان کو پانچ سالوں میں مہیا کرے گا۔

☆ ۳۰ مئی ۲۰۰۸ کو امریکہ نے بچوں کی شرح اموات کم کرنے کے لیے ۶۰ ملین ڈالر کے پروگرام کا جائزہ لیا۔

☆ ستمبر ۲۰۰۶ سے فروری ۲۰۰۷ کے دوران امریکہ نے پاکستان میں خواتین اور بچوں کی شرح اموت کے لیے ایک سروے کرایا۔جس پر ۸.۲ ملین ڈالر خرچ ہوئے۔اس سے پتہ چلا کہ ایک لاکھ میں سے ۲۷۶ خواتین ہر سال زچگی کے دوران مر جاتی ہیں۔امریکہ نے کہا کہ ۲۰۱۵ تک اس شرح کو کم کر کے ۱۴۰ سے کم تک لایا جائے (یہی امریکہ وزیرستان میں بم باری کر کے چند لمحوں میں کتنی ہی خواتین اور بچوں کو قتل کر دیتا ہے)۔

☆ ۲۲ جولائی ۲۰۰۸ کو سندھ سے صحت اور آبادی کے متعلّق ۱۲۱ افراد نے کورس مکمل کیا۔USAID کی طرف سے یہ ۸ روزہ ورکشاپ امریکہ کی طرف سے ۶۰ ملین ڈالر کی لاگت سے شروع ہونے والے منصوبے کا حصّہ ہے۔اس میں تربیت حاصل کرنے والے پاکستان میں صحت اور خاندانی منصوبہ بندی کے منصوبوں کو بہتر بنانے میں مدد دیں گے۔اس پروگرام کے دوران بتایا گیا کہ ۲۰۰۲ سے ۲۰۰۸ تک USAID پاکستان کو صحت، تعلیم اور معاشی سہولیات بہتر بنانے کے لیے ۲ بلین ڈالر دے چکا ہے۔

☆ ۱۸ اگست 2008 کو امریکہ نے موبی لنک، میڈن ٹیک اور یونی لیور کے ساتھ معاہدہ کیا۔ جس میں صاف پانی کی فراہمی کے ذریعے پانی کی کمی والی بیماریوں کی روک تھام کے لیے کوشش کرنے کا اعلان کیا گیا۔

☆ ۱۹ اگست ۲۰۰۸ کو امریکہ اور پاکستان کے درمیان ۱۵.۴ ملین ڈالر امداد کا معاہدہ ہوا۔اس میں سے ۸.۹ ملین ڈالر زراعت کی ترقی کے لیے دیے جائیں گے اور بقیہ ۶.۵ ملین ڈالر صحت کی سہولیات بہتر بنانے خصوصاً نوزائیدہ بچوں اور ماؤں کی صحت کے لیے اقدامات کے لیے دیے جائیں گے۔

☆ ۲۰ نومبر ۲۰۰۸ کو سوات میں ماں اور بچے کی صحت کے لیے مراکز اور تربیت یافتہ عملے کی فراہمی کے لیے ۵ لاکھ ڈالر کی امداد کا معاہدہ ہوا۔

☆ ۴ فروری ۲۰۰۹ کو USAID کی طرف سے ۹ روزہ تربیتی ورکشاپ مکمل ہوئی جس میں سرحد اور بلوچستان سے ۲۴ افراد نے تربیت حاصل کی۔

☆ ۵ دسمبر ۲۰۰۹ کو اعلان کیا گیا کہ ہر سال USAID پاکستان کو ۵.۱ ملین ڈالر دے گا۔

☆ ۳۰ جنوری ۲۰۱۰ کو لاہور میں USAID نے پاکستان کو ۴۰ ایمبولینس دیں۔ ۲۰۰۷ سے اب تک ۱۲۶ ایمبولینس دی جا چکی ہیں۔ یہ ۷.۷ بلین ڈالر کے منصوبے کا حصّہ ہے جو ۶ سال میں مکمل ہوگا۔

☆ ۲۷ مئی ۲۰۱۰ کو مریکہ نے سرحد کے لیے ۷.۸۵ بلین ڈالر کے صحت کے منصوبے کا اعلان کیا۔

☆ ۲۷ جون ۲۰۱۰ کو امریکی سفیر نے جیکب آباد میں طبی آلات مہیا کیے۔ جیکب آباد میں پولیو کے خاتمے اور خاندانی منصوبہ بندی کے لیے مہم بھی چلائی گئی۔

☆ پینٹا گون ہر سال ایک ملین ڈالر پولیو کی مہم کے لیے دیتا ہے۔

☆ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن WHO ہر سال ڈیڑھ لاکھ ملین ڈالر پولیو مہم کے لیے دیتی ہے۔

ان اعداد و شمار کا بغور جائزہ لیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ امریکی امداد خصوصی طور پر نوزائیدہ بچوں کے لیے ہے۔ اس کے مقاصد میں بچوں کو ادویات کی فراہمی، بیماریوں سے بچاؤ کے لیے حفاظتی ٹیکے، پولیو سے بچاؤ کے قطرے، صاف پانی اور اچھی خوراک کی فراہمی شامل ہے۔ اس کے علاوہ ماؤں کو علاج کی بہتر سہولتوں کی فراہمی اور خاندانی منصوبہ بندی بھی امریکی دلچسپی کا محور ہیں۔

خاندانی منصوبہ بندی پر خصوصی توجہ ہی امریکی مقاصد کو ظاہر کرنے کے لیے کافی ہے۔ امریکہ کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کی افرادی قوت کو کم سے کم کیا جائے، جس کے لیے خاندانی منصوبہ بندی کی زبردست تشہیری مہم شروع کی گئی ہے۔ میڈیا کے بھرپور استعمال اور خاندانی منصوبہ بندی کے مراکز قائم کر کے عوام کی ذہن سازی کی گئی اور مسلسل کی جا رہی ہے تاکہ مسلمانوں کی آبادی کو کم کیا جا سکے۔ نئی نسل مستقبل کی محافظ ہوتی ہے اور جن ممالک میں آبادی میں شرح نمو زیادہ ہے وہاں نوجوانوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ نوجوان ہی معاشرے کی مذہبی، معاشی اور معاشرتی حالت کے ستون ہوتے ہیں۔ نوجوانوں کی تعداد میں کمی معاشرے کو کمزور کرنے کی سازش ہے۔ اس کا سب سے اہم مقصد مسلمان معاشروں میں جہادی بیداری کو دبانا اور جہاد کی دعوت کو کمزور کرنا ہے۔ نوجوانوں کی تعداد کم ہونے سے مجاہدین کی تعداد کم ہوگی۔ ظاہر ہے کہ جب خاندان کا وارث اور کفیل صرف ایک نوجوان ہوگا تو اس کے لیے جہاد کے لیے نکلنا نسبتاً زیادہ مشکل ہوگا جبکہ جس گھر میں نوجوانوں کی کثرت ہوگی' اُن کے لیے جہاد کے لیے باری باری نکلنا آسان اور سہل ہوگا۔

سوچنے کی بات ہے کہ ایک طرف تو امریکہ بم باری کر کے لاکھوں مسلمانوں کو شہید کرتا ہے تو دوسری طرف مسلمانوں کو صحت کی سہولیات کے لیے اربوں ڈالر دے رہا ہے تو اس کے پس پردہ کچھ تو مقاصد ہوں گے۔

امریکہ کا دوسرا اہم ہدف بچوں کو ادویات، حفاظتی ٹیکوں اور ویکسین کی فراہمی ہے۔ حفاظتی ٹیکوں اور ویکسین کے ذریعے بچوں کو زہریلا مواد دیا جاتا ہے جو فوری طور پر اُنہیں کوئی ضرر نہیں پہنچاتا لیکن ان کی آئندہ زندگی میں صحت کے بے شمار مسائل پیدا کر دیتا ہے۔ مثلاً پولیو کے خاتمے کے لیے بہت زور و شور سے مہم چلائی جاتی ہے۔ ہر تین چار ماہ بعد یہ مہم چلتی ہے اور میڈیا کے ذریعے اس کی بھرپور تشہیر کے علاوہ ہر بچے تک قطروں کی فراہمی کے لیے لاتعداد عملہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس ساری مہم پر بے تحاشا وسائل صرف کیے جاتے ہیں جبکہ اگر جائزہ لیا جائے تو پولیو کی شرح بہت کم ہے۔ اس کے مقابلے میں دوسری بیماریوں مثلاً ذیابیطس، امراض قلب، کینسر وغیرہ کی شرح زیادہ ہے تو پھر پولیو پر خصوصی توجہ کیوں؟ اس کا جواب پولیو ویکسین پر ہونے والی ایک تحقیق سے سامنے آتا ہے جو ماہ نامہ راہنمائے صحت کے جون ۲۰۰۶ کے شمارے میں شائع ہوئی۔

اس تحقیق کے مطابق پولیو ایک جینیٹیکلی انجینئرڈ وائرس ہے، جو ۱۹۵۳ میں بندر کے گردے کے اجزا سے بنایا گیا (یاد رہے ویکسین اسی بیماری کے کمزور جراثیم سے بنائی جاتی ہے۔ اس لیے پولیو ویکسین بھی پولیو وائرس سے تیار کیا جاتی ہے)۔ بندر کے گردے میں ایک وائرس (Simian Virus)(SV-40) ہوتا ہے۔ یہ وائرس اگر انسانوں کے جسم میں داخل کیا جائے تو لا علاج بیماریاں پیدا ہونے کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ یہ بیماریاں Osteosarcoms Brain Tumors, Malignate Mesosmthisoms ہیں' جن کا علاج انتہائی مشکل ہے۔ اس کے علاوہ پولیو میں Bk Virus اور JU Virus پایا جاتا ہے جو کینسر پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ۱۹۶۲ میں ان جراثیموں کے خطرناک اثرات دور کرنے کے لیے معیاری تجربہ گاہوں میں تجربات کیے گئے لیکن تمام تجربات ناکام رہے۔ یہ وائرس جسم میں دخل ہونے کے بعد بہت تیزی سے پھیلتے ہیں۔ نیشنل ویکسین انفارمیشن کے صدر فشر بارب لیفو Fisher Barb Lefo نے دعویٰ کیا ہے کہ زیادہ تر بچوں اور جوانوں میں قوت مدافعت کے نظام میں کمزوری، سیکھنے کی صلاحیت کا متاثر ہونا، معذوری، استھما، جوڑوں کی سوجن (Arthritis)، جوڑوں کا التہاب مفاصل مرض Rheumatold Arthritic، جسم کے خلیوں اور ٹشوز کا سخت ہو جانا Multipli Scleresis and Secure disorder، جلد کے امراض Lupos اور Hyper Activity جیسی مہلک بیماریوں کا ذمہ دار صرف حفاظتی ٹیکوں کا لگایا جانا ہے۔

پولیو کے لیے پلائی جانے والی ویکسین کے ذریعے کینسر پیدا ہوتا ہے۔ روسی سائنس دان ڈاکٹر جان مارٹن کا کہنا ہے کہ 3V-40 وائرس اتنا خطرناک ہے کہ یہ اگلی نسل میں بغیر ٹیکہ یا انجکشن لگائے پیدائشی طور پر منتقل ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ پولیو کے قطرے افزائشِ نسل کو متاثر کرتے ہیں۔ پولیو کے قطرے بچے اور بچیوں کے ہارمونز پیدا کرنے والے غدود کو متاثر کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ صحیح طور پر کام نہیں کرتے اور ہارمونز کی صحیح مقدار پیدا نہیں کر سکتے۔ جس کی وجہ سے پولیو ویکسین سے متاثر فرد کے بچے یا تو پیدا ہی نہیں ہوں گے اور وہ مستقل بانجھ پن کا شکار ہوگا یا پیدا ہوں گے تو ان میں عورتوں اور مردوں دونوں کی خصوصیات نہیں ہوں گی بلکہ ہیجڑا پن پیدا ہوگا۔

پولیو ویکسین کے انہی اثرات کی وجہ سے امریکی محکمہ برائے حفظانِ صحت Centre for diasese control and prevention نے یکم جنوری ۲۰۰۰ کو جاری کیے گئے ایک حکم نامے کے ذریعے پولیو کے خاتمے کے لیے پلائی جانے ولی ویکسین پر پابندی لگا دی تھی۔ CDC نے اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ پولیو کی ان بوندوں میں زندہ پولیو وائرس ہوتے ہیں، جس سے دوسرے صحت مند لوگوں یا جن لوگوں نے پولیو خوراک نہیں پی انہیں مرض لاحق ہو سکتا ہے۔ امریکہ میں ویکسین پر پابندی لگانے کے بعد امریکی گوداموں میں بے کار پڑی پولیو کی خطرناک ویکسین کو ایشیائی ممالک میں بھیجا جا رہا ہے۔ (ماہنامہ راہنمائے صحت، جون ۲۰۰۶)۔

۱۱ مئی ۱۹۸۷ کو لندن ٹائمز میں شائع ہونے ولی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ افریقی ممالک میں ایڈز کی وبا پھیلنے کی وجہ ۱۹۷۲ میں لگائے گئے حفاظتی ٹیکے تھے۔ ان حقائق سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ امریکہ کی طرف سے صحت کے لیے دی جانے ولی امداد دراصل مسلمانوں کی آیندہ نسلوں کو تباہ کرنے کی سازش ہے۔ جسے انسانی ہمدردی کا خوبصورت لبادہ اوڑھا دیا گیا ہے۔ یہ امداد دراصل امریکہ کی جراثیمی جنگ کا حصّہ ہے، جو سابق امریکی صدر رچرڈ نکسن کے دور میں شروع ہوئی۔ اس جنگ کا مقصد یہ ہے کہ ٹیکوں اور ویکسین کی مدد سے مختلف خطرناک بیماریوں کو دشمن میں پھیلایا جائے۔ اس مقصد کے لیے مسلمان ملکوں کے میڈیا کے ذریعے پہلے کسی بیماری کے بارے میں خوب شور مچایا جاتا ہے، پھر اس کی ویکسین لائی جاتی ہے اور عوام کو اس کے استعمال کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اس ویکسین کو ہر خاص و عام تک پہنچانے کے لیے بے حساب وسائل صرف کیے جاتے ہیں۔

ہمارے لیے لمحۂ فکریہ ہے کہ پاکستان کی بیشتر آبادی ان جراثیمی ہتھیاروں سے متاثر ہو رہی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ عوام میں ہنگامی بنیادوں پر صلیبی اور صیہونی سازشی حربوں کے بارے میں شعور پیدا کیا جائے تاکہ وہ اپنے دشمن کی چالوں سے خبردار بھی رہیں اور خود کو ان چالوں سے بچا بھی سکیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: مہنگائی، معاشی بدحالی: صلیبی غلامی کا شاخسانہ

۷ ستمبر کو امریکی ایلچی ہالبروک نے کہا کہ عالمی برادری سیلاب سے متاثرین کے لیے اتنے بڑے پیمانے پر مدد نہیں کر سکتی اور پاکستان کو اربوں ڈالر کا خود بندوبست کرنا ہوگا۔ عالمی برادری صرف ۲۵ فیصد فنڈز دے گی۔ اس نے واضح لفظوں میں کہا کہ پاکستان نے اپنے شہریوں پر مزید ٹیکس نہ لگائے تو ہماری امداد رک سکتی ہے۔ بعد میں ہیلری کلنٹن نے بھی یہی راگ الاپا جبکہ IMF وغیرہ تو روزِ اول ہی سے اسی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ یہ ساہوکار اور ان کے کارندے اس قدر بے حس ہیں کہ سیلاب کے نتیجے میں پہلے سے تباہ حال قوم پر فلڈ ٹیکس لگانے کا مطالبہ کیا گیا اور ساتھ ہی ویلیو ایڈڈ ٹیکس (VAT) کا ڈراوا دے کر سیلز ٹیکس کے ذریعے عوام کا مزید خون نچوڑنے کی تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ حالانکہ دوسری جانب ان مالیاتی اداروں کے کارندے دن رات مسلمانوں کا مال شیرِ مادر سمجھ کر لوٹنے میں لگے ہوئے ہیں، لیکن یہ سود خوران کی بدعنوانی سے صریح چشم پوشی کرتے ہیں کیونکہ یہ جانتے ہیں کہ لُوٹ کا یہ مال سوئٹزرلینڈ کے بینکوں سے ہوتا ہوا واپس ان کے پاس پہنچ جائے گا۔

مہنگائی اور بھوک کے عذاب سے نجات کیونکر:

اللہ تعالیٰ کی اجتماعی نافرمانیوں اور یہود و نصاریٰ کی دوستی بلکہ غلامی کے سبب اہل پاکستان آج مہنگائی، غربت اور بھوک کے جن عذابوں میں گرفتار ہو چکے ہیں ان سے نجات حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ:

☆ پوری قوم اجتماعی اور انفرادی توبہ و استغفار کرے اور انفرادی و اجتماعی گناہوں کو ترک کرنے کا عہد کرے۔

☆ پاکستان میں نافذ شرک پر مبنی نظامِ طاغوت سے گلو خلاصی کے لیے جہاد و قتال کے میدانوں کا رخ کیا جائے۔

☆ خود پر مسلط صلیبی غلاموں اور سرمایہ داری نظام سے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ اس کا آغاز ٹیکس نافرمانی سے کیا جا سکتا ہے یعنی تمام لوگ بشمول تجارتی اداروں کے ٹیکس دینے سے انکار کر دیں تاکہ مسلمانوں کا پیسہ مرتدین کی جیبیں بھرنے اور کفار کی خوشنودی کے لیے جنگیں لڑنے پر خرچ نہ ہو۔

☆ نظامِ زکوٰۃ کو رائج کیا جائے اور صدقات کی ترویج کے لیے خصوصی کوشش کی جائے اور معاشرے کے ضرورت مند لوگوں تک زندگی کی بنیادی ضروریات یعنی خوراک اور لباس وغیرہ پہنچانے کا اہتمام کیا جائے۔

☆ کفر کے غلامی، تسلط سے انکار کیا جائے اور بالخصوص پاکستان اور اس کے اردگرد قابض صلیبیوں اور ان کے معاونین مرتدین کے خلاف جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف مجاہدین کی دامے، درمے، قدمے سخنے ہر طرح سے مدد کی جائے تاکہ اللہ کی زمین پر اللہ کا حکم نافذ ہو اور پوری انسانیت اس کے فیوض و برکات سے مستفید ہو۔ کیونکہ یہ تو اللہ کا وعدہ ہے کہ

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُوا وَاتَّقَوا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ

''اگر ان بستیوں کے لوگ ایمان لے آتے اور پرہیزگار ہو جاتے تو ہم اُن پر آسمان اور زمین کی برکات (کے دروازے) کھول دیتے۔''

☆☆☆☆☆

افغان مذاکرات: نیا جال لائے پرانے شکاری

سید عمیر سلیمان

۱۰ اکتوبر ۲۰۱۰ کو سابق افغان صدر برہان الدین ربانی کو طالبان سے مذاکرات کے لیے قائم کی گئی امن کونسل کا سربراہ مقرر کردیا گیا۔ ۶۸ رکنی اس امن کونسل کا بنیادی طالبان کو مذاکرات کی میز پر لانا ہے۔ ربانی کو امن کونسل کا سربراہ بھی اس مقصد کے لیے بنایا گیا کہ وہ اپنے پرانے روابط استعمال کر کے طالبان کو مذاکرات پر آمادہ کرنے کے لیے کوئی قابل عل لائحہ عمل طے کرے۔ اس امن کونسل کے ارکان میں زیادہ تعداد لارڈ زکی ہے۔ اس کے علاوہ روس کے خلاف جہاد میں شرکت کرنے والے صبغت اللہ مجددی، عبدالرب رسول سیاف، پیر سید احمد گیلانی، محمد محقق، حاجی دین محمد بھی اس کے اراکین میں شامل ہیں۔ پاکستان میں امارت اسلامیہ کے مقرر کردہ سفیر ملا ضعیف اور امارت اسلامیہ کے وزیر خارجہ ملا عبدالوکیل متوکل کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی مگر انہوں نے انکار کردیا۔

پچھلے دو تین ماہ سے ذرائع ابلاغ پر مذاکرات کی خبریں زور و شور سے نشر کی جا رہی ہیں۔ کئی مرتبہ ان مذاکرات میں طالبان کی شمولیت کے دعوے بھی کیے گئے تاہم طالبان نے مذاکرات میں شمولیت کی تردید کی۔ مذاکرات کے ساتھ ساتھ قندھار آپریشن کی خبریں بھی میڈیا میں مسلسل گردش کرتی رہیں لیکن قندھار آپریشن شروع ہونے کے بعد میڈیا میں اس کی کوئی خاص تفصیل سامنے نہیں آئی۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ ارغنداب میں آپریشن کیا گیا اور کچھ مخصوص وجوہات کی بنا پر میڈیا کو اس سے دور رکھا گیا۔ اس کے علاوہ اس کے نتائج بتانے سے بھی گریز کیا گیا۔ امریکی حکام جو چند مجاہدین کی شہادت کو بڑھا چڑھا کر فخر سے بتانے کے عادی ہیں' قندھار آپریشن کی تفصیلات بتانے سے کترا رہے ہیں تو اس کی کچھ وجہ تو ہوگی!

امریکہ کچھ عرصے سے مسلسل مذاکرات پر زور دے رہا ہے۔ کرزئی نے بھی نہ صرف مذاکرات پر زور دیا بلکہ اس نے تو یہاں تک کہا کہ ہم طالبان کے ساتھ رابطے میں ہیں اور بعض جگہوں پر خفیہ مذاکرات ہوتے بھی ہیں تاہم طالبان نے اس دعوے کو مسترد کردیا۔ امریکہ افغان جنگ میں ناکامی کو دیکھتے ہوئے دوسرے آپشنز پر غور کر رہا ہے۔ اس مقصد کے لیے روم میں ایک بڑا اجلاس بھی منعقد کرایا گیا جس میں ۴۶ ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس کانفرنس کی خصوصی بات ایران کی شرکت ہے۔ ایران کی شرکت کو امریکی خصوصی اہمیّت دے رہے ہیں۔ افغانستان اور پاکستان کیلیے امریکہ کے خصوصی نمائندے ہالبروک نے اس موقع پر کہا کہ ایران اور او آئی سی کے نمائندوں کی شرکت انتہائی اہم پیش رفت ہے اور افغانستان کی مخدوش صورت حال کا پرامن تصفیہ کرانے میں ایران کا اہم کردار ہے۔ اس اجلاس کا مقصد افغانستان کی صورت حال کا حل تلاش کرنا تھا۔ جس میں اکثریت نے مذاکرات کی حمایت کی۔

اس سلسلے میں حامد کرزئی نے طالبان کے ساتھ مذاکرات کرنے کے لیے ایک امن کمیٹی تشکیل دی۔ ۶۸ رکنی اس کمیٹی کا مقصد افغانستان کی بگڑتی صورت حال کے پیش نظر امن کا قیام بتایا جاتا ہے۔ جبکہ اس کا اصل مقصد طالبان کو کسی بھی طریقے سے جنگ بندی پر آمادہ کرنا ہے جو کہ ناممکن ہے۔ جیسا کہ طالبان ترجمان قاری یوسف احمدی نے کہا کہ ''امریکہ امارت اسلامیہ افغانستان سے مذاکرات کی بھیک مانگ رہا ہے، ہم ایک شکست خوردہ پارٹی سے مذاکرات کیوں کریں؟ صلیبی افواج کا حوصلہ پہلے ہی انتہائی پست سطح پر ہے اور اگر جنرل پٹریاس اب افغانستان سے اپنی افواج نکالنے میں ناکام رہا تو وہ جلد ہی مجاہدین سے برطانوی ڈاکٹر ولیم برائیڈن کی طرح اپنی زندگی کی بھیک مانگ رہا ہوگا (یاد رہے ولیم برائیڈن پہلی اینگلو افغان جنگ کے دوران برطانوی ایسٹ انڈیا کمپنی آرمی میں اسسٹنٹ سرجن تھا اور جنوری ۱۸۴۲ میں کابل سے پسپائی کے دوران ۴۵۰۰ فوجیوں کے دستے میں سے جلال آباد پہنچنے والا واحد زندہ شخص تھا)۔ وائٹ ہاؤس اب بھی افغانستان پر قبضے کو طول دینے کا خواہاں ہے لیکن امریکیوں کو اپنے فوجی مروانے کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ جہاد کو اس کے منطقی انجام تک جاری رکھا جائے گا۔ افغانستان پر حملے کے وقت بش نے اسے صلیبی جنگ کہا تھا اور امریکیوں کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ طالبان دنیا کی سپر پاور کے سامنے مزاحمت کر سکیں گے۔ اس وقت کے امریکی وزیر دفاع ڈونلڈ رمزفیلڈ نے حملے کے ۶ ماہ بعد بڑے فخر کے ساتھ کہا تھا کہ ''طالبان تحریک مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے''۔ لیکن مجاہدین کی مزاحمت ۹ سال گزرنے کے باوجود زندہ ہے اور روزانہ دسیوں صلیبی فوجی ہلاک ہو رہے ہیں۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو ۹ سالہ جنگ کے دوران اربوں ڈالرز سے محروم ہونے، ہزاروں فوجیوں کو مروانے اور زخمی ہروانے کے سوا کچھ نہیں ملا اور ان نقصانات کے باعث ہی کفار ۲۰۱۰ کو خونیں سال قرار دینے پر مجبور ہوئے۔''

امارت اسلامیہ افغانستان اس شرانگیز مذاکراتی مہم کی خبروں کی سختی سے تردادکی ہے اور واضح الفاظ میں کہا ہے کہ طالبان کسی صورت صلیبیوں اور اُن کے آلہ کاروں کسی رورعایت کا مستحق نہیں سمجھتے اور وہ جہاد وقتال سے ہرگز منہ نہیں موڑیں گے۔

امریکہ نے اس بار مذاکرات کے ساتھ ساتھ ایک نیا کھیل یہ کھیلا کہ جہاد سے پیٹھ پھیرنے والے خائنین امت' ربانی، سیاف وغیرہ کو بھی اس میں شامل کرلیا تاکہ دنیا کے سامنے اس عمل کو معتبر بنا کر پیش کیا جاسکے۔

(بقیہ نمبر ۱۴ پر)

کفار کا مذاکراتی پروپیگنڈہ اور امارت اسلامیہ افغانستان کا موقف

ذبیح اللہ مجاہد

دشمن کی جانب سے منظّم پروپیگنڈے پر امارت اسلامیہ کا ردعمل

افغانستان میں امریکی قیادت تلے موجود قابض صلیبی اور کابل کی کٹھ پتلی انتظامیہ کے اہلکاروں سمیت مغربی میڈیا کا نیٹ ورک گزشتہ کئی دنوں سے اس بات کی منظّم کوششوں میں لگے ہوئے ہیں کہ مسلسل پھیلائے جانے والی افواہوں اور پروپیگنڈے کے ذریعے اس بات کو ثابت کیا جائے کہ گویا امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے کرزئی انتظامیہ کے ساتھ مذاکرات کے لیے آمادگی ظاہر کردی ہے اور مذاکرات میں پیش رفت بھی ہوئی ہے۔

حالانکہ اس موضوع کے حوالے سے پہلے سے ہی امارت اسلامیہ اپنا موقف واضح کرچکی ہے، اور اس قسم کے پروپیگنڈوں کو، جنگ کے میدان میں شکست خوردہ دشمنوں کا ناکام حربہ قرار دیا ہے۔ مگر اس تمام کے باوجود بھی دشمن اپنے پروپیگنڈہ چینلز اور نام نہاد امن کونسل کے سربراہ کی زبانی اس بات کو مسلسل انتہائی بے شرمی کے ساتھ پھیلا رہا ہے، حالانکہ ان کے پاس اس دعوے کو ثابت کرنے کے لئے کوئی دلیل بھی نہیں، لیکن اس کے باوجود ہر نئے دن کے ساتھ وہ نئے اور حیران کن دعوؤں اور پروپیگنڈوں کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں۔

امارت اسلامیہ افغانستان، دشمن کی جانب سے پھیلائی جانے والے ان افواہوں اور مذموم پروپیگنڈہ کو دیکھتے ہوئے پوری دنیا کو عموماً اور افغان عوام کو خصوصاً ایک بار پھر اپنا موقف یاد دلاتی ہے اور وہ یہ کہ دشمن کی جانب سے کیے جانے والے ان دعوؤں کی کوئی بنیاد نہیں، اور نہ ہی امارت اسلامیہ کے کسی نمائندے نے دشمن سے رابطہ کیا ہے اور نہ ہی امارت اسلامیہ افغانستان پر قبضے کی صورت میں مذاکرات کو مسئلے کا حل سمجھتی ہے۔

امارت اسلامیہ افغانستان کے نزدیک صلیبیوں کی یہ تمام کوششیں اور سازشیں اس لیے بے بنیاد ہیں کہ افغانستان میں جاری جہاد سو فیصد یہ پیشن گوئی دے رہا ہے، بچے، بوڑھے، جوان، تعلیم یافتہ وغیرہ سبھی کو معلوم ہے کہ کفار کے لیے کامیابی کی کوئی سبیل باقی نہیں رہی اور وہ لمحات آن پہنچے ہیں جارح صلیبی بھاگ جائیں گے یا فرار کے لیے متبادل راستہ اختیار کریں گے۔

ہم برہان الدین ربانی سمیت دیگر نمایاں افراد سے کہنا چاہتے ہیں کہ وہ اس طرح کی بے بنیاد افواہوں اور سازشوں کو منظّم انداز میں نشر کرکے پرانی رقابتوں کو زندہ نہ کریں، اور نہ ہی وہ امریکی خوشنودی کے لیے مہم جوئی کریں۔ ایک افغان کی حیثیت سے وہ جنرل پٹریاس کے ساتھ طے شدہ منصوبے (گولی اور مذکرات) کو حتمی جامہ نہ پہنائے، یہ پنٹاگون کا دیا ہوا منصوبہ ہے جس کے ذریعے مذکورہ جنرل تمہارے توسط سے ایک ایسا منصوبہ روبہ عمل لانا چاہتا ہے جس سے وہ افغانستان کو ہمیشہ کے لیے اپنی اجارہ داری میں رکھ سکے۔

ہمارے خیال میں امریکیوں اور کرزئی کی جانب سے کیے جانے والے اس پروپیگنڈے کا ایک مقصد یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ اس کے ذریعے کابل کی کرپٹ اور مفلوج انتظامیہ کو عوامی سطح پر قابل بھروسہ بنا سکے، اور عوام کو یہ باور کرائیں کہ اس انتظامیہ کے ذریعے افغان مسئلے کا حل ممکن ہے۔

امارت اسلامیہ افغانستان کو یقین ہے کہ کفریہ افواج کی موجودگی میں مذاکرات اور صلح کے لیے ہونے والے اقدامات کا کوئی فائدہ نہیں اور نہ ہی افغان عوام کے لیے اس میں بھلائی اور امید کی کوئی کرن ہے۔ اس لیے ہم ایک بار پھر صلیبیوں سے کہنا چاہتے ہیں کہ وہ بے بنیاد پروپیگنڈوں اور ناکام کارروائیوں کی بجائے افغانستان سے اپنی افواج کا انخلا کریں تاکہ افغان عوام امن اور آزادی کی فضا میں سکون کا سانس لینے کے قابل ہوسکیں اور اگر قابضین ایسا نہیں کرتے تو پھر وہ اپنے لیے مزید اقتصادی اور سیاسی بربادی کا انتظار کریں۔

وماذالک علی اللہ بعزیز

مذاکرات سے متعلّق من گھڑت افواہیں اور غاصبوں کی مقاصد

گذشتہ 9 برس کے دوران امریکی زیر قیادت صلیبی اتحاد کی وحشت، جارحیت، ڈالروں کی بارش اور لاتعداد فوجی و سیاسی حربوں اور مکر و فریب کے باوجود امارت کی قیادت، گورنر، ضلعی سربراہ اور کمانڈر اس پر آمادہ نہیں ہوئے کہ وہ اپنے جہاد اور امارت کے مؤقف سے ذرہ برابر انحراف کریں اور کفار اور ان کے غلاموں کی صف میں داخل ہوکر بزدلی اور غلامی کے طوق کو گلے میں ڈال لیں۔ اس اولوالعزمی کو امارت اسلامیہ کی قیادت، ذمہ داران اور مجاہدین کی نیک نیتی اور اپنے دینی و ملی اہداف کے ساتھ وفاداری کی روشن مثال تصور کیا جاسکتا ہے۔

اس کا اہم سبب یہ ہے کہ امارت اسلامیہ کی صف میں وہ افراد داخل نہیں ہوسکتے جو پختہ ایمان اور عزم سے متصف نہ ہوں اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی رضا، اسلامی شعائر و اقدار کے دفاع اور ملی مفادات کی خاطر فداکاری کے لیے آمادہ نہ ہوں۔

آج جو سابقہ جہادی لیڈرز امن سپریم کونسل میں جمع ہیں اور جو امن و صلح کے عنوان سے امریکی نعرے لگا رہے ہیں' اس میں کوئی شک نہیں کہ انہیں مارت اسلامیہ کی حقانیت اور جہاد کی مشروعیت پر یقین نہیں ہے۔ وہ کسی بھی شخص سے زیادہ صلیبی جارحیت کے منحوس اہداف اور اسلام دشمن سازشوں سے بخوبی واقف ہیں لیکن اس کے باوجود وہ

صلیبی جارحیت کے حامی ہیں، اور امریکہ بھی یہی چاہتا ہے کہ ان ہی کے ذریعے مجاہدین سے امن کے پرفریب نعروں کی بدولت جہادی تلوار چھین کر مجاہدین کو بھی اِن کی مانند غلامی کی خندق میں گرادے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امریکی ڈالروں اور دبدبے نے ان کے دلوں سے حقیقی ایمان وغیرت کی شمع گل کر رکھی ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ سے مایوس ہو چکے ہیں کہ عزت وذلت اس لایزال و لا یموت اور قوت والے رب کے ہاتھ میں ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔

آج امریکہ کو فوجی میدان میں نہایت ذلت ورسوائی کا سامنا ہے، ملتِ افغاناں پورے ملک میں ان کے خلاف کمربستہ ہے، اور ناقابل برداشت جنگی اخراجات اور نقصانات نے امریکی قوم ومغربی ممالک کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے اور وہ حوصلہ ہار چکے ہیں۔ ایسی صورت حال میں صلیبی افواج متفقہ طور پر یہ فریب کے نئے جال بُنتے ہوئے مذاکرات کی بے بنیاد اور من گھڑت افواہیں پھیلا رہی ہیں تاکہ یہ ظاہر کردیں کہ ہم فوجی ہیبت کے ساتھ ساتھ امن وصلح کے مذاکرات بھی چاہتے ہیں۔

امریکہ 'امارت کے ان چند سابقہ ذمہ داران' جنہیں اس جنگ کے ابتدا ہی میں گرفتار کرلیا گیا تھا اور وہ اب بھی کابل میں ان کے سخت سکیورٹی میں زندگی گزار رہے ہیں، کے ذریعے امن وصلح کے مذاکرات کا ڈرامہ رچانے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ اپنے خودساختہ اور نمائشی مذاکرات میں کچھ نہ کچھ ''حقیقت'' کا رنگ بھر سکے۔ اہم بات یہ ہے کہ امارت کے یہ سابق رہنما بھی امارت اسلامیہ کی نمائندگی کا دعویٰ نہیں کرتے، لیکن امریکہ اور اُس کے اتحادی نہایت بے شرمی سے کوشش کررہے ہیں کہ انہیں امارت کی مندوبین ثابت کرکے نام نہاد اور من گھڑت مذاکرات کو چند قدم آگے بڑھا سکیں۔

مذاکرات کے حوالے سے امارت اسلامیہ کے اس واضح مؤقف کے باوجود امریکیوں نے حالیہ دنوں میں افترابازی اور جھوٹی تکرار کی مہم شروع کررکھی ہے اور امارت اسلامیہ سے رابطے کی افواہوں کو پروان چڑھا رہا ہے۔ لیکن امارت اسلامیہ افغانستان کے نزدیک صلیبیوں کی یہ تمام کوششیں اور سازشیں اس لیے بے بنیاد ہیں کہ افغانستان میں جاری جہاد سو فیصد یہ پیشن گوئی دے رہا ہے، بچے، بوڑھے، جوان، خواندہ و ناخواندہ وغیرہ سبھی کو معلوم ہے کہ کفار کے لیے کامیابی کی کوئی سبیل باقی نہیں رہی اور وہ لمحات آن پہنچے ہیں جارح صلیبی بھاگ جائیں گے یا فرار کے لیے متبادل راستہ اختیار کریں گے۔ نیز امارت اسلامیہ کی قیادت اور مجاہدین واضح اور غیر مبہم انداز میں کہتے ہیں کہ وہ اپنے محکم مؤقف سے ایک قدم پیچھے ہٹنے کو بھی تیار نہیں ہیں۔ یہ وہ تمام حقیقی نکات ہیں جو امریکیوں کی جانب سے شروع کیے جانے والے من گھڑت مذاکرات کی افواہوں کو مزید ناکارہ بنا رہے ہیں، انہیں رسوا کریں گے اور ان کے اصل مکارانہ اہداف کو عیاں کریں گے۔ ان شاء اللہ

☆☆☆☆☆

بقیہ: افغان مذاکرات: نیا جال لائے پرانے شکاری

تاہم مجاہدین ان افراد کے بارے میں واضح موقف رکھتے ہیں کہ جو لوگ جہاد سے منہ موڑ کر امریکہ کی گود میں جا بیٹھے ان کا بھی وہی حشر کیا جائے گا جو صلیبیوں کا ہوگا۔ جیسا کہ صوبہ قندھار کے منتظم کمانڈر رسید رحمانی نے بیان دیا کہ طالبان کمانڈر ربانی سے مذاکرات کی بجائے اُسے اُسی طرح ذلیل ورسوا کرنا چاہتے ہیں جس اُنہوں نے طرح ۲۷ ستمبر ۱۹۹۶ کو کابل پر قبضہ کرکے آخری کیمونسٹ صدر ڈاکٹر نجیب اللہ کو نشان عبرت بنایا تھا۔

ان مذاکراتی کاوشوں میں مزید ''جان'' ڈالنے کے لیے سعودی عرب کو مذاکرات میں ثالثی کی درخواست کی گئی۔ سعودی حکومت نے فی الحال اس حوالے سے کوئی جواب نہیں دیا لیکن سعودی حکمرانوں کی دین دشمنی اور مجاہدین سے عداوت ڈھکی چھپی نہیں اس لیے ان سے کسی اچھائی کی امید رکھنا عبث ہے۔ امن کمیٹی نے ایک اور شوشا یہ چھوڑا کہ جو طالبان ہتھیار پھینکیں گے انہیں رہائش، ملازمت اور نقد رقوم دی جائیں گی۔ چند ڈالروں کے عوض اپنا ایمان بیچ دینے والے اب مجاہدین کے ایمان کی بھی قیمت لگانے نکلے ہیں!!!

امارت اسلامیہ افغانستان اس شرانگیز مذاکراتی مہم کی خبروں کی سختی سے تردید کی ہے اور واضح الفاظ میں کہا ہے کہ طالبان کسی صورت صلیبیوں اور اُن کے آلہ کاروں کو کسی رورعایت کا مستحق نہیں سمجھتے اور وہ جہاد وقتال سے ہرگز منہ نہیں موڑیں گے۔

افغانستان کے حالات ہاتھ سے نکلتے دیکھ کر امریکہ نئے اتحادیوں کی تلاش میں ہے جو افغانستان میں اپنی فوج بھیج کر اُسے راہِ صلیب میں قربان کرواسکے۔ امریکہ خصوصی طور پر مسلم ممالک میں سے اتحادی تلاش کرنے کا خواہاں ہے۔ اس مقصد کے لیے اس نے بنگلہ دیش سے افغانستان فوج بھیجنے کی درخواست کی ہے۔ بنگلہ دیش کی حکومت نے کہا کہ ہم درخواست پر غور کریں گے۔ اس کے جواب میں مجاہدین نے بنگلہ دیش کو متنبہ کیا کہ وہ افغانستان میں فوج بھیجنے کی غلطی نہ کرے۔ امارت اسلامیہ افغانستان کی طرف سے جاری کردہ اعلامیے میں کہا گیا کہ ''ہمیں امید ہے کہ بنگلہ دیش کی حکومت میں اتنی سمجھ بوجھ اور سیاسی بصیرت ہوگی کہ وہ چند سو فوجیوں کو بھیج کر اسلام اور افغانیوں کی دشمنی قبول نہیں کریں گے۔ بنگلہ دیش کے مسلمان مضبوط عقیدے کے حامل ہیں۔ بنگلہ دیش کے دین دار عوام حکومت کو اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ ایک برادر اسلامی ملک کے خلاف دین اسلام کے ابدی دشمنوں کا ساتھ دیں گے اور اگر خدانخواستہ بنگلہ دیش کی حکومت نے فوج بھیجی تو یہ اس کی تاریخی غلطی ہوگی اور مجاہدین کے ہاتھوں افغانستان میں کفر کی چاکری کے لیے آنے والی بنگلہ دیشی فوج کی بھی ویسی ہی درگت بنے گی جیسی کہ صلیبیوں کی بن رہی ہے۔''

☆☆☆☆☆

شاہی کوٹ کے تاریخی معرکے کی روداد

محمد عمر خطاب

گیارہ ستمبر سے لے کر آج تک امریکیوں کو اپنی جنگ میں کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی یہ بات سبھی پر عیاں ہے جس کے بیان کی چنداں ضرورت نہیں۔ جبکہ تحریک جہاد پسپا ہونے کی بجائے فلسطین ,چیچنیا، افغانستان سے عراق ،صومالیہ اور یمن تک پھیل چکی ہے۔ القاعدہ آج بھی امریکیوں کے لیے ایک ڈراؤنا خواب ہے جس سے وہ ابھی تلک خوف میں مبتلا ہیں۔ کیسے کیسے معرکے بپا ہوئے۔ شہدا نے اپنے پاکباز خون سے بہادری کے وہ کارنامے رقم کیے کہ دنیا اپنے منہ میں انگلیاں دبائے حیران رہ گئی جبکہ دشمن بارود کی نئی نئی اقسام لیے اس بات پر اتراتا ہوا آگے بڑھا کہ وہ ان نہتوں کو پلک جھپکنے میں ختم کر ڈالے گا۔ مگر وہ نہیں جانتا تھا کہ اللہ اپنے بندوں سے فرماتا ہے **عسى الله أن يكف بأس الذين كفروا والله أشد بأسا وأشد تنكيلا** قریب ہے کہ اللہ کافروں کے زور کو توڑ دے کیونکہ وہ پکڑ میں بہت سخت ہے۔ شیخ ابونعمان حفظہ اللہ کی زبانی ان معرکوں کی روداد سنتے ہیں جو آج سے چند سال قبل افغانستان کی سرزمین پر مجاہدین نے شاہی کوٹ کے علاقے میں امریکیوں کے خلاف لڑے اور جس میں شیخ ابونعمان خود بھی شریک ہوئے۔ جس کے بعد قاری کو واضح تصویر مل جائے گی کہ اپنی طاقت پر گھمنڈ کرنے والا امریکہ جنگ کے دوران کس قدر کھوکھلا کمزور اور بزدل ہے...... **فالى مشاهد هذه المعارك المباركة !**

اللہ کی حمد و ثناء جیسا کہ اس کا حکم ہے اور درود و سلام خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اے اللہ جس کام کو تو آسان کر دے تو کوئی اس کو مشکل کرنے والا نہیں اور تو جب چاہتا ہے مشکل کو آسان بنا دیتا ہے۔ اے اللہ ہمارے تمام کام آسان کر دے اور ہمارا خون بہانا اور زخمی ہونا خلافت و تمکین کی قربت کا سبب بنا دے۔ اور ہمارے تمام اعمال اپنے لیے خالص کر دے جس کے ساتھ ہم تیری ملاقات کریں۔ آمین۔

یہ میری گواہی ان واقعات کے بارے میں ہے جو ہماری امریکیوں سے دوبدو لڑائی کے دوران پیش آئے۔ اللہ کی مدد کے ساتھ میں اپنی بات شروع کرتا ہوں اور یہ واقعات تمام مسلمانوں تک پہنچاتا ہوں تاکہ وہ مسلمان مومنوں کے سینوں کی ٹھنڈک کا سبب بن جائیں اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں اور ان لوگوں کے دل غصّے سے بھر جائیں جنہوں نے حقائق کی صورت کو مسخ کیا اور بلاوجہ لوگوں سے چھپایا۔ اے اللہ ہمارے کلمات کو دین کے لیے عزت اور کافروں کے لیے حسرت بنا دے۔ آمین

شاہی کوٹ وہ علاقہ ہے جس میں روس کے خلاف جہاد کے دوران ایک موقع پر ہم چھ مجاہدین تھے اور دس روسی ٹینکوں نے ہمیں گھیر رکھا تھا اور ایک دن میں ہم پر پانچ فضائی حملے ہوئے۔ اس کے علاوہ محاصرہ کرنے والوں میں سو کے قریب روسی فوجی بھی تھے مگر اللہ کا شکر ہے کہ وہ ایک انچ بھی آگے نہ بڑھ سکے اور ہم قریباً ایک ہفتہ اسی محاصرہ کی حالت میں رہے۔ یہ اس سوال کا جواب ہے جو مجھے مولوی سیف الرحمٰن نصر اللہ منصور نے دیا جب میں نے امریکہ کے بستی کا محاصرہ کرنے کے بارے میں اس سے دریافت کیا جبکہ ہم اس وقت عسکری پلان ترتیب دے رہے تھے اور مولوی جواد اور قاری طاہر جان امیر حرکۃ الاسلامیہ ازبکستان ہمارے ہمراہ تھے۔

شاہی کوٹ درحقیقت ایک ایسا علاقہ ہے جو پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے اور ان پر کثرت سے برفباری رہتی ہے جس کی وجہ سے اس علاقے میں سردی بہت زیادہ ہوتی ہے اور یہ اکثر برف سے ڈھکا رہتا ہے۔ اس علاقے میں بہت پہلے پہنچنے کے باعث ہمیں علاقے کے راستوں سے اچھی خاصی واقفیت ہو چکی تھی کہ کہاں خطرہ ہے اور کہاں خالی راستے ہیں۔ اس سے ہمیں امریکیوں کا سامنا کرنے کے لیے پلان بنانے میں بہت آسانی رہی۔ اس سارے عرصہ میں مولوی جواد اور سیف الرحمٰن منصور پچھلے علاقوں میں مراکز بنانے اور کمین کے لیے جگہ تلاش کرنے میں مصروف تھے جبکہ ہم بستی کی طرف آنے والے راستوں میں بارودی سرنگوں کو نصب کر رہے تھے۔ اسی طرح اردگرد کے پہاڑوں پر بھی بھاری اسلحہ نصب کیا جا چکا تھا۔ ایک طویل و عریض وادی میں ہم نے بستی کے دفاع کے لیے مراکز قائم کر لیے تھے۔ یہ مراکز اونچے پہاڑی سلسلوں میں تھے ان مراکز کو ہم نے امریکہ کی لینڈنگ سائٹس کے خلاف استعمال کیا جہاں ہم ایک جانب کو محفوظ کر کے دوسری جانب سے حملہ کرتے تھے۔ اس طریقے سے ہم نے دشمن کو بہت نقصان پہنچایا۔

ہم سارا دن مختلف جگہوں کو تیار کرتے رہتے تھے۔ ہمارا گروپ پچاس، مولوی سیف الرحمٰن منصور کا گروپ چھ، حرکۃ الاسلامیہ ازبکستان قاری طاہر جان کی قیادت میں ایک سو بیس اور تیس کے قریب عرب مجاہدین تھے جن میں اکثر جہاد و قتال کے ماہر کمانڈرز تھے۔ ان سب کے یہاں آنے کا مقصد امریکہ اور اس کے حواریوں کے خلاف گوریلا جنگ کا آغاز کرنا تھا۔ اس پلان کی اہمیّت کے پیشِ نظر ایسے مجاہدین کو یہاں لایا گیا جو جنگی مہارت میں بہت اچھے تھے۔

عید الاضحیٰ سے قبل ہم پر بمباری بہت شدید ہو گئی تو مجاہدین مختلف علاقوں سے اپنی مخصوص جگہوں پر پھیل گئے۔ اور یہ بمباری اس لیے کی جا رہی تھی کہ شمالی اتحاد کے ٹرک بستی کے باہر حملہ کرنے کے لیے تیار کھڑے تھے۔ مولوی جواد ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سب کو گرفتار کر کے ان کا تمام اسلحہ ضبط کر لیا تو وہ تمام رونے لگے اور توبہ کرتے ہوئے آئندہ نہ لڑنے کا وعدہ کرنے لگے۔ جب ہم نے انہیں چھوڑا تو مولوی سیف الرحمٰن منصور نے ہمیں انہیں وعظ و نصیحت کرنے کے لیے کہا کہ شاید ان پر اثر کر جائے۔ اور جب ہم نے انہیں چھوڑا

تو وہ اپنے اتحادیوں کے طیارے پیچھے چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے تاکہ انہیں بعد میں پتہ چل جائے کہ ان کے حلیف انہیں کچھ فائدہ نہ دے سکے کیونکہ اللہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ انہیں مجاہدین کا سامنا کیے بغیر ذلیل ورسوا کردے۔

علاقے میں برف باری شدید ہوتی جارہی تھی حتیٰ کہ معرکہ شروع ہونے سے پہلے سارا علاقہ برف سے ڈھک چکا تھا تو ہم نے عید کے ان لمحات کو فرصت جانا اور ان لمحات کو غموں دکھوں اور شہادت کے عہد کے ساتھ گذارا، جب ازبکی بھائیوں نے ایک بہت بڑی دعوت کا اہتمام کیا جس میں علاقے کے سارے مجاہدین شریک ہوئے۔اس محفل میں غیرت و حمیت سے بھری ہوئی تقاریر کی گئیں جن کا ہر ہر لفظ جنت کے شوق اور امتِ مسلمہ کی حالتِ زار پر نوحہ کناں تھا۔مگر ایک تقریر جس کی صدا میرے کانوں میں اب تلک گونج رہی ہے، جب بھی میں اسے یاد کرتا ہوں میرے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔وہ قاری طاہر جان کی تقریر تھی اور وہ بھائیوں کو تورابورا اور قندوز میں مجاہدین کی قربانیاں یاد دلا رہے تھے جبکہ تمام مجاہدین پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے اور ثابت قدم رہنے کا عہد کر رہے تھے۔شیخ ابو مقداد ازبکی جن کی عمر ۲۷ سال تھی ان کی دوسری بیوی نے اس شرط پر ان سے شادی کی کہ وہ سرزمینِ جہاد کو چھوڑ کے نہیں جائیں گے، وہ اس موقع پر بچوں کی طرح رو رہے تھے کہ کہیں ان کے امیر انہیں بڑھاپے کے سبب معرکے میں شمولیت سے محروم نہ کردے۔آپ تصور تو کریں کہ کون سی بات تھی جو اسے رونے پر مجبور کر رہی تھی۔کیا آپ نے اس عمر میں کسی بوڑھے کو اس طرح روتے ہوئے دیکھا ہے جو اپنے آنسو پونچھے جارہا تھا صرف اس لیے کہ آنے والے خوفناک معرکوں میں شامل ہوسکے۔یہ بزرگ اس دن سب سے زیادہ روئے۔

ہفتہ کی نصف شب کو فضائی حملوں میں شدت آگئی جس سے بعض بھائیوں نے یہ سمجھ لیا کہ حملہ قریب ہے اور واقعتاً چار گھنٹوں بعد صبح سویرے بستی کے اردگرد اونچے پہاڑوں پر بمباری شروع ہوگئی تو میں نے بھائیوں کو کہا کہ وہ اپنی مخصوص کردہ جگہوں پر بستی کے پیچھے چلے جائیں جبکہ میں خود وہیں پر ٹھہرا رہا تاکہ بعض ضروری امور نمٹالوں اور پھر ان سے جاملوں۔اس دوران جیٹ طیارے پورے علاقے کو بمباری کی زد میں لے چکے تھے۔اور جب میں نے اپنے ہمراہ موجود بھائیوں کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی تو کئی امریکی ہیلی کاپٹر ہمارے سروں پر منڈلانے لگے۔ان کی تعداد بیس تک تھی اور ان میں کمانڈوز بھی تھے۔

ایک گھنٹہ تک اس طرح چکر کاٹنے کے بعد وہ تین جگہوں پر نیچے اترے۔پہلا پڑاؤ سامنے کی پہاڑیوں پر ہوا جو وادی میں داخلے کا راستہ تھا۔اس کے بالکل پیچھے ان بھائیوں کا ٹھکانہ تھا جو ابھی ہمیں چھوڑ کے گئے تھے وہ دس کے قریب عرب مجاہدین تھے جن کی قیادت ایک غازی بھائی کے پاس تھی۔اس کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو دو گروپوں میں تقسیم کرلیا تاکہ اپنی پہاڑی پر ہونے والے دشمن کے پڑاؤ کا مقابلہ کرسکیں۔ان میں عرب اور ازبک مجاہد تھے اللہ کے فضل اور توفیق سے کسی بھائی نے ایک گولی بھی نہ چلائی تھی کہ پچاس کے قریب امریکی اپنے ہی طیاروں کی بمباری سے ہلاک ہوگئے۔

دوسرا پڑاؤ عبدالملک نام کی پہاڑی پر ہوا جس پر ازبک مجاہدین نے دہشکہ (اینٹی ایئرکرافٹ) فٹ کر رکھی تھی۔جب امریکی اترے تو انہوں نے سیدھا نیچے کا رخ کیا تاکہ بستی کا محاصرہ کرکے اس پر قبضہ کرسکیں۔ان کا سامنا تین عرب بھائیوں سے ہوا جن میں دو کے پاس کلاشن کوف اور ایک کے پاس پیکا گن تھی جس کے ساتھ دوصد پچاس گولیوں کا ایک میگزین اور ایک راکٹ لانچر جس کے ساتھ صرف دو راکٹ تھے جبکہ یہاں اترنے والے امریکیوں کی تعداد سو کے قریب تھی۔اس محاذ پر مجاہدین نے اپنے آپ کو دور دور پھیلا لیا تاکہ گولیوں کا دائرہ وسیع ہوسکے۔جب فائرنگ شروع ہوئی تو ازبکی مجاہدین نے کور دیتے ہوئے عبدالملک پہاڑی سے امریکیوں پر دہشکہ کا فائر کھول دیا جس سے امریکی نقصان دوگنا ہوگیا۔

تیسرا پڑاؤ ان پہاڑوں پر ہوا جہاں ایک پہاڑ پر عسکری قائد مولوی جواد اور دوسرے پر ابوطلحہ ازبکی تھے۔مجھے ان مجاہدین نے بیان کیا کہ کیسے انہوں نے امریکیوں کا شکار کیا۔معرکہ آدھی رات تک جاری رہا جبکہ ہم امریکیوں کی بلند بانگ چیخوں کو سن رہے تھے اور مجاہدین کی تکبیر و تہلیل کی آواز آرہی تھی۔یہاں تک کہ بھائی ابوطلحہ ازبکی نے مجھ سے مخابرے (وائرلیس) پر رابطہ کیا اور مجھے ثابت قدم رہنے کی تلقین کرنے لگے اور یقین دلانے لگے کہ ان شاءاللہ فتح ہماری ہی ہوگی یہاں تک کہ میری ان سے گفتگو طویل ہوگئی اور میں اس وقت سخت پریشان ہوگیا جب انہوں نے مجاہدین کو الوداع کہا اور شہدا سے ملنے کی دعا کی کیونکہ وہ امریکی بمباری سے شدید زخمی ہوچکے تھے۔

رات کے پہلے ہی حصّے میں سی ون تھرٹی طیارے آگئے تھے جو دوشکہ سے زیادہ گولیاں برساتے تھے بلکہ بم بھی پھینک رہے تھے جن کی روشنی چھ کلومیٹر دور سے سب کچھ عیاں کردیتی تھی یہ منظر دیکھ کر ہم نے اپنے ہاتھ دعا کے لیے اٹھا دیے اور تمام مجاہد بھائی بھاگ کر خندقوں میں چھپ گئے۔چونکہ بہت سارے بھائی ابھی تک امریکیوں سے معرکے میں مصروف تھے اس لیے ان طیاروں کو رات کے اہداف کی نشاندہی کرنا آسان ہوگیا۔اس بمباری سے قریبا بیس مجاہدین شہید ہوئے جن میں سات عرب تھے۔یہ سات ابوالبراء المغربی، ابولبراء الشامی، ابوبکر المغربی، ابوالحسن الصومالی، خالد اسلامبولی الغامدی، ابوبکر عزام الأردنی اور سبد السلام غازی المصری تھے۔

ہم نے ایک رات ایک بڑے پہاڑ پر پہرہ دیتے ہوئے گذاری تاکہ کسی بھی متوقع امریکی لینڈنگ کو روکا جاسکے۔فجر کی نماز سے قبل تمام مجاہد بھائیوں کو تین مجموعوں میں تقسیم کردیا گیا۔ایک گروپ مولوی سیف الرحمٰن منصور کی مدد کے لیے دوسرا وادی کے داخلی راستوں کی طرف جبکہ میں اور باقی مجاہدین کسی بھی گروپ کی مدد کے لیے ریزرو رکھے گئے۔ پھر ہم پیچھے کے کیمپ کی طرف متوجہ ہوئے تاکہ بمباری کی حدود سے باہر رہیں جو کہ بہت شدید تھی۔اس دوران پہاڑوں وادیوں پر گولیوں اور بموں کی وحشیانہ بارش جاری تھی۔اس دوران مجھے وائرلیس پر عبدالملک پہاڑی سے اطلاع ملی جہاں پر بھائیوں نے ایک طیارہ مار گرایا تھا اور بہت سے امریکی ابھی زندہ تھے۔اس لیے مجھے کہا گیا کہ بھائیوں کی مدد کو فورا پہنچوں کیونکہ وہاں صرف سات مجاہدین تھے جبکہ تین شہید ہوچکے تھے۔جب ہم عبدالملک پہاڑی کے پیچھے پہنچے تو میں نے دوربین سے دیکھا کہ زندہ امریکیوں کی تعداد چالیس کے

قریب تھی اور ان میں زخمی بھی تھے جو مجاہدین کی گولیوں سے بچنے کے لیے چھپنے کی کوشش کر رہے تھے۔ان میں سے کچھ نے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو میں نے بھائیوں کو آگاہ کر دیا جس پر بھائیوں نے تمام امریکیوں کو قتل کر ڈالا۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ امریکی فوجیوں پر ہمارا اتنا رعب طاری تھا کہ وہ ہم پر ایک بھی گولی نہ چلا سکے۔اور حقیقتاً ہم نے معرکوں کے دوران اس بات کو پرکھا کہ امریکی کس قدر بزدل اور زندگی کے حریص ہیں اور اس بات سے گھبراتے ہیں کہ ان کا سامنا مجاہدین سے ہو۔

اس لیے جب مجاہدین کی طرف سے فائرنگ میں شدت آتی تو وہ طیاروں کو بُلا لیتے تھے۔جب بمباری حد سے بڑھ گئی اور دو ازبکی مجاہد شہید ہو گئے تو میں نے تمام بھائیوں سے نکلنے کو کہا سوائے ان بھائیوں کے جن کے پاس پیکا اور آر پی جی لانچر تھے۔ایک بھائی ابو طالب السعودی وہ علاقہ نہ چھوڑنے پر اصرار کرنے لگا اور کہنے لگا کہ مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ میں اس کے دشمن امریکیوں کے سامنے سے بھاگ جاؤں۔یہ بھائی بعد میں زخموں کی وجہ سے اپنا حافظہ کھو بیٹھا مگر الحمدللہ اب اس کی حالت بہتر ہے۔

جب مجاہدین نے پیکا سے فائرنگ تیز کی اور ساتھ امریکی فوجیوں پر راکٹ داغے تو بہت سے امریکی زخمی ہوئے جس سے باقی امریکیوں کا حرکت کرنا مشکل ہو گیا تو وہ پہاڑ کے دوسری طرف بھاگنے پر مجبور ہو گئے جہاں پہاڑ کے نیچے مجاہدین مولوی جواد کی قیادت میں گھات لگائے بیٹھے تھے۔اور جب مجاہدین نے بے تحاشا فائر کھولا تو ہم پہاڑ سے گرتے امریکیوں کی لاشیں دیکھ رہے تھے۔اس کمین میں وہ تمام واصلِ جہنّم ہو گئے۔اس معرکہ میں مولوی جواد شہید ہو گئے مگر وہ امریکی بمباری سے شہید ہوئے نہ کہ امریکیوں کی فائرنگ سے کیونکہ امریکی بزدل ہمارے اوپر فائر کھولنے کی جرأت نہیں کرتے تھے۔

اسی طرح ہم نے پانچ دن گزار دیے۔جہاں بھی ہمیں امریکی پڑاؤ کا پتہ چلتا ہم جلد از جلد وہاں پہنچنے کی کوشش کرتے تاکہ اس سعادت کو حاصل کر سکیں جو ہمارے لیے لکھ دی گئی تھی۔امریکی فوجی زندگی سے چمٹے ہوئے تھے اور ان کا لڑنے کا ارادہ بالکل نہ ہوتا تھا۔ان کے اس بزدلانہ پن کو دیکھتے ہوئے مجھے ایک معرکہ یاد آ رہا ہے جو ہمارے اور ان کے درمیان ہوا اور میں چاہتا ہوں کہ اسے بیان کر دوں۔

یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب وادی کے اندر بھائیوں نے ہمیں محاصرہ توڑنے کا پیغام بھیجا تو ہم نے اپنے ساتھ مناسب اسلحہ اور بارود لیا اور ایک چھوٹی پہاڑی پر چڑھے۔بارود بچھانے کے بعد ہم نے آر پی جی کے لیے مناسب جگہ کو تلاش کیا پھر میں نے بھائیوں کو اطلاع دی کہ ہم تیار ہیں اور ہم نے ایک ہی وقت میں اکٹھے فائر کھول دیا جس سے دشمن چونک اٹھا اور اس نے فوراً طیاروں کو بمباری کے لیے بُلا لیا۔ابھی تھوڑا ہی وقت گذرا تھا کہ طیارے پہنچ گئے اور بمباری شروع ہو گئی۔بمباری اتنی شدید تھی کہ اس سے کچھ امریکی بھی زخمی ہوئے۔شدید بمباری کے باعث ہمیں پیچھے ہٹنا پڑا۔ابھی ہم سو سے ڈیڑھ سو میٹر پیچھے ہٹے تھے کہ مجھے یاد آیا کہ میں اپنی ایک اہم چیز وہاں بھول آیا ہوں۔باقی ساتھیوں نے بھی میرے ساتھ جانے پر اصرار کیا پھر جب میرا جانا ضروری ٹھہرا تو میں نے باقی تمام بھائیوں کو ساتھ آنے سے منع کر دیا کیونکہ ضرورت میری شخصی تھی۔پھر میں نے ایک کلاکوف اپنے کندھے پر لٹکائی اور چل دیا۔جب میں اس جگہ پہنچا تو میرا سامنا اچانک تین امریکیوں سے ہو گیا۔ان کے اور میرے درمیان قریباً ستر میٹر کا فاصلہ تھا۔میں نے ان پر نظر دوڑائی تو یکدم میرے اوسان خطا ہو گئے اور میں ان کی گولی کا انتظار کرنے لگا کہ اب آئی کیونکہ اس مختصر وقفے کے دوران میرا اسلحہ میری پہنچ سے دور تھا۔یہ سب چند لمحوں کا کھیل تھا جبکہ امریکی خوف کے باعث ابھی تک کوئی حرکت نہیں کر رہے تھے تو میں نے تیزی سے اپنی گن سیدھی کی اور لوڈ کرتے ہی ان تینوں پر فائر کھول دیا اور اللہ کے فضل وکرم سے انہیں قتل کر دیا۔ان میں سے کسی نے مجھ پر فائر نہیں کیا۔پاک ہے وہ ذات جس نے ان کے اعضاء اور حواس کو شل کر دیا اور ان کے دلوں پر رعب طاری کر دیا۔بہت ہی حیران کن بات یہ تھی کہ جب باقی بھائی مجھے آکر ملے تو بہت سے امریکی جو قریب ہی چھپے ہوئے تھے پیٹھ دکھا کے بھاگ کھڑے ہوئے حالانکہ ان کا اسلحہ،ٹریننگ اور تعداد ہم سے برتر تھی۔پس کتنی ہی کم تعداد جماعتیں بڑی جماعتوں پر غالب ہو جاتی ہیں اور سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔

وہ واقعات جو شمالی اتحاد کی بزدلی پر دلالت کرتے ہیں بہت زیادہ ہیں۔ایک دفعہ ایسا ہوا کہ مجاہد بھائی کسی کمین کی تیاری میں مصروف تھے۔یہ شاہی کوٹ کے معرکے کے بعد کی بات ہے۔مجاہدین نے چھ گاڑیوں کو آتے ہوئے دیکھا،بعض بھائیوں نے کہا کہ یہ برطانوی فوجی ہیں جو کہ پاکستانی بارڈر سے قریب تھے۔اور ایسے لگ رہا تھا کہ وہ لوگ گاڑیوں میں سوئے ہوئے ہیں تو بھائیوں نے قتال کرنے سے پہلے پیچھے کے مراکز سے مدد طلب کی۔کچھ دیر بعد مجاہدین کی مدد آ گئی تو مجاہدین نے ایک کھلا اور بھرپور حملہ کر دیا۔کیونکہ مجاہدین کو امریکیوں کی طرف سے کبھی فائرنگ کا جواب نہ ملا تھا اس لیے انہوں نے سمجھا کہ گاڑیاں خالی ہیں جب کہ ایسا نہ تھا۔یہ سب کچھ وہ ہے جس کو ہم نے اپنی آنکھوں امریکہ کے خلاف جہاد کے دوران دیکھا ہے۔امریکہ کے پاس طیاروں کی وحشیانہ بمباری کے علاوہ کوئی قوت نہ تھی جس کا وہ سہارا لے سکتا تھا۔خاص طور پر جب بمباری شدید ہوتی تو ہمیں بمباری سے بچنے کے لیے ادھر ادھر ہونا پڑتا جبکہ ہمارے پاس اینٹی ایئر اسلحہ نہیں تھا مگر اس کے باوجود بعض اسلحہ کی اقسام اپنی قدامت کے باوجود فائدہ مند ہیں اور اِن شاء اللہ ہم مستقبل کے معرکوں میں ان کا استعمال کریں گے۔

جنگ شروع ہونے کے قریباً ایک ہفتہ بعد میں،مولوی سیف الرحمٰن منصور اور قاری محمد طاہر جان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور ہم حکمتِ عملی وضع کر رہے تھے جبکہ مجاہدین پر معاملات بہت تنگ تھے تو ہم نے فیصلہ کیا کہ مجاہدین کو پیچھے کے راستوں سے بستی سے نکالا جائے اور سب سے پہلے زخمی بھائیوں کو نکالنا طے پایا۔مجھے یہ کہا گیا کہ بستی کے پیچھے امریکی بیس کی خبر لوں۔اس جگہ کو مرکز درویش کہا جاتا تھا جبکہ ہم اسے مرکز ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے۔میں نے تیاری کی اور مجاہد بھائیوں کے ساتھ ضروری اسلحہ لیا پھر ہم مختلف راستوں سے باہر نکلے

(بقیہ صفحہ ۵۶ پر)

افغانستان میں امریکہ کی شکست کے معنی

شاہ نواز فاروقی

امریکہ ۷ اکتوبر ۲۰۰۱ء کو افغانستان پر حملہ کر رہا تھا تو امریکی صدر جارج بش معاذ اللہ خدائی لہجے میں کلام کر رہا تھا۔اس کے الفاظ سے امریکہ کی بے پناہ عسکری طاقت کا غرور ٹپک رہا تھا۔اس کے عزم سے دنیا کی واحد سپر پاور کا تکبر عیاں تھا۔اس کے اعتماد میں امریکہ کے غیر معمولی سیاسی اثرات کی نخوت جھلک رہی تھی۔اس کی گھن گرج سے امریکہ کی معاشی برتری جھانک رہی تھی۔وہ کہہ رہا تھا کہ القاعدہ اور طالبان ۱۱ ستمبر کے ذمے دار ہیں اور اب انہیں اس کی قیمت ادا کرنی ہوگی۔امریکہ کے ذرائع ابلاغ رائے عامہ کے جائزوں میں چیخ چیخ کر اعلان کر رہے تھے کہ امریکہ کے ۸۷ فیصد عوام افغانستان پر حملے کے حامی ہیں یہ ۹ سال پہلے کا منظر نامہ تھا۔تازہ ترین منظر نامہ یہ ہے کہ امریکہ کے صدر بارک اوباما نے قومی سلامتی کونسل کے اراکین سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ کونسل کے اراکین انہیں بتائیں کہ افغان جنگ کے حوالے سے کیا کیا جائے؟اس فقرے میں امریکہ کی خدائی کا نام ونشان نہیں۔اس میں کوئی تکبر نہیں،کوئی غرور نہیں،کوئی نخوت نہیں،کوئی بڑائی نہیں۔اس کے برعکس اس فقرے میں امریکہ کا صدر اچھا خاصا منکسر المزاج انسان محسوس ہو رہا ہے۔لیکن اس فقرے سے صرف انکسار ہی نہیں دو اور باتیں بھی ظاہر ہو رہی ہیں۔امریکہ افغانستان پر حملے کر رہا ہے کہ اسے اپنی کامیابی کا سو فیصد یقین تھا اور اسے معلوم تھا کہ اسے افغانستان میں کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا ہے۔لیکن اس فقرے سے صرف انکسار ہی نہیں دو اور باتیں بھی ظاہر ہو رہی ہیں۔لیکن اب امریکہ کے صدر کو افغانستان میں فتح کیا واپسی بھی ''ایجاد'' کرنا پڑ رہی ہے۔یہاں تک کہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ افغان جنگ میں کیا کیا جائے؟امریکہ کے صدر کی یہ بے بسی اور اس کے ذہن کا یہ ابہام اتفاقی نہیں۔اس کے اسباب ہیں،ان میں سے دو اسباب کی نشان دہی علامہ اقبال نے اپنے ایک شعر میں کی ہے۔اقبال نے کہا ہے:

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

اقبال کا یہ شعر افغانستان میں حقیقت بن کر سامنے آ چکا ہے۔لیکن افغانستان کے حوالے سے اس شعر کے معنی کیا ہیں؟

امریکہ افغانستان پر حملہ کر رہا تھا تو اس کا تمام تر انحصار طاقت پر تھا۔بالخصوص فضائی طاقت پر،اسے یقین تھا کہ مجاہدین اس طاقت کے آگے ٹھہر نہیں سکیں گے۔لیکن طاقت کی کمزوری یہ ہے کہ وہ ایک بار استعمال ہو جائے تو اس کا طلسم ٹوٹ جاتا ہے۔طاقت کی زد میں آنے والے رفتہ رفتہ طاقت کے عادی ہو جاتے ہیں۔ان کی قوتِ برداشت بڑھ جاتی ہے۔امریکہ افغانستان میں طاقت کا استعمال بڑھاتا چلا گیا یہاں تک کہ امریکیوں نے محض لطف کے لیے بھی افغانوں کو شہید کیا لیکن جتنا طاقت کا استعمال بڑھا اتنا ہی مجاہدین کی قوت برداشت میں اضافہ ہوا۔نتیجہ یہ کہ امریکہ افغانستان میں ایٹم بم کے علاوہ سب کچھ استعمال کر چکا ہے۔اس نے طاقت کے استعمال کی تمام حدیں پار کر لیں اب وہ کرے تو کیا کرے؟یہی وہ مقام ہے جہاں طاقت،طاقت استعمال کرنے والے پر پلٹ کر وار کرتی ہے اور اس کی کمزوری بن جاتی ہے۔طاقت کی دوسری شکل یہ ہے کہ اس سے لوگوں کے دل نہیں جیتے جا سکتے۔امریکی کہتے ہیں کہ طالبان کا دور خون آشام تھا۔لیکن گزشتہ ۹ برسوں میں طالبان کی عوامی مقبولیت کم ہونے کے بجائے بڑھ رہی ہے اور آج افغانستان کے بیشتر علاقے پر ان ہی کا کنٹرول ہے۔اس تناظر میں دیکھا جائے تو امریکہ کی طاقت ہی اسے افغانستان میں لے ڈوبی۔امریکیوں کا مسئلہ یہی ہے کہ وہ سوچتے ہیں تو طاقت کے ذریعے۔تجزیہ کرتے ہیں تو طاقت کے حوالے سے۔سمجھتے ہیں تو طاقت کی مدد سے۔نتیجہ نکالتے ہیں تو طاقت کے حوالے سے۔

یہاں سوال یہ ہے کہ مومن کے بے تیغ لڑنے کے کیا معنی ہیں؟جہاد اور شوق شہادت کی تاریخ گواہ ہے کہ مجاہد کا انحصار طاقت پر ہوتا ہی نہیں،مجاہد کے لیے اہم ترین چیز یہ ہے کہ وہ حق پر ہے۔اس کے لیے دوسری اہم بات یہ ہے کہ وہ صبر کر سکتا ہے۔اس سلسلے میں تیسرا اہم پہلو یہ ہے کہ وہ صبر بھی کرے اور جدوجہد کو غور سے دیکھا جائے تو یہ تینوں پہلو جمع ہو جاتے ہیں تو نصرتِ الٰہی نصیب ہو کر رہتی ہے۔افغان مجاہدین کی جدوجہد کو غور سے دیکھا جائے تو یہ تینوں پہلو پوری آب وتاب کے ساتھ موجود نظر آتے ہیں۔اس اعتبار سے دیکھا جائے تو تیغ کی قوت اضافی ہو جاتی ہے اور اس کے بغیر بھی جدوجہد کامیابی سے ہمکنار ہو سکتی ہے۔مسلمانوں کی جدید تاریخ پر افغان مجاہدین کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے اپنی جدوجہد سے طاقت کے کاغذی موازنے کو بے معنی کر دیا ہے۔کاغذ پر موجود موازنے کو دیکھا جائے تو مجاہدین اور امریکہ کی طاقت میں ایک اور ایک کروڑ کی نسبت تھی اور اس اعتبار سے مجاہدین کو امریکہ کے خلاف ایک گولی بھی فائر نہیں کرنی چاہیے تھی۔لیکن مجاہدین کی جدوجہد کے دو پہلو اور بھی ہیں۔غور کیا جائے تو افغانستان میں کارروائیں ہو رہی ہیں لیکن مجاہدین افغانستان میں کہیں بھی نہیں ہیں۔اس لیے کہ ان کا کوئی نام اور پتا نہیں،ان کا کوئی ٹھکانا نہیں،ان کی کوئی شے کھلے نشانے پر نہیں۔مجاہدین کی جدوجہد کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ انہیں جنگ کرنے کی کوئی جلدی نہیں۔

امریکہ کے لیے مسئلہ یہ ہے کہ اسے کبھی جنگ جیتنے کی جلدی تھی اور اب جنگ سے جان چھڑانے کی جلدی ہے۔امریکہ کا صدر اوباما اسی لیے امریکی فوجیوں کی واپسی کے آغاز کے سلسلے میں جولائی ۲۰۱۱ کا اعلان کر چکا۔یہ تاریخ امریکہ کے لیے خود ایک بوجھ بن گئی ہے۔امریکہ اس تاریخ سے فوجوں کی واپسی شروع کرتا ہے تو مسئلہ ہے اور شروع نہیں کرتا تو مسئلہ ہے۔اس کا مفہوم یہ ہے کہ افغانستان میں ایک مسئلہ سے دوسرے مسئلے کی طرف دوڑنا امریکہ کا مقدر ہے۔

☆☆☆☆☆

شہادت جس کی محبوبہ

مظفر اعجاز

صاحبِ مضمون ایک معاصر اخباری ادارے سے وابستہ ہیں اور ان کی تمام آرا سے ہمارا متفق ہونا ضروری نہیں (ادارہ)

اب مسئلہ امریکا کی شکست کے احساس سے زیادہ مسلمانوں میں احساس فتح مندی پیدا کرنے کا ہے۔ امریکی تو بار بار اعتراف شکست کر رہے ہیں احساس شکست سے مرے جا رہے ہیں، ان کے پاس تو اب کسی جگہ فتح کے شادیانے بجانے کے لیے بھی موقع نہیں ہے۔ افغانستان میں کہتے ہیں کہ طالبان کو شکست نہیں ہوئی تو کوئی فتح بھی نہیں ہوئی ہے۔ گویا دس برس بعد وہ یہاں پہنچے ہیں جہاں سے چلے تھے۔ لیکن اب افغانستان اور پاکستان کے امور کے ماہر، جنرل ضیاء الحق کے زمانے میں جہاد کے بارے میں شد بد رکھنے والے رچرڈ ہالبروک نے جو بات کی وہ زبردست ہے۔ ہالبروک کہتا ہے کہ جہادیوں نے عالمی طاقتوں سے جنگ کو رومانس سمجھ لیا ہے۔ جرمن اور یورپ سمیت دنیا بھر سے لوگ جہاد کے لیے افغانستان پہنچ رہے ہیں۔ ہالبروک نے جہادیوں پر تبصرہ تو کر دیا کہ انہوں نے افغانستان میں عالمی طاقتوں سے جنگ کو رومانس بنالیا ہے لیکن وہ یہ نہیں بتا سکا کہ افغانستان میں عالمی طاقتیں کس قسم کے رومانس کے لیے تشریف لائی ہیں۔ کھانے پینے سے محروم طبی سہولیات سے محروم تعلیمی سہولتوں کے بغیر ملک ٹیکنالوجی نہ ہونے کے برابر ملک افغانستان میں امریکا، برطانیہ، فرانس، جرمنی، اٹلی سمیت ۲۶ ممالک کا کیا رومانس ہے۔

لیکن چلیں ہم تو مجاہدین کے رومانس کی بات کرتے ہیں۔ جامعہ کراچی کے زمانہ طالب علمی میں ہمارے ایک دوست پر جوش انداز میں نظم پڑھا کرتے تھے جس کا ایک مصرعہ ہی یاد رہا، وہ مجاہد کے بارے میں پڑھا کرتے تھے کہ: شجاعت جس کی منکوحہ، شہادت جس کی محبوبہ..... زمانہ طالب علمی میں ...... اس پر بلال قاضی کی پر جوش تقریر افغانستان جہاد کا زمانہ...... جی ہاں اس زمانے میں بھی افغان جہاد ہو رہا تھا اس وقت افغانستان سے غیر ملکی قوتوں کو نکالنے کی جنگ کو مجاہدین نے رومانس سمجھ لیا تھا اور اس رومانس کے مطابق اپنی جانیں نذر کر رہے تھے۔ افغان جہاد رومانس آج بھی جاری ہے، رومانس کرنے والے آج بھی رومانس میں مصروف ہیں اور اپنی منکوحہ کے ساتھ اپنی محبوبہ کی تلاش میں سرگرداں ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ منکوحہ و محبوبہ کبھی ایک دوسرے سے حسد نہیں کرتیں بلکہ شجاعت جس کی منکوحہ ہو جائے وہ اس کی محبوبہ کی تلاش میں اس کے ساتھ نکل کھڑی ہوتی تھی۔ اس پاکستان کے طول و عرض نے، اس ملک کے آسمان نے بار بار یہ منظر دیکھا کہ افغانستان میں لگنے والے زخم سے شہادت پانے والا کراچی، لاڑکانہ، حیدرآباد، لاہور، بھکر، ملتان یا کسی جگہ بھی تدفین کے وقت تک تازہ تازہ لہو بہا رہا ہوتا تھا۔ ایک ایک ہفتے پرانی میت سے خوشبو کی لپٹیں اٹھ رہی ہوتیں۔ یہ مجاہدین کیا رومانس کر رہے ہوتے ہیں؟ ان کو کس چیز میں کامیابی ملتی ہے؟ وہ سب کچھ کھو کر بھی کہتے ہیں کہ فزت و رب الکعبہ کیونکہ وہ کہتے ہیں، ان کا ایمان ہوتا ہے کہ موت تو ضرور آئے گی اور اپنے وقت پر آئے گی اور جہاد تو انبیا کی سنت ہے۔ اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، مجاہد تو کہتے ہیں کہ یہ تو دیہاڑی والی مزدوری ہے، کام کرتے جاؤ اجر ملتا رہے گا۔ شہادت پا جاؤ تو اللہ دوسرے مجاہد کھڑے کر دیتا ہے۔

مسلمان کو تو رب کے اس فرمان پر یقین ہے کہ ''اللہ نے مومنوں سے ان کے جان و مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں۔'' تو پھر اس سے بڑھ کر رومانس کیا ہوگا لیکن ہالبروک بتائے کہ ۴۰ ممالک کی فوجیں افغانستان میں کون سا رومانس لڑا رہی ہیں۔ افغانستان میں لوگ اپنی سرزمین سے غیر ملکیوں کو نکالنا چاہتے ہیں، اس کے لیے مر رہے ہیں اور مار رہے ہیں لیکن یہ ۴۰ ممالک افغانستان میں کس کے مفادات کا تحفظ کر رہے ہیں۔ وہاں مجاہدین نے ان کی کون سی تنصیبات پر قبضہ کر رکھا ہے جن کے تحفظ کے لیے وہ ۱۰ سالوں سے ہزاروں لوگوں کو قتل کر رہے ہیں۔ مجاہدین کو تو پتا ہے کہ خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی مغفرت ہو جائے گی۔ جنت میں ٹھکانے کا دیدار ہو جاتا ہے، اسے عذاب قبر سے حفاظت کی نوید مل جاتی ہے، سر پر وقار کا تاج ہوگا جس کا ایک یاقوت دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، ۷۲ حوروں سے نکاح اور ۷۰ افراد کی شفاعت کا اختیار ملے گا۔ تو بتائیں اس سے بڑا رومانس کیا ہوگا؟ ہالبروک کہتا ہے کہ جرمنی و یورپ سمیت دنیا بھر سے لوگ جہاد کے لیے افغانستان پہنچ رہے ہیں۔ کیوں تم نے تو سارا زور لگالیا کہ جہاد، مجاہدین، اسلام، مسلمانوں، قرآن، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب کو بدنام کر دو۔ ساری مہم کے باوجود جرمنی اور یورپ سے لوگ جہاد کے لیے کیوں آ رہے ہیں؟ آخر وہاں کیا پیغام پہنچ رہا ہے؟ کیا مجاہدین امریکا اور نیٹو سے زیادہ پیسے دے رہے ہوں گے؟ پیسے دے کیا رہے ہوں گے بلکہ وہ تو الٹا جان و مال لٹانے کی بات کرتے ہیں۔ تو پھر مغرب کی ہر کوشش کیوں ناکام ہو رہی ہے؟ دوسری طرف امریکی شکست کے احساس اور اعتراف کی ایک مثال اور سامنے آئی ہے۔ افغانستان میں امریکی فوج کے سابق سربراہ جیمز جونز نے بتایا ہے کہ ڈرون حملوں میں اضافہ میری ریٹائرمنٹ کا سبب بنا۔ اُس نے دوٹوک الفاظ میں امریکی شکست کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ امید ہے کہ امریکہ شکست کا بدلہ پاکستان سے نہیں لے گا۔ میرے سامنے عہدہ چھوڑنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

جنرل جیمز جونز کا اعتراف شکست بہت واضح ہے۔ اب کسی قسم کے اعتراف شکست کی ضرورت نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہالبروک کے رومانس کا اعلان اور جیمز جونز کے اعتراف شکست کے بعد صرف مسلمانوں میں احساسِ فتح پر یقین اور اس احساس میں اضافہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جو طالبان اور افغان کمانڈرز سے مذاکرات کی باتیں ہو رہی ہیں جس کی ریڈ لائنز سے کرزئی حکومت کو آگاہ کیا گیا ہے۔ یہ سب افغانستان میں امریکی شکست کا اعتراف ہی ہے۔ باقی رہا جنگ کا رومانس تو ہالبروک وغیرہ یہ سب باتیں سمجھ بھی نہیں سکتے۔ وہ عیش کوشی کی تعلیم دیتے ہیں، دنیا بنانے کی بات کرتے ہیں، مجاہدین دنیا چھوڑنے کی بات کرتے ہیں، سخت کوشی کی تعلیم دیتے ہیں۔ جس مجاہد کی منکوحہ شہادت اور محبوبہ شہادت ہو اس کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ

؎ قبائے عیش کو چھوڑے سلاح جنگ میں ڈوبا

ایسے مجاہدین کے رومانس کو ہالبروک نہیں سمجھ سکتا۔

☆☆☆☆☆

ابو ہریرہ شہیدؒ

قاری عبدالعزیز

موت ایک حقیقت ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ......(ال عمران: ۱۸۵)

''ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے''۔

یہ ایک ابدی حقیقت ہے کہ ہر ذی نفس کو موت آنی ہے، خواہ یہ بچپن میں ہو یا جوانی یا بڑھاپے میں۔مگر یہ موت اگر شہادت کی ہو تو کیا ہی اچھی بات ہے!!!۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔''میری خواہش ہے کہ میں دشمنوں کے خلاف لڑوں اور قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں''۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ موت اپنے مقررہ وقت پر ہی آتی ہے اس کے وقت کو کوئی بھی ٹال نہیں سکتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلَنْ يُؤَخِّرَاللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَاءَ اَجَلُهَا......(المنافقون: ۱۱)

''اور جب کسی کی موت آ جاتی ہے تو اللہ اس کو ہرگز مہلت نہیں دیتا''۔

اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جس کی موت جہاں بھی آنی ہوگی وہیں اس کو موت کھینچ لے جائے گی۔

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ......(النسآء: ۷۸)

''تم جہاں کہیں بھی رہو موت تو تمہیں آ کر رہے گی خواہ تم کسی مضبوط قلعے میں ہی رہو''۔

موت کی اس اٹل حقیقت کے باوجود بعض لوگوں کے بارے میں یقین نہیں آتا کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ ان لوگوں نے اپنی زندگی میں نہ کسی کو ستایا اور نہ ہی کسی کو کوئی دکھ دیا، یا یہ ہوسکتا ہے کہ وہ دنیا میں ایک مسافر کی طرح آئے اور چند لمحے اپنے حسنِ اخلاق سے دیگر مسافروں کو اپنا گرویدہ بنا کر چلے گئے اور ان کی یہ حسنِ ادا ان مسافروں کو ایک مدت تک یادوں کا محور بنائے رکھتی ہے۔ایسے ہی ایک مسافر مصباح عثمانی (ابو ہریرہ) تھے۔وہ حق گوئی اور بے باکی کا پیکر تھے۔وہ جس چیز کو صحیح سمجھتے تھے اس کو بلا جھجک برملا کہہ دیتے تھے اور جس کام کو ٹھیک جانتے تھے اس کو حتی الامکان کر گذرتے تھے۔انہوں نے زمانہ طالب علمی میں بھی اور بعد از اں عملی زندگی میں بھی دین کے کام کے جس طریقہ کار کو حق جانا اُس پر پورے اخلاص کے ساتھ ڈٹے رہے۔اس کی وجہ سے لسانی اور لادینی تنظیموں کے ہرکارے ان سے خوف کھاتے تھے۔ایک مرتبہ ایک لسانی تنظیم کے کارکنوں نے ایک ہسپتال میں ان کو گھیرے میں لے کر قتل کرنے کی کوشش بھی کی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی شہادت کہیں اور لکھ کر رکھی تھی اس لیے وہ ان شر پسندوں سے محفوظ رہے۔

ان ہی دنوں ایک دینی شخصیت نے عیسائیوں کے تہوار میں شریک ہو کر کرسمس کا کیک کاٹا تو اپنی اہلیہ کے اصرار پر ابو ہریرہ بھائیؒ نے اس کو فون کیا کہ آپ نے عیسائیوں کے تہوار میں شریک ہو کر کرسمس کے کیک کیوں کاٹا؟ وہ ان سے مذہبی رواداری کا غیر تسلی بخش جواب سن کر مذکورہ دینی تنظیم سے ایک حد تک بیزار ہو گئے۔اسی اثناء میں انہی کے ایک پرانے دوست نے اُنہیں جہاد فی سبیل اللہ کے خالص منہج کی طرف دعوت دی۔جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ابو ہریرہ بھائی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی منہج پر کام کرنے کی توفیق بخشی۔پھر کیا تھا ان کے اندر پہلے سے زیادہ جذبہ اُمڈ آیا۔انہوں نے ببانگِ دہل کام کا آغاز کیا مگر ان کو راستے کی پُر خاری کا کم ہی اندازہ تھا اس لیے وہ کچھ ہی دن شہروں میں رہ سکے اور آخر کار انہیں ہجرت کرنی پڑی۔

چونکہ وہ ہمہ وقت کام کرنے کے عادی تھے، ان کے لیے چند لمحے گھر بیٹھنا دشوار تھا۔ ہجرت کے بعد سرزمین خراسان میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف سینہ سپر ہو گئے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ امریکی ڈرون حملوں کی تدارک کے لیے تاک میں رہنے لگے، کئی دن تک ان کا یہ عمل جاری رہا۔وہ ایک دن علی الصبح معمول کے مطابق اپنے ساتھیوں کے ساتھ زمین سے فضا میں مار کرنے والا میزائل لے کر نکلے تو وہ امریکی اور پاکستانی مشترکہ بم باری کا نشانہ بن گئے اور اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ شہادت کے عظیم مرتبے پر فائز ہو کر ہمیشہ کے لیے امر ہو گئے۔

ابو ہریرہ بھائیؒ شہادت کے شیدائی تھے۔سرزمین خراسان میں جب بھی وہ کسی قبرستان سے گزرتے تھے تو کہتے تھے کہ مجھے تو اس قبرستان سے شہیدوں کی خوشبو آ رہی ہے۔ وہ ایک دن میرے ساتھ تھے، ہمارا گزر ایک گاؤں کے قبرستان سے ہوا تو وہ مجھ سے کہنے لگے،''کیا اس قبرستان میں بھی کسی شہید کی قبر ہے''؟ میں نے کہا، قبائل کے تقریباً ہر علاقے کے قبرستان میں کہیں نہ کہیں شہیدوں کی قبریں ہوتی ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں کے ہزاروں نوجوانوں نے افغانستان میں روس کے خلاف طویل جنگ لڑی ہے اور اب وہ امریکہ کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ان دونوں جنگوں میں بہت سے نوجوان شہید ہو چکے ہیں۔ ہو سکتا ہے اس طرح اس قبرستان میں بھی کسی شہید کی قبر ہو۔

ایک دن ہم دونوں باتیں کر رہے تھے، دورانِ گفتگو ایک بھائی کا تذکرہ آیا۔وہ کہنے لگے کہ اگر آپ سے ان کی ملاقات ہو تو ان کو میرا اسلام عرض کر دیجیے گا اور انہوں نے مجھے ایک پرچی نما خط لکھ کر تھما دیا کہ یہ بھی ان کو دے دیجئے گا، حالانکہ وہ شاید ان سے ملے بھی نہ ہوں گے، وہ صرف ان کے نام ہی سے واقف تھے۔میں نے ان کو پرچی نما خط لکھتے ہوئے دیکھ لیا، وہ لکھ رہے تھے''میرے پیارے بھائی! آپ میرے لیے ضرور شہادت کی دعا کیجیے گا''۔

(بقیہ صفحہ ۵۶ پر)

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔ اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل اور آخر میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی و مالی نقصانات کے میزان کا خاکہ پیش خدمت ہے، یہ تمام اعداد و شمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جبکہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ http://www.shahamat.info/urdu پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

16 ستمبر

☆ مجاہدینِ امارتِ اسلامیہ نے جارح امریکی افواج کے ساتھ ایک جھڑپ میں 5 امریکی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ جبکہ 4 کو زخمی کرنے کے ساتھ ساتھ 3 فوجی ٹینکوں کو بھی تباہ کر دیا۔ یہ کارروائی صوبہ لغمان کے صوبہ علی شنگ میں ہوئی۔

17 ستمبر

☆ مجاہدین امارتِ اسلامیہ نے امریکی پیدل دستے پر حملہ کر کے 16 امریکیوں ہلاک کر دیا، جبکہ 7 کو زخمی کیا۔

☆ صوبہ ہرات میں الیکشن مہم کے دوران افغان نیشنل آرمی کی ایک گاڑی ووٹوں کے ڈبے لیے منزلِ مقصود کی جانب رواں دواں تھی کہ سڑک کنارے لگے بم کی زد میں آ کر تباہ ہو گئی۔ گاڑی پر سوار 8 فوجی بھی ہلاک ہوئے۔

19 ستمبر

☆ مجاہدین امارتِ اسلامیہ نے ایک کارروائی کے نتیجے میں نیٹو اور افغان فوج پر حملہ کیا، جس سے 3 فوجی مردار ہوئے جبکہ 7 زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ ننگرہار میں ایک مجاہدین اور نیٹو فوج کے درمیان شدید لڑائی ہوئی، جس میں 7 صلیبی فوجی مارے گئے۔ ایک ٹینک آر پی جی راکٹ کا نشانہ بنا، اس سے 9 فوجی شدید زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ قندوز میں دھماکوں اور لڑائی کے نتیجے میں مجموعی طور پر 10 اتحادی فوجی ہلاک ہوئے۔ جن میں 3 ایساف فوجی، 3 افغان نیشنل آرمی کے فوجی اور 4 پولیس اہلکار شامل ہیں۔

20 ستمبر

☆ اسلام کے بطلِ عظیم حمزہ شہید نے جلال آباد شہر میں 500 کلو بارود بھری گاڑی سے امریکی دہشت گردوں کے ایک فوجی اڈے پر فدائی حملہ کیا۔ 2 ٹینکوں کے تباہ ہونے کے ساتھ ساتھ 10 امریکی ہلاک ہوئے۔

21 ستمبر

☆ صوبہ زابل میں جارح افواج کا ایک ہیلی کاپٹر میزائل حملے میں گرایا گیا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق 16 نیٹو فوجی مردار ہوئے۔

☆ صوبہ نمروز میں نیٹو رسد کے قافلے پر حملہ کیا گیا اور 8 گاڑیوں کو جلا دیا گیا۔

☆ قندھار میں 6 نیٹو اہلکار ہلاک جبکہ 7 فوجی، مجاہدین کی جانب سے کیے گئے یکے بعد دیگرے 3 دھماکوں میں زخمی ہوئے۔

22 ستمبر

☆ صوبہ پروان میں مختلف نوعیت کے معرکوں میں مجموعی طور پر 8 امریکی فوجی مارے گئے، جبکہ 2 ٹینک تباہ ہوئے۔

24 ستمبر

☆ مقامی وقت کے مطابق صبح نو بجے مجاہدین نے اللہ کے دشمنوں پر ایک ایسے وقت میں حملہ کیا کہ جب وہ مجاہدین کے خلاف ایک آپریشن کے لیے جا رہے تھے۔ شدید دھماکے کے نتیجے میں 15 امریکی اور 2 مرتد افغان مترجمین ہلاک ہوئے۔

25 ستمبر

☆ امارتِ اسلامیہ افغانستان سے موصولہ اطلاعات کے مطابق صوبہ زابل کے ضلع نادعلی میں مجاہدینِ امارتِ اسلامیہ اور صلیبی و کٹھ پتلی فوجوں کے درمیان جاری رہنے والی مختلف نوعیت کی جھڑپوں میں مجموعی طور پر 11 فوجی اور مرتد افغان فوجی ہلاک اور 9 زخمی ہوئے۔

26 ستمبر

☆ امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک کے نہر سراج علاقے میں نیٹو سپلائی لائن پر کامیاب حملے جاری رکھے اور مسلسل گولیوں کی بوچھاڑ کر کے سات سیکورٹی اہلکاروں کو ہلاک اور 4 کو زخمی کیا۔

27 ستمبر

☆ امریکی فوجیوں کے 4 ٹینکوں کو امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ قندھار کے ضلع میوند میں بارودی سرنگوں کے دھماکوں سے اُڑا دیا۔ ٹینکوں میں سوار تمام فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆ مقامی وقت کے مطابق صبح آٹھ بجے امریکی جاسوسی طیارے کو صوبہ پکتیکا ضلع یحیی خیل میں ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا گیا۔ جس کا ملبہ موصولہ اطلاعات آنے تک آس پاس بکھرا پڑا رہا۔

28 ستمبر

☆ صوبہ کاپیسا سے آمدہ اطلاعات کے مطابق سہ پہر تین بجے ضلع تگاب کے فیروز خیل علاقے میں امریکی جاسوس طیارے کو ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا گیا۔

29 ستمبر

☆ بدھ کے روز صوبہ ارزگان کے صدر مقام ترین کوٹ شہر میں کٹھ پتلی فوجی گاڑی کو اللہ کے

شیروں نے اپنے نصب کردہ بم کا نشانہ بنایا۔ پوزکئی کے مقام پر دشمن کی تباہ ہونے والی اس گاڑی اور اس پر سوار 9 فوجی ہلاک ہوئے۔

30 ستمبر

☆ موصولہ اطلاعات کے مطابق شام کے وقت زابل کے ضلع شملزئی کے قلعہ رشید علاقے میں کٹھ پتلی ادارے کی رینجر گاڑی بارودی سرنگ کے دھماکے کے نتیجے میں تباہ ہوگئی۔ 7 فوجی مارے گئے۔ نیز دھماکے کے بعد مجاہدین کی طرف سے کیے جانے والے حملے میں 12 فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔

☆ صوبہ قندھار کے ضلع دامان میں ائیر پورٹ کے قریب منڈ یسار کے علاقے میں قندھار، بولدک قومی شاہراہ پر جمعرات کے روز امریکی فوجی قافلے پر امارتِ اسلامی کے مجاہد شہید نوراللہ تقبلہ اللہ نے شہیدی حملہ کیا۔ بارود بھری کرولا سے کیے گئے اس حملے میں ایک بکتر بند ٹینک تباہ جبکہ اس میں سوار 7 فوجی مردار ہوئے۔

یکم اکتوبر

☆ امارتِ اسلامیہ کے شیروں نے جمعہ کے روز صوبہ زابل، ضلع شینکئی میں کٹھ پتلی ادارے کے فوجی کارواں پر حملہ کیا۔ ضلع شینکئی کے ذب گاؤں میں گھات کی صورت میں کیے جانے والے اس حملے میں ایک سپلائی، اور سیکورٹی فورسز کی دو گاڑیاں تباہ ہوئیں اور ان میں سوار 12 فوجی ہلاک ہوئے۔ مجاہدین کے ہاتھ بہت سا مالِ غنیمت لگا۔

2 اکتوبر

☆ 14 ٹینکوں پر مشتمل صلیبی قافلہ صوبہ پکتیا، ضلع گردہ سیڑئی کے سبک تنگی نامی علاقے میں مجاہدین کے حملے کی زد میں آ گیا۔ ایک گھنٹے تک جاری رہنے والی اس لڑائی میں 6 فوجی ٹینک تباہ، ٹینکوں میں سوار تمام امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

3 اکتوبر

☆ صوبہ ہلمند، ضلع گریشک کے سپین مسجد علاقہ لائے باغ میں، جو ضلعی مرکز سے پندرہ کلومیٹر جنوب میں واقع ہے، امریکی پیدل دستے پر ایک فدائی حملہ ہوا۔ مذکورہ صوبے سے تعلّق رکھنے والے شہید عصمت اللہ نے یہ فدائی حملہ ایک ایسے وقت میں انجام دیا کہ جب پیدل دستہ ایک گلی سے گزر رہا تھا۔ 6 امریکی فوجی ہلاک اور 8 شدید زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ ننگرہار سے آمدہ خبروں کے مطابق امریکیوں اور مجاہدین کے درمیان ضلع لالپور کے مرکز کے قریب گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ دشمن کے دو بکتر بند فوجی ٹینک تباہ، 5 امریکی فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔

4 اکتوبر

☆ موصولہ اطلاعات کے مطابق امریکی فوجی مقامی وقت کے مطابق صبح نو بجے صوبہ قندھار، ضلع ژڑئی کے ہیرانہ علاقے میں ایک خالی مکان میں داخل ہوئے تھے کہ مجاہدین کی طرف سے نصب کردہ بموں کے دھماکے ہوئے اور 10 فوجی ہلاک وزخمی ہوئے جنہیں ہیلی کاپٹروں کے ذریعہ سے منتقل کیا گیا۔

5 اکتوبر

☆ صوبہ ارزگان، ضلع خاص ارزگان میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین اور امریکی افواج کے درمیان گھمسان کی لڑائی لڑی گئی۔ ضلعی مرکز کے قریب شالہ ناوہ نامی علاقے میں امریکی، مجاہدین کے خلاف ایک آپریشن کے لیے آ رہے تھے کہ مجاہدین نے حملہ کر دیا اور یہ لڑائی شام تک جاری رہی جس میں 13 مردار ہوئے اور درجنوں زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ پکتیکا میں ضلع سرروضہ کے عقب میں پہاڑ کے قریب ایک امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا گیا۔

7 اکتوبر

☆ امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے شام ساڑھے تین بجے صوبہ بدخشاں کے ضلع وردوج میں ایک امریکی جاسوس طیارے کو مار گرایا۔ تلگرام نامی مقام پر گرایا جانے والا یہ طیارہ مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔

☆ صوبہ بغلان کے ضلع پل خمری میں جارح افواج کے نوتعمیر شدہ مرکز میں ایک فدائی حملہ ہوا، جس سے 15 جرمن فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔ یہ مبارک کارروائی شہید قاری روح اللہ نے انجام دی۔ جس سے 11 جرمن فوجی موقع پر ہلاک ہوگئے جبکہ 4 شدید زخمی ہوئے۔

8 اکتوبر

☆ صوبہ ہلمند، ضلع گریشک کے مرکز کے قریب مجاہدینِ اسلام اور افغان پولیس کے درمیان ایک معرکہ ہوا۔ لڑائی کا آغاز اُس وقت ہوا کہ جب پولیس ضلعی بازار اور بند برق کے درمیان علاقے میں مجاہدین کے خلاف ایک کارروائی کے لیے آ رہی تھی۔ مجاہدین کی جانب سے کیے گئے اس حملے میں 10 کٹھ پتلی اہلکار ہلاک اور 7 زخمی ہوئے۔

9 اکتوبر

☆ صوبہ قندھار، ضلع ژڑئی میں بارودی سرنگوں کے دھماکوں میں صلیبی افواج کے 11 سپاہی ہلاک ہوئے۔ تفصیلات کے مطابق سنگسار گاؤں میں مجاہدین نے دو خالی حویلیوں میں بارودی سرنگیں نصب کر رکھی تھیں۔ جونہی امریکی فوجی حویلیوں میں داخل ہوئے تو یکا یک دو دھماکوں سے پورا علاقہ لرز اُٹھا۔

10 اکتوبر

☆ صوبہ خوست سے آنے والی اطلاعات کے مطابق ضلع مندوزئی کے بادام باغ علاقے میں امریکی فوجی قافلے پر فدائی ہوا۔ یہ فدائی حملہ صوبہ پکتیکا، ضلع گردہ سیڑئی کے رہائشی شجاع مجاہد نے اپنی 1500 کلو بارود بھری ڈاٹسن گاڑی سے انجام دیا، جس میں 8 فوجی موقع پر ہلاک، 5 زخمی اور 3 فوجی ٹینک مکمل تباہ ہوگئے۔

☆ ضلع گلستان، واقع صوبہ فراہ میں مجاہدینِ امارتِ اسلامیہ نے نیٹو رسد کے قافلوں پر دو پہر کو حملے کیے۔ مجاہدین نے یہ حملے گھات کی شکل میں کیے، جس سے امریکی فوجی مراکز کو رسد فراہم کرنے والے قافلے کی 12 گاڑیوں کو بطور غنیمت حاصل کیا گیا۔

12 اکتوبر

☆ جمعہ کے روز قندھار، کابل قومی شاہراہ پر گھات کی صورت میں کیے جانے والے ایک حملے 2 نیٹو رسد کی گاڑیاں اور 4 سیکورٹی فورسز کی گاڑیاں راکٹوں کی زد میں آ کر تباہ ہوگئیں۔ صوبہ

غزنی،ضلع مقر میں ہونے والے اس حملے میں ،جس نے بعد میں شدید لڑائی کی شکل اختیار کر لی، 10 اہلکار ہلاک جبکہ 8 زخمی ہو گئے۔

☆ امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین کی بہترین حکمتِ عملی اور چار بم دھماکوں سے صوبہ قندھار،ضلع ژڑئی کے پاشمول علاقہ میں مجموعی طور پر 20 امریکی فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔ پیدل دستوں پر کیے جانے والے اِن دھماکوں نے 5 امریکی،3 کٹھ پتلی فوجیوں کو ہلاک کر دیا،جبکہ 10 سے زائد کو زخمی کرنے میں کامیابی حاصل کی۔

13/ اکتوبر

☆ مجاہدین نے صوبہ غزنی میں قندھار، کابل شاہراہ پر دشمن پر حملہ کر کے اُس کے 8 فوجیوں کو ہلاک اور 2 گاڑیوں کو تباہ کر دیا۔

☆ صوبہ وردک،سید آباد میں مجاہدین نے شام پانچ بجے افغان،نیٹو مشترکہ دستوں پر حملہ کر کے کم از کم 6 نیٹو اہلکاروں اور مرتدین کو ہلاک کیا۔جبکہ مزید 3 کو زخمی کیا۔

14/ اکتوبر

☆ صوبہ قندھار ضلع ارغنداب میں امریکی پیدل دستوں پر 6 دھماکے ہوئے ،جس سے 15 امریکی فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔

☆ صوبہ قندھار کے ضلع شاہ ولی کے کویت گاؤں میں مقامی لوگوں کے گھروں کی تلاشی لینے کی غرض سے امریکی فوجی ہیلی کاپٹر اُترے تھے کہ مجاہدین امارتِ اسلامیہ نے اچانک حملہ کر دیا۔12 فوجی تو موقع پر ہلاک ہوئے جبکہ درجنوں زخمیوں کو ہیلی کاپٹروں کی مدد سے منتقل کرنا پڑا۔

☆ امارتِ اسلامیہ کے شیر دل مجاہد شہید حافظ عبدالہادی نے صوبہ ہلمند میں دشمن کے ایک مرکز پر فدائی حملہ کیا۔زوردار دھماکے کے نتیجے میں 11 صلیبی فوجیوں اور مرتدین ہلاک ہوئے،جبکہ مزید 13 کے مارے جانے اور 2 کٹھ پتلی مترجمین کے ہلاک اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

☆ صوبہ لغمان کے علی شنگ میں مجاہدینِ امارتِ اسلامیہ نے نیٹو اور افغان فوجیوں کے مشترکہ دستے پر حملہ کر کے مجموعی طور پر 11 کو ہلاک وزخمی کیا۔اس کارروائی میں 1 ٹینک اور 1 گاڑی تباہ ہوئی۔

☆ مجاہدینِ اسلام نے جمعرات کے روز صوبہ پکتیا میں امریکی اور کٹھ پتلی فوجوں کے ایک فوجی قافلے پر حملے کے نتیجے میں 13 صلیبیوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا۔2 ٹینک اور 1 گاڑی تباہ ہوئی۔

15/ اکتوبر

☆ صوبہ ہلمند ،مرجہ سے موصولہ اطلاعات کے مطابق مختلف نوعیت کی دو کارروائیوں میں 10 امریکی فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔بارودی سرنگ کے ایک دھماکے میں 2 امریکی ہلاک ہوئے جبکہ 3 زخمی ہوئے۔اسی طرح پیدل دستے پر حملے کے نتیجے میں مزید 2 امریکیوں کے مارے جانے اور 3 کے زخمی ہونے کی اطلاعات موصول ہوئیں۔

☆☆☆☆☆

16 ستمبر 2010ء تا 15 اکتوبر 2010ء

فدائی حملے:	5 عملیات میں 5 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	189
مراکز،چیک پوسٹوں پر حملے:	67	ریموٹ کنٹرول،بارودی سرنگ:	210
ٹینک،بکتر بند تباہ:	255	میزائل،راکٹ،مارٹر حملے:	66
کمین:	177	جاسوس طیارے تباہ:	5
آئل ٹینکر،ٹرک تباہ:	215	ہیلی کاپٹر وطیارے تباہ:	1
مرتد افغان فوجی ہلاک:	926	صلیبی فوجی مردار:	1267
سپلائی لائن پر حملے:	55		

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

شیخ اسامہ بن لادن زندہ ہیں، دنیا بھر میں شرعی قوانین نافذ کریں گے: مفتی ولی الرحمٰن

تحریک طالبان پاکستان کے راہنما مفتی ولی الرحمٰن نے کہا ہے کہ "وہ دنیا بھر میں شرعی قوانین کے نفاذ تک جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ شیخ اسامہ بن لادن آج بھی زندہ ہیں اور وہ ہمیں ہدایات دے رہے ہیں، ہم القاعدہ کے نظریات اور ایجنڈے سے مکمل متفق ہیں اور ہم اپنی جنگ آئندہ ۱۰ سال تک جاری رکھ سکتے ہیں۔ وزیرستان میں ناپاک فوج کا مقابلہ کرنے کے لیے بڑی تعداد میں مجاہدین موجود ہیں جبکہ پاکستان بھر میں آرمی سے جنگ کے لیے کثیر تعداد میں ساتھی موجود ہیں۔"

۲ اکتوبر: مردان میں سوات یونی ورسٹی کے وائس چانسلر محمد فاروق کو قتل کر دیا گیا۔

۳ اکتوبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی میں بارودی سرنگ کے دھماکے میں سرکاری ذرائع کے مطابق ایک سیکورٹی اہل کار لانس نائیک الیاس ہلاک ہو گیا۔

۳ اکتوبر: میران شاہ میں ایف سی اہل کار کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا

۳ اکتوبر: شمالی وزیرستان میں ۳ امریکی جاسوسوں کو قتل کر دیا گیا۔

۴ اکتوبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی میں بارودی سرنگ دھماکے میں سرکاری ذرائع کے مطابق ایک سیکورٹی اہل کار ہلاک ہو گیا۔

۵ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم سے حملہ کیا گیا۔ سرکاری ذرائع کے مطابق ایک اہل کار ہلاک اور آٹھ شدید زخمی ہو گئے۔

۶ اکتوبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی میں بارودی سرنگ کے دھماکہ سے سیکورٹی ذرائع کے مطابق ۲ سیکورٹی اہل کار عنایت اور یاجت خان ہلاک ہو گئے۔

۷ اکتوبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں سیکورٹی ذرائع کے مطابق ۳ سیکورٹی اہل کار ہلاک ہو گئے۔

۷ اکتوبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقے کریڑ میں بارودی سرنگ کے دھماکے سے ۲ سیکورٹی اہل کار ہلاک ہو گئے۔

۱۲ اکتوبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل صافی کے علاقہ زیارت چوک میں سیکورٹی فورسز پر بارودی سرنگ سے حملہ کیا گیا، سرکاری ذرائع کے مطابق ایک سیکورٹی اہل کار زخمی ہوا۔

۱۲ اکتوبر: خیبر ایجنسی کے علاقے عالم گودر کے مقام پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں سرکاری ذرائع کے مطابق ۱۳ اہل کار زخمی ہو گئے۔

۱۳ اکتوبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزی کے علاقے کونگ میں فائرنگ سے ۳ رضا کار فائرنگ سے ہلاک ہو گئے۔ تحصیل بائیزی ہی کے علاقے فقیر آباد میں مجاہدین نے ایک سیکورٹی اہل کار کو فائرنگ کر کے زخمی کر دیا۔

۱۴ اکتوبر: جنوبی وزیرستان میں سراروغہ میں سیکورٹی چیک پوسٹ پر حملہ کیا گیا۔ سرکاری ذرائع نے ۵ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ایک کے لاپتہ ہونے کی تصدیق کی۔

۱۴ اکتوبر: اورکزئی ایجنسی کے علاقے بیگوتنگی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں امن لشکر کے ۸ رضا کر مارے گئے۔

۱۸ اکتوبر: جنوبی وزیرستان کے علاقے لدھا میں سیکورٹی چیک پوسٹ پر حملے اور ریموٹ کنٹرول بم دھماکے کے نتیجے میں سرکاری ذرائع کے مطابق ۳ فوجی اہل کار فضل اختر، پرویز اور عتیق ہلاک اور ۴ شدید زخمی ہو گئے۔

۱۸ اکتوبر: جنوبی وزیرستان کے علاقے رغزائی میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا گیا، سیکورٹی ذرائع نے دو اہل کاروں فرمان اور فرید کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۸ اکتوبر: سوات کی تحصیل کبل کے علاقے دمغار میں فائرنگ کے نتیجے میں لیفٹیننٹ طارق شدید زخمی ہو گیا۔

۱۹ اکتوبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں ریموٹ کنٹرول بم حملے میں سیکورٹی ذرائع کے مطابق ۳ سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ۳ شدید زخمی ہو گئے۔

۱۹ اکتوبر: کرم ایجنسی میں بارودی سرنگ دھماکے کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ۷ سیکورٹی اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۹ اکتوبر: جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین میں بارودی سرنگ پھٹنے سے سرکاری ذرائع کے مطابق ۳ سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ۲ شدید زخمی ہو گئے۔

۲۰ اکتوبر: بنوں میں فائرنگ کر کے ایک سیکورٹی اہل کار عبدالرحمٰن ہلاک ہو گیا۔

۲۰ اکتوبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں ایف سی کی گاڑی کے قریب ریموٹ کنٹرول بم حملے میں سیکورٹی ذرائع کے مطابق ۱۳ اہل کار ہلاک اور ۳ زخمی ہو گئے۔ جبکہ باڑہ ہی میں ایک کارروائی کے دوران ایک سیکورٹی اہل کار کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع سے تصدیق کی گئی۔

۲۰ اکتوبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزی کے علاقہ لخ کرکلی میں فورسز کے قافلے پر بارودی سرنگ حملہ سے ۷ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۲ اکتوبر: اورکزئی ایجنسی میں یخ کنداؤ کے علاقے میں فورسز کی ایک گاڑی بارودی سرنگ دھماکے سے تباہ ہو گئی۔ اس کارروائی میں ایک کرنل سمیت ۷ سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ۲ شدید زخمی ہوئے۔

(بقیہ صفحہ ۵۵ پر)

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

امریکہ افغانستان سے نکل گیا تو کابل پھر طالبان کے ہاتھ لگ جائے گا اور وہاں شریعت نافذ ہو جائے گی: اوباما

ایک میگزین کو دیے گئے انٹرویو میں اوباما نے کہا کہ ''اگر امریکہ افغانستان سے نکل گیا تو کرزئی حکومت ختم ہو جائے گی اور کابل پر ایک بار پھر طالبان کا قبضہ ہو جائے گا اور وہاں شریعت نافذ ہو جائے گی۔ امریکی انخلا' افغان عوام، بھارت اور پاکستان کے لیے بہتر نہیں ہوگا اور دنیا میں دہشت گردی کے خطرات بڑھ جائیں گے''۔ اس نے اعتراف کیا کہ ''افغانستان امریکہ کے لیے عراق کے مقابلے میں زیادہ سخت اور مشکل ثابت ہو رہا ہے''۔ اس کا یہ بھی ماننا تھا کہ امریکی فوجیں قندھار کو مجاہدین کے قبضے سے نہیں چھڑا سکی ہیں۔

اگر انٹرویو لینے والا اوباما کی طرح احمق نہ ہوتا تو وہ اُس سے ضرور پوچھتا کہ کرزئی کی حکومت ہے کہاں جو امریکی انخلا کے بعد ختم ہو جائے گی۔ مرتد اوباما جتنے مرضی بیان دے کہ اس کی قوم کی لڑائی اسلام سے نہیں بلکہ القاعدہ سے ہے، اللہ نے سچ اس کے منہ سے اگلوا دیا کہ اسے اصل ڈر شریعت کے دوبارہ نافذ ہونے سے ہے۔ حکمِ الٰہی کا نفاذ ہی وہ طاغوت شکن عمل ہے، جس کے خوف سے تاریخ کا ہر طاغوت خائف رہا ہے اور بالآخر اللہ نے اپنے مخلص بندوں کے ہاتھوں اسے ذلیل و مغلوب کیا ہے۔

افغانستان میں شدت پسندی ختم کر کے ہم خود کو محفوظ بنانا چاہتے ہیں: ڈیوڈ کیمرون

برطانوی وزیر اعظم کیمرون نے کہا ہے کہ ''برطانیہ افغانستان میں بہترین جمہوریت کا قیام نہیں بلکہ شدت پسندی کے خاتمے کے لیے موجود ہے۔'' اپنی جماعت کی سالانہ کانفرنس سے تقریر کرتے ہوئے اس نے کہا ''۱۱/۹ میں حصّہ لینے والے ہر دہشت گرد کو القاعدہ نے افغانستان میں تربیت دی تھی اور اگر ہم نے آج ان تربیتی مراکز کو ختم نہ کیا تو کل یہ دوبارہ واپس آئیں گے۔''

۱۱/۹ اور ۷/۷ کے زخم کھا کر بھی کیمرون اور اس کے لواحقین کا دماغ درست نہیں ہوا اور وہ پاگلوں کی طرح ''محفوظ'' ہونے کے خواب دیکھتے ہیں حالانکہ مجاہدین ان پر اپنے قول و عمل سے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ امریکہ، یورپ کے رہنے والے خواب میں بھی امن کا تصور نہیں کر سکیں گے۔ جب تک کہ مسلمان عراق، افغانستان اور فلسطین سمیت تمام مقبوضات میں چین حاصل نہیں کرتے۔

سیاسی اسلام' عیسائیوں، یہودیوں اور مسلمانوں سب کے لیے خطرناک ہے: عیسائی پوپ

صلیبیوں کے سب سے بڑے پادری پوپ بینڈکٹ نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں سیاسی اسلام کا پھیلاؤ عرب دنیا میں عیسائیوں کے لیے خطرہ ہے۔ اس نے اسلام کو ایک ''جھوٹی مذہبیت'' قرار دیا جو اللہ کے نام پر تشدد پھیلاتا ہے (معاذ اللہ)۔ ''مشرق وسطیٰ میں کیتھولک چرچ کا اتحاد اور مشاہدہ'' کے عنوان سے ویٹی کن میں ہونے والی عیسائی پادریوں کی ۱۵ روزہ کانفرنس میں بینڈکٹ کے علاوہ مصر کے پادری انطونی ناقوئب نے بھی زہر افشانی کی اور کہا کہ ۱۹۷۰ سے ہم سیاسی اسلام کو خطے میں ابھرتا دیکھ رہے ہیں جس نے عیسائیوں کو بالخصوص عرب دنیا میں متاثر کیا ہے اور اسلامی طرز زندگی کو مسلط کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس نے مسلمانوں اور عیسائیوں کے تعلقات کے لیے سب سے بڑی رکاوٹ مسلمانوں کا سیاست کو مذہب سے جدا نہ کرنا قرار دیا۔

اللہ کی مار ہو ان یہود و نصاریٰ پر کہ وہ اُس دینِ حق کے بارے میں ایسی لاف زنی کر رہے ہیں جسے وہ خود بھی نہ صرف عینِ حق کی صورت میں پہچانتے ہیں بلکہ اس دین کو بطور دینِ حق اس طرح سے جانتے اور پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے خود اس بات کی گواہی دی کہ

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمُ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ

''وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی وہ اس (قرآن کریم) کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں (لیکن) جو لوگ اپنے آپ کو خسارے میں ڈال چکے ہیں وہ اسے نہیں مانتے۔''

نصاریٰ کی یہی اسلام اور قرآن دشمنی ہے جس نے دنیا اور آخرت کی گمراہیوں، ضلالتوں اور بدبختیوں کو ان کا مقدر بنا چھوڑا ہے۔ ان کے اعمال بھی اکارت ہیں اور ان کے لیے آخرت میں رسوائیوں کا سامان تیار ہے جس کی وجہ خود اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں:

وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ○ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ

''جن لوگوں نے کفر کیا اُن کے لیے ہلاکت ہے اور اللہ نے اُن کے اعمال ضائع کر دیے۔ یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے اللہ کے نازل کردہ (احکام) کو ناپسند کیا لہٰذا غارت کر دیے اللہ نے ان کے اعمال۔''

مسلمانوں کو جرمنی میں رہنا ہے تو شریعت نہیں آئین کا پابند ہونا پڑے گا: انجیلا مرکل

جرمن چانسلر انجیلا مرکل نے کہا ہے کہ ''جرمنی میں رہنے کے لیے مسلمانوں کو

شریعت نہیں بلکہ جرمن آئین پر عمل کرنا ہوگا۔''اس نے کہا کہ'' اسلام کو جرمن آئین سے مطابقت پیدا کرنا ہوگی (نعوذ باللہ)۔ جرمن مساجد کے لیے ایسے اماموں کی ضرورت ہے جن کی جڑیں کہیں اور سے نہیں بلکہ جرمنی سے ہوں۔''اس نے واضح طور پر کہا کہ ''ہمارے معاشرے کی جڑیں یہودیت اور عیسائیت میں ہیں اور یہ سیکڑوں برسوں سے ہیں۔''

انجیلا مرکل کا یہ بیان ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہونا چاہیے جو آج بھی موجودہ صلیبی جنگ کو حق و باطل کے معرکے کی بجائے محض تہذیبوں کا تصادم سمجھتے ہیں۔ حالیہ دنوں میں اوباما کے بیان، پوپ بینڈکٹ کے بیان اور انجیلا مرکل کے بیان کو ملا کر پڑھا جائے تو حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ صلیبی لشکر کے مختلف کل پرزے دین اسلام اور امت مسلمہ پر مختلف پہلوؤں سے حملہ آور ہیں۔ کوئی اسلام کو مسلمانوں کی اجتماعی زندگی سے بے دخل کرنا چاہتا ہے تو کسی کو دارالکفر میں رہنے والے مسلمانوں کی انفرادی زندگی میں بھی شعائرِ اسلام کی ہلکی سی جھلک کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہے۔ لیکن ان سب کی کوششوں کا خلاصہ وہی ہے جو کہ کتاب الفرقان میں چودہ سو سال قبل ہی واضح کر دیا گیا ہے:

وَلَن تَرْضَى عَنكَ الْيَهُودُ وَلاَ النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ

''اور یہود و نصاریٰ کبھی بھی تم سے راضی نہیں ہوں گے یہاں تک کہ تم اُن کے دین کی پیروی اختیار کر لو۔''

انجیلا مرکل کے اس بیان سے دیارِ کفر میں تمام مقیم مسلمانوں کے لیے بھی واضح پیغام ہے کہ انہیں اگر کفار کے دیس میں رہنا ہے تو پھر اسلام سے تعلق ترک کرنا ہوگا لہٰذا ایسے تمام مسلمان چاہے وہ تارکین وطن ہوں یا مقامی، انہیں چاہیے کہ میجر حسن نضال اور فیصل شہزاد فک اللہ اسرہما کے کردار سے سبق حاصل کریں یا کم از کم کفار کے ممالک کو خیر باد کہہ دیں۔

جہادیوں نے عالمی طاقتوں سے جنگ کو رومانس سمجھ لیا ہے۔ جرمنی اور یورپ سمیت دنیا بھر سے لوگ جہاد کے لیے افغانستان پہنچ رہے ہیں: ہالبروک

افغانستان اور پاکستان کے لیے امریکی ایلچی ہالبروک نے جرمنی کے دارالحکومت برلن میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ'' جہادیوں نے افغانستان میں عالمی قوتوں کے خلاف لڑائی کو 'رومانس' بنا کر پیش کیا ہے جس کی وجہ سے جرمنی اور یورپ سمیت دنیا بھر کے لوگ امریکہ اور نیٹو فورسز کے خلاف جہاد کے لیے افغانستان پہنچتے ہیں۔''اس کا کہنا تھا کہ'' یہ سب جہادیوں کے پروپیگنڈے کی وجہ سے ہے۔ ان لوگوں کو حقیقت کا اندازہ ہی نہیں کہ افغان عوام کی بڑی تعداد طالبان سے نجات چاہتی ہے۔''

مچھر کے پر سے زیادہ حقیر دنیا اور اس سے بھی حقیر اپنی خواہشات کے پجاری ہالبروک جیسوں کو کیا معلوم کہ پوری کائنات کے واحد مالک اللہ رب العزت کی رضا کا حصول کتنا ''بڑا رومانس'' ہے۔ پست درجے کی خواہشات کی تکمیل کو ہی اپنا مقصد زندگی سمجھنے والوں کو یہ سمجھ آ ہی نہیں سکتی کہ فرزندانِ توحید کا Vision کس قدر وسیع اور بلند ہوتا ہے۔ اپنی اسی ذہنی پستی کے ادراک سے بچنے کے لیے یہ لوگ ایسے سرابوں کا سہارا لیتے ہیں جیسا کہ ہالبروک نے کہا کہ افغان عوام طالبان سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس جملے کو صدی کا سب سے بڑا لطیفہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

برطانیہ آئندہ بڑے فوجی حملوں کے قابل نہیں رہا: کیمرون

برطانوی وزیراعظم کیمرون نے کہا ہے کہ برطانیہ عراق جیسے بڑے فوجی حملوں کے قابل نہیں رہا ہے۔ دفاعی منصوبوں میں کمی اور فوجیوں کی تعداد کم کی جائے گی۔ برطانوی اخبار کے مطابق نئی سیکورٹی پالیسی کے حوالے سے فیصلہ کیا گیا کہ ۲۰۱۵ تک وزارت دفاع کے ۲۵ ہزار ملازمین کم کیے جائیں گے، جبکہ بحریہ کے اہل کاروں کی تعداد ۵ سے ۳۰ ہزار کم کی جائے گی۔ ۲۰۱۵ تک رائل ایئر فورسز کے اہل کاروں کی تعداد میں ۵ سے ۳۳ ہزار کمی کریں گے۔ طیاروں کو جدید بنانے کا منصوبہ ترک کر دیا گیا ہے اور ''ہیریئر'' طیاروں کو فوجی بیڑے سے نکال دیا جائے گا۔ ۴۰ فیصد ٹینک کم کیے جائیں گے۔

دہشت گردی کے خلاف پاکستانی کوششیں قابل ستائش ہیں: مولن

امریکی فوجی سربراہ مائیک مولن نے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف پاکستانی کوششیں قابل ستائش ہیں، پاکستان شمالی وزیرستان اور دیگر قبائلی علاقوں میں دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کرے گا۔ شمالی وزیرستان دہشت گردی کا مرکز اور القاعدہ کا مسکن ہے۔ جنرل اشفاق کیانی امریکی ترجیحات سے اچھی طرح واقف ہے اور اُس نے کمٹمنٹ کی ہے کہ پاکستانی فوج شمالی وزیرستان میں داخل ہو کر وہاں سے بھی دہشت گردوں کو اکھاڑ پھینکے گی۔''

۵ سالہ دفاعی امداد کے تحت پاکستان کو ۲ ارب ڈالر دیں گے: ہلیری کلنٹن

امریکی وزیر خارجہ ہلیری نے کہا ہے کہ'' امریکہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستانی فوج کی قربانیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے، امریکہ پاکستان کو پانچ سالہ دفاعی امداد کے تحت ۲ ارب ڈالر فراہم کرے گا۔

☆☆☆☆☆

> '' آج کا دور تو ہے ہی 'قیدیوں کا دور'۔ آج کفار کے قید خانے مسلمان مردوں، عورتوں، نیک و صالح لوگوں اور علمائے کرام سے بھرے پڑے ہیں۔ ایسا نا صرف پاکستان میں ہے بلکہ دیگر تمام مسلم ممالک میں بھی مسلمانوں کو ایسی ہی صورت حال سے سابقہ ہے۔ پس تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ ان قیدیوں کو چھڑوائیں۔ یہ معاملہ نوافل میں سے نہیں کہ مسلمانوں کو اختیار حاصل ہے؛ چاہے تو ادا کریں اور چاہے تو چھوڑ دیں، بلکہ یہ کام شرعی فرائض میں سے ہے۔''
>
> شیخ ابو یحییٰ اللیبی حفظہ اللہ

اک نظر ادھر بھی

صبغۃ الحق

چیچن پارلیمنٹ پر مجاہدین کے فدائی حملے۔ ۷ ہلاک، متعدد زخمی

چیچنیا کی روس نواز کٹھ پتلی پارلیمنٹ کی عمارت پر مجاہدین نے بھرپور فدائی حملے کر کے کم از کم ۷ افراد کو ہلاک اور ڈپٹی سپیکر سمیت دسیوں افراد کو زخمی کر دیا۔ منگل ۲۰ اکتوبر کی صبح ۳ مجاہدین نے سیکورٹی پر کھڑے اہل کاروں پر فائرنگ شروع کر دی جس کے بعد ۲۰ منٹ تک فائرنگ کا تبادلہ جاری رہا۔ اس دوران ایک مجاہدین نے فائرنگ جبکہ دو نے فدائی حملہ کے نتیجے میں جام شہادت نوش کیا۔ روس کی کٹھ پتلی پارلیمنٹ کے ارکان اور سٹاف نے بمشکل بھاگ کر اپنی جانیں بچائیں۔ حملوں کی ذمہ داری امارت اسلامیہ قوقاز نے قبول کی ہے۔

الحمدللہ دنیا کے ہر خطے میں ہر رنگ و نسل کے طواغیت کے خلاف مجاہدین اسلام جہاد کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ قفقاز کی سرزمین میں بھی روس اپنے ڈیڑھ سو سالہ ظلم و جبر اور مقامی مرتدین کے تعاون حاصل کر لینے کے باوجود جذبہ جہاد کو دبانے میں بری طرح ناکام رہا ہے اور وہاں باقاعدہ شرعی امارت قائم کر دی ہے۔ ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں جب امام شامل رحمہ اللہ کی وارث اس سرزمین پر ایک مرتبہ پھر خلافت اسلامیہ کا پرچم لہرائے گا۔

ایران میں پاسداران انقلاب کے کیمپ میں دھماکا، ۲۰ اہل کار ہلاک

ایران کے دارالحکومت تہران کے جنوب مغربی علاقے خرم آباد میں پاسدارانِ انقلاب کے کیمپ میں دھماکے کے نتیجے میں پاسداران انقلاب کے کم از کم ۲۰ اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

یمن: برطانوی سفارت خانے کے قافلے پر راکٹ حملہ، سفارت کار زخمی

یمن کے دارالحکومت صنعاء میں برطانوی سفارت خانے کی گاڑیوں کے قافلے پر گرنیڈ حملے میں برطانوی سفارت کار سمیت ۱۳ افراد زخمی ہو گئے۔ صنعاء میں برطانوی سفارت خانے سے تین کلومیٹر کے فاصلے پر خولان اسٹریٹ میں برطانوی سفارت خانہ کی گاڑیوں پر حملہ ہوا۔

طالبان نے افغانستان کے حوالے سے میڈیا وار جیت لی ہے: رپورٹ

ایک امریکی اخبار نے اپنی ایک تجزیاتی رپورٹ میں افغان تجزیہ نگار جیلانی زوک کے حوالے سے لکھا ہے کہ طالبان نے میڈیا وار جیت لی ہے، طالبان نے افغان صحافیوں سے تعلقات بڑھا لیے ہیں یہ صحافی طالبان کے بیانات اور خبریں اچھالتے ہیں اور ملا محمد عمر حفظہ اللہ کے بیانات کو پھیلاتے ہیں۔ جیلانی زواک کے مطابق افغانستان کے دور دراز کے علاقوں میں لوگ سمجھتے ہیں کہ امریکی فوج دو ہزار گیارہ میں افغانستان سے چلی جائے گی، جس کے بعد طالبان آئیں گے۔

اللہ رب العزت کی قدرت کا یہ بھی عجب نمونہ ہے کہ وہی میڈیا جس کو ابلیسی قوتوں نے انسانوں پر اپنا کفر اور جبر کو مسلط کرنے کے لیے صدیوں تک پروان چڑھایا اور اس کے ذریعے انسانیت کو مسحور کر کے حق کی تکذیب اور باطل کی ترویج کا کام لیا، وہی میڈیا آج طالبان کے ہاتھوں شکست کا اعتراف کر رہا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ کلمہ توحید کو اللہ تعالیٰ نے ایسی تاثیر بخشی ہے کہ یہ ہر باطل پروپیگنڈے کو مغلوب کر کے صبح روشن کی مانند طلوع ہو کر رہتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ

"اور اللہ کا کلمہ ہی بلند رہنے والا ہے اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے"

قرآن مجید کی بے حرمتی کی دھمکی کے بعد ۱۸۰۱ امریکی دائرہ اسلام میں داخل

امریکہ کی ریاست فلوریڈا کے ایک عیسائی پادری کی جانب سے قرآن مجید کی بے حرمتی کی دھمکی کے بعد غیر مسلم شہریوں کے اسلام کی جانب رجحان میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے اور اب تک ۱۸۰۱ امریکیوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔

اس اطلاع پر تو ظفر علی خان کا یہ شعر ہی صادق آتا ہے

اِسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

یورپ کو ممکنہ "دہشت گرد" حملوں سے بچانے کے لیے قبائلی علاقوں میں ڈرون حملے کیے گئے۔ امریکہ کی تکنیکی مدد سے "دہشت گردوں" کو نشانہ بنائیں گے: حسین حقانی

امریکہ میں متعین پاکستانی سفیر حسین حقانی نے کہا ہے کہ پاکستان کے قبائلی علاقوں میں امریکی ڈرون حملے یورپ میں ممکنہ "دہشت گردی" کے حملوں سے روکنے کی کڑی ہو سکتے ہیں۔ اس کا کہنا تھا کہ امریکہ اور پاکستان "دہشت گردی" کے منصوبے ناکام بنانے کے لیے مل کر کام کر رہے ہیں۔ پاکستان اپنی سرزمین پر موجود "دہشت گرد" گروپوں کا پیچھا کرے گا اور گزشتہ ۲ سے ڈھائی برسوں سے کر رہا ہے۔ جو چند گروپ باقی رہ گئے ہیں ان کو ہم امریکہ کی تکنیکی مدد سے نشانہ بنائیں گے۔

حسین حقانی کے احمقانہ بیانات سے واضح طور پر پتا چلتا ہے کہ وہ امریکیوں کو اپنے سے بھی بڑا بے وقوف سمجھتا ہے اور بے سروپا دعوؤں کے ذریعے ان کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے کفار و مرتدین دونوں کی عقلوں پر مہر لگا دی ہے اور وہ مجاہدین کے تابڑ توڑ حملوں سے بچنے کے لیے اندھوں کی طرح ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں۔

امریکہ کا بجٹ خسارہ ۱.۳ کھرب ڈالر ہو گیا

امریکہ کا بجٹ خسارہ ۱.۳ کھرب ڈالر ہو گیا ہے۔ بجٹ کا یہ خسارہ پچھلے سال

کے مقابلے میں ۱۲۲ کروڑ ڈالر ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد یہ امریکہ کا دوسرا بڑا بجٹ خسارہ ہے۔

افغانستان میں بلیک جیل نامی امریکی عقوبت خانے کا انکشاف

افغانستان میں بلیک جیل نامی امریکی عقوبت خانے کا انکشاف ہوا ہے۔ بلیک جیل سے رہا ہونے والے ۱۸ افغان قیدیوں نے اپنے انٹرویوز میں بتایا کہ اُنہیں ایسے عقوبت خانے میں رکھا گیا جس کے خدوخال بلیک جیل سے مماثل تھے۔ ان میں سے آدھے قیدیوں کے مطابق انہیں ۲۰۰۹ اور ۲۰۱۰ کے دوران وہاں رکھا گیا، جس کے حالات دوسری افغان جیلوں سے سخت تھے۔ وہاں کے سیل اتنے ٹھنڈے تھے کہ ان کے دانت بجتے اور وہ سو نہیں سکتے تھے، انہیں چوبیس گھنٹے تیز روشنیوں میں رکھا جاتا، ایسے کمبل ملتے جو سردی نہیں روک سکتے تھے، وہاں سونا ایسے تھا جیسے فریج میں پڑے ہیں جبکہ انہیں کم خوراک، نیند کی کمی اور برہنہ میڈیکل معائنوں جیسی سزاؤں کا سامنا تھا۔

پاکستان کی فضائیں ہماری ہیں، ۳ ہزار امریکی فوجی موجود ہیں: سابق ڈائریکٹر سی آئی اے مائیک ہیڈن

امریکی سی آئی اے کے سابق ڈائریکٹر مائیک ہیڈن کا کہنا ہے کہ ''دنیا بھر میں امریکہ کی ہونے والی ۸۰ فیصد کارروائیں پاکستان میں ہوئی ہیں، پاکستان کی فضائیں ہمارے تصرف میں ہیں، ڈرون پاکستان سے ہی آتے ہیں اور پاکستان کے اندر ہی خفیہ اڈوں پر اترتے ہیں۔ انسداد دہشت گردی کے لیے پاکستان میں موجود امریکی فوجیوں کی تعداد ۳ ہزار ہے۔''

پاکستان میں ۳ ہزار امریکی فوجی موجود ہیں: واجد شمس الحسن

برطانیہ میں تعینات پاکستان کے ہائی کمشنر واجد شمس الحسن نے کہا ہے کہ ''اس وقت ۳ ہزار امریکی فوجی پاکستان میں موجود ہیں۔ پاکستان کے سرحدی علاقوں میں حالیہ حملوں نے ملک میں امریکہ کے خلاف غم وغصّے میں مزید اضافہ کر دیا ہے اور اگر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو پاکستان میں موجود ۳ ہزار امریکی اہل کاروں کو بہت آسانی سے نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔''

شکریہ۔ شکریہ۔ شکریہ۔ شکریہ۔ شکریہ، شاہ محمود کا ہلیری کے لیے والہانہ پن

پاکستانی وزیرخارجہ شاہ محمود قریشی نے پاک امریکہ اسٹریٹجک مذاکرات ختم ہونے کے بعد امریکی وزیرخارجہ ہلیری کلنٹن کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے اپنی گفتگو شروع کرنے سے قبل ہلیری کی جانب دیکھتے ہوئے ۵ مرتبہ شکریہ کے الفاظ ادا کیے۔ امریکی وزیرخارجہ نے صحافیوں کی جانب دیکھتے ہوئے خطاب کیا جبکہ شاہ محمود کی توجہ اور چہرہ خطاب کے دوران ہلیری کی جانب رہا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون میزائل حملے

۱۲ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل کے ایک گاؤں کثرہ مداخیل میں ۲ امریکی جاسوس طیاروں نے ایک گھر پر ۴ میزائلوں سے حملہ کیا، ۱۱۰ افراد شہید اور ۴ شدید زخمی ہوگئے۔

۱۲ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل کے علاقے تیرمرہ میں امریکی جاسوس طیارے نے ایک مکان پر ۴ میزائل داغے، ۱۴ افراد شہید اور متعدد زخمی

۱۲ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل کے علاقے تیرمرہ میں امریکی جاسوس طیارے سے ایک گاڑی پر ۲ میزائل داغے گئے۔ ۱۴ افراد شہید ہوگئے۔

۱۳ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی میں ایک مکان پر امریکی جاسوس طیاروں سے دو میزائل داغے گئے، ۱۹ افراد شہید اور ۲ شدید زخمی ہوگئے۔

۱۴ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی کے بازار میں ایک مکان پر امریکی جاسوس طیاروں سے ۳ میزائل داغے گئے۔ ۱۸ افراد شہید ہوگئے۔

۱۶ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی کے علاقہ خیسورہ میں دو میزائل داغے گئے، ۱۴ افراد شہید، ۳ شدید زخمی ہوگئے۔

۱۶ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میران شاہ میں سرائے درپہ خیل میں ایک گھر پر جاسوس طیارے سے دو میزائل داغے گئے، تین افراد شہید ہوگئے۔

۱۷ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں ایک گھر پر دو میزائل داغے گئے، ۱۵ افراد شہید اور ۳ شدید زخمی ہوگئے۔

۱۸ اکتوبر: شمالی وزیرستان میں محمد خیل اور دتہ خیل کے علاقوں میں امریکی جاسوس طیاروں کے میزائل حملوں میں ۹ افراد شہید ہوگئے۔

۱۱۱ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل اسپین وام کے علاقے شوا میں جاسوس طیاروں کے ۲ میزائل حملوں میں ۱۸ افراد شہید اور ۵ زخمی ہوگئے۔

۱۱۲ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں تین مختلف مقامات پر امریکی جاسوس طیاروں نے میزائل داغے، ۱۱۴ افراد شہید اور ۳ زخمی ہوگئے۔

۱۱۲ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں امریکی جاسوس طیارے کے حملے میں ۶ افراد شہید ہوگئے۔

۱۱۳ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں امریکہ کے ۴ ڈرون حملوں میں ۱۱۴ افراد شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔

۱۱۵ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی میں ۲ امریکی ڈرون حملوں میں ۹ افراد شہید اور ۲ زخمی ہوگئے۔

۱۱۸ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں ایک مکان اور گاڑی پر امریکی جاسوس طیاروں سے ۴ میزائل داغے گئے، ۷ افراد شہید ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: شاہی کوٹ کے تاریخی معرکے کی روداد

اور تقریباً مسلسل ایک دن کا سفر کرنے کے بعد ہم ان پہاڑوں پر پہنچے جو مرکز درویش کو گھیرے ہوئے تھے۔ مگر جب ہم نے دیکھا کہ وہاں کوئی امریکی موجود نہیں تو میں نے بھائیوں سے تکبیر کا نعرہ بلند کرنے کو کہا مگر کچھ افغان مجاہدین نے حملہ کرنے میں جلدی کر دی جس پر ہمیں بھی حملہ کرنا پڑا۔ اس اثنا میں ہمارا گزر دو امریکیوں کے پاس سے ہوا تو ہم نے انہیں واصلِ جہنّم کر دیا۔ بیس میں بہت زیادہ کمرے تھے مگر ہمیں ساز و سامان کے علاوہ کچھ نہ ملا۔ ایک کمرے میں ہمیں سولہ فوجی ملے تو میں نے بھائیوں کو ان پر پہرہ دینے کو کہا تا کہ ہم انہیں قید کر سکیں اور باقی کیمپ کی تلاشی لے سکیں۔ مگر ہیلی کوپٹر جلد ہی پہنچ گئے جس بنا پر ہمیں قیدیوں کو قتل کر کے فوراً نکلنا پڑا۔ باہر نکلتے ہی چار بھائی ہیلی کی فائرنگ سے شہید ہو گئے۔

اس کے بعد بھائیوں نے مکمل طور پر علاقے کو خالی کرنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ اب شاہی کوٹ میں مواصلات کا نظام بحال رکھنا ممکن نہ تھا پس تمام بھائی اپنے اپنے منتخب کردہ علاقوں میں چلے گئے۔ میں نے قریباً دس بھائیوں کے ساتھ رختِ سفر باندھا مگر امریکی بمباری اور لمبے محاصرے کے باعث ہم نے تین دن بمشکل سفر کیا جب کہ ہمارے پاس کھانے کے لیے ایک سبز چائے کا ڈبہ اور ایک کیتلی تھی جس میں ہم برف پگھلاتے تھے۔ اس تھکا دینے والے برف پوش پہاڑوں کے سفر کے بعد پہاڑوں اور وادیوں سے گذرتے ہوئے ہم ایک ایسی بستی میں پہنچے جس میں ہمارا بہت اچھا استقبال کیا گیا۔ آج ہم اپنے آپ کو پہلے سے بہتر پاتے ہیں اور ہم جنگ کے ایک نئے مرحلے میں داخل ہو چکے ہیں جہاں امریکہ نے ہمیں پہچان لیا ہے اور ہم نے بھی اسے جان لیا ہے۔ اے مجاہد بھائیو جو اس معرکے میں ہمارے ساتھ تھے تمہیں بشارت ہے خوش ہو جاؤ کہ اللہ کی رحمتیں آ رہی ہیں اور اے شمالی اتحاد کے لوگو اور جو ان کے اتحادی ہیں تم تیار رہو دو چیزوں کے لیے، ہماری فتح یا شہادت کے لیے اور اللہ کی پناہ اگر ہم قید ہوئے تو کیا ہوا اس سے پہلے ہم سے کہیں اچھے لوگ (صحابہؓ) قید ہوئے تھے۔ یہی مومن کا نظریہ ہے جسے قرآن بیان کرتا ہے۔

قل هل تربصون بنا إلا إحدى الحسنيين ونحن نتربص بكم أن يصيبكم الله بعذاب من عنده أو بأيدينا فتربصوا ان معكم متربصون

’’اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرما دیجیے کہ ہم اس انتظار میں ہیں کہ اللہ ہمیں دو بھلائیوں (شہادت یا فتح) میں سے ایک عطا فرمائے گا اور تمہیں اپنی طرف سے یا ہمارے ہاتھوں عذاب دے سو تم بھی خاطر جمع رکھو اور ہم بھی انتظار میں ہیں‘‘۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: جن سے وعدہ ہے مر کر بھی جو نہ مریں

اللہ تعالیٰ رحمٰن و رحیم ہے۔ وہ قادرِ مطلق ہے۔ وہی اپنے بندوں کی تمنا پوری کرتا ہے اور ہر ایک کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ مگر انسان ہیں کہ وہ اس سے منہ موڑے ہوئے ہوتے ہیں اور اگر اس سے مانگتے بھی ہیں تو اس قادرِ مطلق سے دنیا کی معمولی معمولی چیزیں مانگتے ہیں، لیکن انسانوں میں بعض انسان بڑے دانا و بینا ہوتے ہیں۔ وہ فانی دنیا کی معمولی معمولی چیزوں کی بجائے اللہ تعالیٰ سے اخروی سعادتیں مانگ لیتے ہیں۔ ابو ہریرہ بھائیؒ شہادت جیسی عظیم نعمت اللہ تعالیٰ سے مانگتے رہتے تھے۔ وہ ہمیشہ شہادت کی تمنا کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تڑپ کو قبول کیا اور انہیں شہادت کے اعلیٰ مرتبے سے سرفراز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اور ان کے ساتھ شہید ہونے والوں کی شہادت قبول فرمائیں اور ان سب کے خون کو دین کی سربلندی کا ذریعہ بنائیں۔ آمین! ثم آمین!!

انہوں نے اپنی شہادت سے چند دن پہلے ایک خواب دیکھا کہ وہ ایک معرکے کے لیے گاڑی لے کر نکلے، اوپر سے بم آ رہا تھا جس سے آسمان دھواں دھواں ہو رہا تھا اور لوگ ان کو آوازیں دے رہے تھے کہ گاڑی سے نکلو۔ اسی اثنا میں ان کی آنکھ کھل گئی۔ جب انہوں نے مجھے یہ خواب سنایا اور مجھ سے پوچھا کہ یہ میری شہادت کی خوش خبری تو نہیں تو میں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ یہاں ہر شخص شہادت شہادت کرتا پھرتا ہے اور ایک میں ہی رہ گیا ہوں جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کی مشیت پر راضی برضا بیٹھا ہوں۔

وہ اپنی شہادت سے پہلے کئی دن تک مجھ سے کہتے رہے کہ حضرت! (حضرت ان کا تکیہ کلام تھا) مجھے وصیّت نامہ لکھنا ہے آپ ذرا اس کا خاکہ بنا دیں۔ میں نے ایک دو مرتبہ ٹال دیا۔ انہوں نے اصرار کرتے ہوئے کہا کہ بتائیں وصیّت نامہ کس طرح لکھا جاتا ہے۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ مجھے بھی اس کا تجربہ نہیں اور میں نے بھی کبھی اس طرح کی تحریر نہیں پڑھی البتہ آپ اگر لکھنا چاہتے ہیں تو پہلے اپنے والدین کے نام کچھ لکھیں، اس کے بعد اپنے دوست، احباب اور عامۃ المسلمین کے لیے کچھ تحریر فرما دیں مگر اجل نے انہیں یہ تحریر لکھنے کی مہلت نہیں دی اس سے پہلے ہی انہوں نے اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔

وہ اپنے کم سن بچے کے بارے میں اکثر کہا کرتے تھے کہ یہ بچہ ایک دن پکّا مجاہد بنے گا کیونکہ اس کی پیدائش کے وقت میں نے ایک علامت کو دیکھ کر اندازہ لگایا کہ وہ بڑے ہو کر بڑا مجاہد بنے گا۔ جب وہ پیدا ہوا تو رویا نہیں۔ اس پر ڈاکٹر اور نرسوں کو تشویش ہوئی اور مجھے اطلاع دی تو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد آ گئی تو میں نے ڈاکٹر سے کہا کہ تشویش کی کوئی بات نہیں، اللہ تعالیٰ نے میرے بچے کو اس کی پیدائش کے وقت شیطان کے شر سے محفوظ فرمایا کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ ’’جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس وقت شیطان اُسے چوکا مار کر رُلاتا ہے‘‘۔

ابو ہریرہؒ ہمیں داغِ مفارقت دے کر اس دنیائے فانی سے چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ امتِ مسلمہ کے نوجوانوں کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دیں تا کہ کفر سرنگوں ہو اور اسلام غالب آ جائے۔ آمین!

☆☆☆☆☆

اٹھو شجاعت کے پیکرو اب فریب کا یہ نظام بدلو

اٹھو! بصیرت کی آنکھ کھولو، یہ سامراجی نظام بدلو
ہوا غلامی کا دور رخصت، یہ صبح بدلو، یہ شام بدلو
سوائے غربت کے اور جہالت کے، اس نے ہمیں دیا ہی کیا ہے
بزوربازو، بعلم و دانش، تم اب تو اپنے ایام بدلو
نیا زمانہ، نئے تقاضے، نئی معیشت، نئی سیاست
قرآن و سنت سے نور لے کر، فرنگ کے مے و جام بدلو
کہاں تمہارے وہ دبدبے ہیں، کہاں تمہارے وہ غلغلے ہیں
حنین و خیبر پکارتے ہیں، تم اپنی تیغ و نیام بدلو
بھلا دیا تمہیں کسی نے، ہزار سالہ وہ دورِ سطوت
حسین ماضی کے پاسبانو، قلوب بدلو مشام بدلو
یہ رنگ محفل یہود کا سا، یہ بزمِ عشرت ہنود کی سی
ہیں سارے نقشے ہی دہریت کے، اٹھو یہ سب انتظام بدلو
یہ زندگی کا کوئی بھی پہلو، بگاڑ سے اب نہیں ہے خالی
علاج اس کا نہیں ہے ممکن لہٰذا جسد تمام بدلو
ہے کامرانی کی شرط اول، خود کو پہلے بدلنا ہوگا
اٹھو کے ذوق خواص بدلو، بڑھو مزاج عوام بدلو
گلے میں مسلم کے طوق لعنت، بنا ہوا ہے نظام مغرب
اٹھو شجاعت کے پیکرو اب فریب کا یہ نظام بدلو
ہے عریاں تہذیب کیوں مسلط، جمیل دنیا میں ہر جگہ پہ؟
رسول اکرم ﷺ کی حسب منشا، کلام بدلو، پیام بدلو

(انور جمیل)



ترک منکرات کے بغیر حکومت الٰہیہ کا قیام ممکن نہیں:

مسلمان اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کو جب تک نہیں چھوڑیں گے اور دوسروں سے چھڑوانے کی کوشش نہیں کریں گے اس وقت تک اللہ کے دشمنوں پر غلبہ حاصل نہیں ہوسکتا، دنیا میں حکومت الٰہیہ قائم نہیں ہوسکتی اور جب تک حکومت الٰہیہ قائم نہیں ہوگی دنیا میں امن و امان قائم نہیں ہوسکتا۔ اس لیے مجھے زیادہ سے زیادہ یہ خیال رہتا ہے کہ لوگ گناہوں کو چھوڑیں، نافرمانیوں کو چھوڑیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوجائے، اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو، اللہ کی زمین پر اللہ کی حکومت قائم ہوجائے۔ یہ بات خوب سمجھ لیں کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اپنے طور پر گناہوں کو چھوڑ دیں، نیک عمل کرتے رہیں، زبانی تبلیغ کرتے رہیں تو ایسے ہی اللہ کی حکومت قائم ہوجائے گی، ایسے نہیں ہوگی۔

اقامت حکومت الٰہیہ کے لیے مسلح جہاد ضروری ہے:

اللہ کی زمین پر اللہ کی حکومت قائم کرنے کے لیے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ تقویٰ کے ساتھ ساتھ مسلح جہاد ہو، جب تک مسلح جہاد نہیں کریں گے، اللہ کی راہ میں جب تک قتال نہیں کریں گے، جب تک اللہ کے دشمنوں کی گردنیں اڑانے کے جذبات پیدا نہیں کریں گے، صرف جذبات ہی نہیں جب تک ان کی گردنیں نہیں اڑائیں گے اس وقت تک حکومت الٰہیہ قائم نہیں ہوسکتی، یہ اللہ تعالیٰ کا دستور ہے شروع سے لے کر قیامت تک......

تارک جہاد نیک نہیں ہوسکتا:

یہ سمجھ لینا کہ جہاد کی طرف توجہ کیے بغیر کوئی صالح بن سکتا ہے یہ نفس و شیطان کا دھوکا اور فریب ہے۔ جہاد کیے بغیر تو کوئی شخص صالح اور نیک بن ہی نہیں سکتا، یہ ناممکن نہیں۔ اس لیے کہ اتنا بڑا فرض، اتنا فرض جو انبیائے سابقین علیہم الصلوۃ والسلام پر بھی فرض تھا اور انہوں نے یہ فرض ادا کیا، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے پہلے انبیائے کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے قتال کا کئی جگہ پر ذکر فرمایا ہے اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بار بار اس کی تاکید فرمائی ہے: قاتل، قاتلوا، اقتلوا، یقاتلون، یقتلون، یقتلون...... پورا قرآن قتال، قتال، قتال، قتال سے بھرا پڑا ہے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال کرو، قتال اتنا بڑا فرض ہے جو اس کا تارک ہوگا وہ کیسے یہ سمجھ سکتا ہے کہ وہ صالح مسلمان بن گیا جس کی قرآن مجید میں اتنی سخت تاکید ہوا ایسا مؤکد حکم اس کا تارک کیسے صالح مسلمان بن سکتا ہے؟ بن ہی نہیں سکتا۔ قرآن مجید میں کئی جگہ ترک قتال پر، بہت سخت وعیدیں آئی ہیں، بہت سخت وعیدیں، فرمایا:

وَإِن تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْماً غَيْرَكُمْ ثُمَّ لاَ يَكُونُوا أَمْثَالَكُم (محمد: ۴۸)

اگر تم نے اللہ کے دشمنوں کی گردنیں نہیں اڑائیں، بزدل بن کر بیٹھے رہے تو اللہ تعالیٰ تمہیں تباہ کردے گا پھر اللہ تعالیٰ اپنے کوئی دوسرے بندے پیدا کرے گا وہ جہاد کریں گے، اللہ کی حکومت قائم کریں گے اور اللہ کے دشمنوں کی گردنیں اڑا اڑا کر انہیں جہنّم رسید کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تو سب مسلمان جانتے ہی ہیں۔ ان کے تشریف لانے سے پہلے پہلے کچھ اتنی کوشش تو کرلیں کہ جب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تشریف لائیں تو آپ کے حالات کو دیکھ کر خوش ہوجائیں۔ واہ مجاہدین واہ! واہ مجاہدین واہ! خوش ہوجائیں کہ یہ ہے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ایسی تیاری کریں اور اگر کلاشنکوف کا نام سن کر ہی دھوتی کی دھلائی کی ضرورت پیش آتی ہے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سب سے پہلے انہی کی گردنیں اڑانے کا حکم دیں جنھوں نے اللہ کی زمین پر اللہ کی حکومت قائم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ سنئے! میرا اللہ کیا کہہ رہا ہے:

قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللّهُ بِأَمْرِهِ وَاللّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ (التوبة: ۲۴)

”آپ کہہ دیجیے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے کمائے اور وہ تجارت جس میں نکاسی نہ ہونے کا تمہیں اندیشہ ہو اور وہ گھر جنہیں تم پسند کرتے ہو تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیارے ہوں تو تم منتظر رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیج دے اور اللہ تعالیٰ بے حکمی کرنے والوں کو ان کے مقصود تک نہیں پہنچاتا۔“

کتنی بڑی دھمکی ہے، آج کا مسلمان اولاً تو قرآن پڑھتا ہی نہیں اور اگر پڑھ بھی لیا تو پھر اسے سمجھنے کی کوشش نہیں کرتا کہ اس قرآن میں کیا ہے اور اگر سمجھے گا بھی تو پھر جہاں قتال کا حکم ہے ان آیتوں کو نہیں پڑھتا اس لیے کہ اگر قتال کی آیتیں پڑھ لیں تو کہیں جنون قتال دماغ پر سوار ہوگیا تو پھر تو جان چلی جائے گی، مر جائیں گے تو پھر کیا ہوگا۔

(درد دل: فقیہ العصر مفتی رشید احمد رحمہ اللہ)